U·0956

ومن یھد اللہ فھو المھتد

واضح ہو کہ مردم مہدوی المذہب اگرچہ اطراف جنپور و بلاد گجرات
و دکن خصوصاً شہر فرخندہ بنیاد حیدرآباد مین بھی بکثرت موجود
ہین لیکن چونکہ ان دنون انکے بعضے علما کتابین کتاب اور
رسالے پر رسالے رد مین تمام فرقون اسلام کے لکھتے اور
چھپواتے جاتے ہین اسواسطے یہ رسالہ یعنی

ہدیہ مہدویہ

رد مین فرقہ مذکورہ کے مشتمل تمام اصول و
فروع و قبایح و نقائص مذہب و پیشوایان مذہب
مسطورہ پر شہر فرخندہ بنیاد حیدرآباد مین تصنیف ہوا اور
حسب فرمایش اہل بلدہ مذکورہ کے بسعی عزیز القدر شیخ محمد یعقوب

باہتمام امیدوار غفران محمد عبد الرحمن بن بیت یافتہ حاجی میر محمد مصطفی خان مغفور

مطبع نظامی واقع کانپور مین چھپا

قیمت فی جلد عہ

فہرست کتاب ہدیہ مہدویہ

تمام مصنفین مہدویان	۲
وضع کتاب	ایضاً
زبان درازی مہدویان	۳
باب اول ان بیانات میں عقائد فرقہ مہدویہ کا مخالف عقائد اہل سنت و جماعت	۵
عقیدہ اول سید محمد جونپوری ولی کامل ہیں	〃
عقیدہ دوم سید محمد موصوف مہدی موعود ہیں	〃
عقیدہ سوم مہدیت [illegible] کی تصدیق فرض ہے اور انکار کفر ہے	〃
عقیدہ چہارم شیخ موصوف افضل حضرات شیخین سے ہیں	۵
عقیدہ پنجم شیخ موصوف سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں	〃
عقیدہ ششم شیخ موصوف تابع ہیں برابر ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے	〃
عقیدہ ہفتم صحت حدیث [illegible] موقوف ہے مطابقت حال [illegible] شیخ جونپوری پر	
عقیدہ ہشتم شیخ موصوف بالذات فرض الطاعت ہیں	۶
عقیدہ نہم شیخ کے قول مخالف بدیہیات کو بھی حق جاننا	〃
عقیدہ دہم سوائے شیخ جونپوری اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام انبیاء و مرسلین ناقص [illegible] ہیں	۷
عقیدہ یازدہم شیخ جونپوری تمام انبیاء و مرسلین [illegible]	۸
عقیدہ دوازدہم آدمی جب تک خداوند کو نہ دیکھے مومن نہیں ہے	〃
تکفیر اول مہدویان حال کی زبان سے انکے مہدی کے	〃
عقیدہ سیزدہم ذکر خفی خدا کا ذکر [illegible] کرنے والا منافق ہے [illegible] کرنے والا مشرک ہے	۹
تکفیر دوم زبان ادب شیخ موصوف سے	〃
عقیدہ چہاردہم شغل [illegible] تمام اسباب و اموال نبوی کا کفر ہے	〃
تکفیر سوم اور لقب غیر مہدویان کی زبانی انکے مہدی کے	〃
نامقبولی اعمال مہدویان ہے	۱
مؤلف نے باوجود کہ احتیاطاً اپنی [illegible] اللہ [illegible] طرف سے انکی تکفیر نہ کی [illegible] مہدی کی تکفیر [illegible]	〃

۱۰	عقیدۂ پانزدہم جو کہ اپنا وطن نچھوڑے وہ منافق ہے
۱۱	تحلیۂ شیخ موصوف اور میان خوندمیر فہم آیت مین
"	تکفیر چہارم زبانی شیخ جونپوری کے کہ جس مین ترک ہنگام مرگ بھی ہیچ ہے
"	عقیدۂ شانزدہم اپنے مہدی کو نبی بلکہ رسول صاحب شریعت تازہ ناسخ بعض احکام شریعت [illegible]
۱۲	شیخ جونپوری مین کس تک عدول حکمی جناب باری کی کرتے رہے
۱۳	وحی جونپوری زبان عربی مین
۱۴	وحی جونپوری زبان ہندی مین
"	دعوی نسخ بعض احکام شریعت محمدیہ کا
۱۶	تشریع وایجاد نماز وزکوۃ تازہ
"	مخالفت نص قرآنی ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین
۱۷	عقیدۂ ہفدہم شریک ہے نا مہدیکا بعضے صفات الوہیت مین
۱۸	مخالفت نص قرآنی
"	عقیدۂ ہیژدہم عالم مین چند چیزین مخلوق خدا کی نہین ہین
۱۹	تتمۃ الباب حضرت سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برابر عوام مریدون شیخ جونپورکے
۲۱	شیخ جونپورکے مریدون مین صدیق اور پانچ خلفاے راشدین اور بارہ مبشر بالجنۃ اور جنگ بدر اور فاطمہ اور حسین ولایت اور اسد اللہ الغالب سب موجود ہین
"	کہتے ہین کہ انکے مہدی کے نواسے کے ساتھ لڑکپن مین انکا خدا کھیلا کرتا تھا
"	مہدیکے نواسے کو یزید کی روح نے قتل کیا
۲۲	باب دوم مین احوال شیخ جونپورکا ابتدا سے انتہا تک اور بعد انکے حال انکے خلفا کا آجتک [illegible]
"	نام والدین کا سید خان اور بی بی آغا ملک
۲۳	سلسلۂ پیران شیخ جونپور
"	ابتداے جذبہ وبیہوشی اور سات برس تک دانہ و پانی نچکھنا اور ابتدای تفضیل انبیا پر شروع کرنا
۲۴	ابتداے سفر اور اخراج اول چندیری سے
۲۵	مہدویت کا پہلا دعوی رکن ومقام مین اور مدینہ منورہ کو نجانا اور گجرات کو آنا شیخ جونپور [illegible]

دوسرا دعوی مہدویت کا اور اخراج دوم احمد آباد سے	۲۶
اخراج سوم پیران پٹن سے	؍
تیسرا دعوی مہدویت کا مع دعوی وحی اور تکفیر منکرین کے	؍
اخراج چہارم قصبۂ بدلی سے	۲۷
نصیر پور سے ایک جماعت کثیرہ مریدون کی شیخ سے بیزار ہو کے پلٹی	؍
چوراسی مرید کا فاقے سے مرنا اور شیخ جونپوری کا دعوی انکے حق مین بشارت مقامات انبیا و مرسلین کی دینا اور اخراج پنجم بحکم بادشاہ سندھ ہونا	۲۸
رنجش فیمابین میان نعمت و فرزند رشید شیخ کے مقدمۂ تصرف امانات مین اور پھر منحرف ہو جانا میان نعمت کا شیخ سے	۲۹
مقام فراہ مین بعد نماز جمعے کے وتر پڑھکر شیخ کا انتقال کرنا اور خلفا کا گجرات کو واپس آنا	؍
سید محمود فرزند شیخ کا مقید ہونا اور بزخم زنجیر انتقال کرنا	۳۰
میان خوندمیر کا ستائیس بار شہر بدر ہونا اور آخر کار موضع سدراسن مین فوج سلطانی کے ہاتھ سے مارا جانا	؍
پھر قتل ہونا مہدویون کا فتوے سے علماے مکۂ معظمہ کے اور قید ہو کر مقتول ہونا سید علی بن شیخ خوند کا	۳۱
قتل ہونا شاہ نعمت کا اور آنا ملک الہداد کا مارواڑ مین اور انکے مرید کا حالت سکرات مین بجاے یاد الٰہی کے یاد روٹی کی کرنا	۳۲
مارا جانا شیخ علائی کا بضرب تازیانہ بحکم شاہی کے	۳۳
آمد اس مذہب کی علاقۂ جیپور مین اور ابتدا افاغنہ کے اس مذہب مین آنے کی	۳۴
اخراج مہدویون کا سرنگ پٹن سے اور فساد ظل الناصر وار خان غوری زئی مہدویکا ریاست مرہٹہ مین	۳۵
فساد برپا کرنا مہدویون کا حیدرآباد مین اور اخراج کل اس قوم کا مع زن و بچہ بحکم نواب سکندر جاہ جعل اللہ الجنۃ مثواہ	؍
دوبارہ آنا اس قوم کا حیدرآباد مین اور سراج الملک بہادر پر گولی چلانا	۳۷
زمانۂ حال مین شمشیر و کمان سے گذر کر قلم اور زبان سے فساد انگیزی مہدویونکی اور بیان سبب تالیف اس کتاب کا	۳۸
ذکر اخراج عیسی میان مہدوی بحسن انتظام نواب مختار الملک بہادر وزیر اعظم فرمانرواے دکن نظام الملک آصف جاہ افضل الدولہ بہادر	۴۰

۴۱	مکتوب مؤلف بنام سید عیسی مہدوی متضمن پنج سوال
۴۳	نقل رقعۂ مؤلف بنام نواب مختار الملک بہادر
۴۴	نقل رقعۂ نواب وزارت مآب
″	نقل عرضی جنید جمعدار بجناب وزارت مآب
۴۵	نقل رسید حافظ میان برادر عیسی میان
۴۶	**باب سوم** جوابات دلائل اثبات مہدویت شیخ جونپورین
″	بیان حقیقت امور اصطلاحیہ اور طریق اثبات مہدویت
″	اعتبار ظنیات کا اعتقادیات مین
۴۷	دلیل اول مہدی کا سید ہونا متواتر و قطعی ہے
۴۸	شیخ جونپور کا سید ہونا ہرگز ثابت نہین ہے اور انکا نسب منقطع ہے
۵۱	شیخ موصوف کے نسب کی دوسری شق بھی منقطع ہے
۵۲	اور یہ بھی ثابت ہوا کہ سیادت میان خوندمیر کی بھی بے اصل ہے
۵۳	حکایت طالب علم کج فہم کی
″	اگر سیادت قول مہدی سے فقط ثابت ہو تو دور محال لازم آتا ہے۔
۵۴	دلیل دوم مہدی کے والد کا ہمنام والد رسول خدا کے ہونا مسلم الفریقین ہے حالانکہ خود شیخ جونپور ناطق ہین کہ انکے والد کا نام عبد اللہ نہ تھا
۵۵	انکے مہدی نے امر اجماعی و متواتر کا انکار کیا کہا کہ پیغمبر خدا کے والد کا نام عبد اللہ نہ تھا بلکہ حضرت کا نام محمد عبد اللہ ہے اور لفظ ابن سہو کاتب کا ہے
۵۶	ابطال مہدویت بسبب انکار امر اجماعی تمام امت کے
″	بطلان مہدویت بسبب خطائے صریح مذکور الصدر اور انکے مہدی کی عقل مین آیا کہ پیغمبر خدا کے والد ماجد کا نام سید خان تھا
۵۷	دلیل سوم حدیث اذا رایتم الرایات السود الخ
″	سید عیسی مہدوی سے بیان معنی حدیث مذکور مین نو جاے خطا کی
۵۸	شمار خطاؤن مذکور کا
۵۹	ابطال مہدویت بحدیث متفق التسلیم
۶۲	دلیل چہارم روایات مذکورہ سراج الابصار حالانکہ عبد الملک سجاوندی اور تمام مہدویون نے اون روایات کے معنی سمجھنے مین دھوکا کھایا

ابطال مہدیت بموجب انہین روایات مسلمہ کے	۶۴
دلیل پنجم حدیث مجددین اور نہایت گڑبڑ اور غلط گوئی مہدویون کی اوسکی شرح مین اور ایک حدیث جھوٹی وضع کرنا اس باب مین	۶۵
امور آیندۂ غیبیہ کے تعیین وقت مین خیال و قیاس دوڑا کر بڑے بڑے علما و کاملین نے دھوکا پایا اور تجویز ظہور مہدی سن ہزار پر جسنے کی ہی احتمالاً کی ہی نہ تحقیقاً	۶۷
حکایت درویش جاہل	۶۹
تخطیہ عبدالملک سجاوندی کا اور تحقیق معنی ربس کل مائۃ سنۃ کی	۷۰
حال تاریخ طبری کا	۷۱
فائدۂ جلیلہ بیان عمر دنیا مین اور تحقیق معنی حدیث الدنیا سبعۃ الآف سنۃ کی	۷۲
فائدہ بیان اس امر مین کہ ریلوی یعنی گاڑی دخانی بھی علامت قرب دجال کی ہی	۷۷
قیامت سے پہلے تیس دجال ہین ایک بڑا اور انتیس چھوٹے	۷۹
دلیل ششم بیعت مابین رکن و مقام کے اور جواب متضمن بیان اوس امر کا کہ مہدی اور مہدویون سے اس مقدمے مین چھ خطائین صریح سرزد ہوئین اور تمام تاریخین عورون مہدیت کی غلط نکلین	۸۰
حکایت مناقشۂ جناب مرتضوی محکمۂ قاضی شریح	۸۴
دلیل ہفتم حدیث ابطاۃ اور بیان اقسام کی خیانت اور بے دیانتی مہدویون کا اس حدیث مین	۸۵
دلیل ہشتم عبارات فتوحات مکیہ کہ جس مین میان خوندمیر نے بارہ جاے تحریف کی ہی	۸۸
شیخ جونپوری ہمشکل پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ تھے	۸۹
شیخ جونپور تقسیم بالسویہ برابر نہین کرتے تھے	۹۰
صفت داودہعن مہدی کی کہ شیخ جونپور پر ثابت کرتے ہین بے اصل نکلی	۹۱
ذکر منارۂ بیضاے دمشق	۹۲
میان خوندمیر اشعار فتوحات کے معنی برابر نہ سمجھے	ـــ
عیسی میان سے ایک لفظ مین کئی خطائین کین	۹۷
بطلان صدیقیت میان خوندمیر	۹۸
بطلان مہدویت شیخ جونپور	۹۹

دلیل نہم عبارت فتوحات احوال وزراے مہدیت کہ ہرگز شیخ جونپور کے غلط پر صادق نہین ہے بلکہ تکذیب کرتی ہے	۹۹
بیان گناہون سید محمود اور میان خوندمیر وغیرہما کا	۱۰۰
دلیل دہم عبارت فتوحات کہ جس مین میان خوندمیر نے چھ جاے تحریف فاحش کی ہے	۱۰۱
جب ایسے پیشوایان مہدویہ کے مزاج مین اس قدر افترا اور سخن سازی ہے انکے مقلدین کیا کچھ خاک اوڑاتے ہونگے	۱۰۵
دلیل یازدہم آیات کثیرہ مین تحریف معنوی کرکے اپنے دلائل صحیح جاننا حالانکہ وہ تمام دعوے بے اصل ہونے دلیل کی قسم سے ہین	۱۰۶
مہدویونکا خطاب مسلمان نہین ہے بلکہ اولوالالباب ہے	۱۰۸
حرف ثم کے معنی سمجھنا انکے مہدی اور ملا علی فیاضی کو مشکل ہوا	〃
شیخ موصوف کا یہ دعوی کہ بیان معنی قرآن مجھپر موقوف تھا خلاف عقل اور مخالف نصوص قرآن ہے	۱۱۱
بطلان مہدویت بحدیث عدم تسلط مخالفین بر تمام امت محمدیہ	۱۱۴
دلیل دوازدہم کلام جناب مرتضوی متضمن بعض صفات عامہ اور عقد تسع کہ جسکے معنی مہدیون نے غلط کیے	〃
دلیل سیزدہم ایضاً کلام جناب مرتضوی کہ جس مین عالم میان نے چار خیانتین لفظی اور معنوی کرکے نہایت مہمل اور محرف کر دیا	۱۱۷
دلیل چہاردہم بقیہ احادیث و آثار رسالہ معارضہ	۱۱۸
غلط فہمی اثر تصدیق مہدی متنازع فیہ کا ہے اور عالم میان درمیان جار و مجرور اور حروف اصلیہ کے بھی فرق نہین کر سکتے ہین اور باوجود اسکے شیخ ابن محمد وغیرہ کا ردکھتے ہین	۱۲۲
دلیل پانزدہم بقیہ احادیث و آثار سراج الابصار او بیان غلط فہمی اور تحریفات مصنف سراج الابصار کا	۱۲۴
ضرر دین و اسلام بسبب شیخ جونپور کے کہ جسکو خود شیخ موصوف نے بھی تسلیم کیا	۱۲۷
حدیث تفترق امتی کی دلالت کرتی ہے کہ چوہتر فرقے مہدویون کے امت محمدی سے خارج ہین	۱۲۸
شیخ جونپور مسائل دینی اور وسائل دنیوی دونون مین حاجتمند غیر کے تھے	۱۳۱
دونون روایتون مین صاحب سراج الابصار نے سرقہ کیا ہے	۱۳۴
دلیل شانزدہم تقریر خود شیخ جونپور کی اپنی مہدویت کے اثبات مین اور اس مقام مین نوع اشکال وارد کیے گئے	۱۳۶
شیخ موصوف کی تقریر ایسی ہے کہ سوال از آسمان جواب از ریسمان کہ دلیل کا سوال تھا اور جواب مین دعوے کا اعادہ کیا	۱۳۹

شیخ موصوف باوجودیکہ خود مدعی رویت الٰہی کے تھے پھر اپنے تئین گواہ بناتے تھے	۱۳۹
قصۂ تجلی طور	۱۴۱
شیخ نے عجب کام کیا کہ جو آیتین نفی رویت پر دلالت کرتی تھین انکو دلیل رویت ٹھہرایا	۱۴۴
خلاصہ مذہب اہل سنت مسئلہ رویت مین اور تحریف معنوی عالم میان کی عبارت شیخ عبدالحق حرمین	”
دلیل ہفتم اخلاق کہ عمدۂ شواہد اور طرۂ دلائل ہی اور خلاصۂ تقریر صاحب سراج الابصار	۱۴۵
خلاصۂ شرح حقیقت خلق متفق علیہ حکماے ایمان اور یونان	۱۴۶
خلق کے چار ارکان	۱۴۹
اخلاق مین دو قسم کی معرفت مشکل ہوتی ہی ایک یہ الخ	۱۵۰
مشکل دوسری یہ الخ	۱۵۱
دستور العمل و مرکز اخلاق کا اخلاق محمدیہ ہین	۱۵۲
حکماے یونان بھی اخلاق مین اتباع شرع آسمانی کی ضرورت سمجھتے تھے	”
مطلب رد تفصیلی اسکلام مین کہ شیخ جونپوری بالعکس کہتے ہین کہ جو حدیث و تفسیر کہ میرے موافق ہی معتبر جاننا اور جو مخالف ہی اوسکو غلط جاننا مشتمل او پر چہ جواب کے	۱۵۴
بدخلقی اول مال غیر مین تصرف کرنا کہ یقینیاً حرام ہی حالانکہ شیخ جونپوری اوسکو روا رکھتے تھے اور آیات قرآنیہ اور دلائل قطعیہ کے خلاف حکم کرتے تھے	۱۵۷
بدخلقی دوم کذب و افترا اور غلط پیش گوئی کہ شیخ موصوف نے خبر دی کہ میرے بیٹے یا حضرت عیسی سے ملاقات کرینگے اور غلط نکلا	۱۵۸
بدخلقی سوم مانند دوم کے ہی کہ شیخ موصوف نے بعد مرنے کے بھی عادت غلط پیشگوئی کی نچھوڑی کہ میان نجم ندیم کے مکاشفے مین آکر کہا کہ حضرت عیسی میرے بعد دس برس کے اندر آوینگے اور غلط محض نکلا	۱۶۰
بدخلقی چہارم ہی غلط پیش گوئی ہی کہ شیخ نے دعوی کیا کہ میری ممات کا دن دوشنبہ ہی اور غلط نکلا کہ پنجشنبے کو انتقال کیا	۱۶۱
بدخلقی پنجم شیخ موصوف کا یہ اعتقاد کہ تمام قرآن مین کوئی آیت منسوخ نہین ہی مخالف نصوص قرآن کے ہی	”
بدخلقی ششم قرآن مین تحریف کرنا اور فرقۂ باطنیہ کا طریقہ بعینہا اختیار کرکے کلام سب ادّعا کرنا لیکن نام سے اونکے انکار کرنا	۱۶۳
بدخلقی ہفتم حدیثین جھوٹی روایت کرنا اور پیغمبر پر جھوٹ بولنے کی وعید سے نڈرنا	۱۶۷
اب بیان شیخ جونپوری کے واسطے دو خطائین سے ایک خطا بالضرور لازم ہوتی ہی	۱۶۹
تقریر بطلان تسویہ	۱۷۰

بدخلقی ہشتم تعین وجہ معاش کہ خود حضرت رسالت پناہ اپنے گھر مین تجویز فرماتے تھے اور تمام صحابہ اسیہ اوسکو روا جانتے تھے اور شیخ جونپوری اور خوندمیر اوسکو فعل ملعون بولتے تھے اور بہت میان خوندمیر اوسکی اجازت بھی دیتے تھے	۱۷۱
شاید کہ منشا اس خطا کا یہ ہی کہ معنی توکل کے برابر نہ سمجھے تھے یا کہ مرتبۂ ابتدائے سلوک مین تھے	۱۷۲
بدخلقی نہم شیخ کا مع خلفا وغیرہم کے کسب حلال سے اجتناب کرنا اور اس سنت انبیاء سے محروم رہنا اور کسب کو مخل یاد الٰہی سمجھنا جیسا کہ مقام ناقصان طریقت کا ہی	۱۷۳
بدخلقی دہم دعوی اہل سنت مین ہونیکا کرنا اور مذہب پر خارجیون کے چلنا کہ مرتکب معاصی کو کافر جاننا	۱۷۵
شیخ جونپوری کے اس قول سے کہ زنان و فرزندان و اموال و حیوانات و زراعات و عمارات و ملبوسات و ماکولات وغیرہا کفر ہین انمین مشغول رہنے والا کافر اور آن حدیث سے نہین ہی لازم آیا کہ مہدویان اونکے مہدیکے نزدیک کافر و غیر مہدی ہین	۱۷۶
بدخلقی یازدہم اجابت دعوت کہ سنت مؤکدہ ہی شیخ جونپوری اور اونکے خلفا ہمیشہ تارک اس سنت کے ہوکر مخالفت احادیث کثیرہ کی کرتے تھے	۱۷۶
بدخلقی دوازدہم شیخ موصوف علم پڑھنے سے منع شدید کرتے تھے اور سود ہنا اوس سے بہتر جانتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر تم لوگ علم رکھتے مجکو مہدی نکہتے اور خوندمیر ذکر کو تلاوت قرآن پر ترجیح دیتے تھے حالانکہ یہ سب باتین خلاف آیات و احادیث مفصلۂ ذیل کے ہین	۱۷۷
شرح علم لدنی کی اور بیان اسکا کہ علم باطن بدون علم ظاہر کے حاصل و کامل نہین ہوتا ہی	۱۸۱
بدخلقی سیزدہم پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جفا کرنا یعنی حج کرنا اور زیارت حضرت رسالت کی کہ افضل سنن ہی نکرنا چنانچہ شیخ مہدویہ نے ایسا ہی کیا اور خود اپنے قول کے بھی برخلاف کیا کہ شعر مخالف شرع پر عمل کیا	۱۸۲
بدخلقی چہاردہم بسبب کم علمی کے شیخ نے خلاف اتباع سنت محمدی کے کیا کہ ہمیشہ نوبت ازواج کو ناجائز سمجھے اور ورن کو بھی داخل نوبت کیا اور حدود الٰہی اور حقوق الناس مین مرتے دم تک فرق نہ پہچانا	۱۸۳
بدخلقی پانزدہم شیخ جونپوری تمام امت محمدی کو بسبب اپنی مہدیت کے انکار کے کافر بولتے تھے حالانکہ خود انھین کے اقوال سے ثابت ہوتا ہی کہ کافر نہین ہین دوسرے یہ کہ جمعہ اور عیدین انکے پیچھے درست جانتے تھے اور نماز پنجگانہ مین اقتدا نادرست کہتے تھے	۱۸۶
بیان لزوم خطا کا کلام شیخ مین	۱۸۷
تفصیل اون لوگون کی کہ جنھون نے اس امت مین جھوٹا دعوی مہدیت کا کیا ہی اور اونکی کہ جنھین اونکے	۱۸۹

	معتقدین نے بلا دعوی ناحق مہدی ٹھہرالیا ہی
۱۹۳	بدخلقی شانزدہم شیخ جونپور مسلمانون کو فقط کافر نہین بول گئے ہین بلکہ اپنے مہدیونکو بھی کافر و مشرک و منافق ٹھہرا گئے ہین
۱۹۴	بدخلقی ہفدہم یہ کہ شیخ جونپور خلاف اتباع محمدی کے کتا پالتے تھے اور خانہ نہین انکی سینت سنگ دریکی نگہ جاری رہی
۱۹۶	بدخلقی ہیژدہم شیخ جونپور اور اونکے فرزندنے باوجود استطاعت کے خلق کو حج بیت اللہ سے منع کیا اور بجائے چکر حجرہ میان دلاور کے معاوضے مین حج کے مقرر کردیے اور آیات اور احادیث کے خلاف کیا
ر	ایک فقیر نے علم بار و برس تک شیطان کو خدا سمجھکر سجدہ کرتا رہا اور حضرت غوث الثقلین نے بسبب نور علم الہام شیطانیکو پہچان لیا
۱۹۸	بدخلقی نوزدہم شیخ مہدویہ نے غلط خبری کہ میان دلاور کو عرش سے تحت الثری تک مانند دانہ رائی کے روشن ہی کیونکہ میان دلاور نے حال ارم وغیرہ کا نہ پہچانا اور خلاف قرآن کے حکم کیا کہ جن پر عذاب آگ کا نہین ہی
۱۹۹	بدخلقی بستم شیخ جونپور نے یہ خبر بھی غلط دی کہ میان نظام کو عرش سے فرش تک مانند دانہ رائی کے روشن ہی کیونکہ اونکو نہ عقائد ایمانیہ برابر معلوم تھے کہ بولتے تھے مینے علم قدیم الٰہی کو بہ نوا دیا اور نہ زمین کا برابر حال معلوم تھا کہ کہتے تھے باغ ارم کوہ قاف کے پاس ہی اور وہان آدمی درخت سے پیدا ہوتے ہین
۲۰۰	بیان قوم عاد اور باغ ارم کا اور داخل ہونا عبد اللہ بن قلابہ رضی اللہ عنہ کا ارم مین
۲۰۱	بدخلقی بست و یکم یہ کہ شیخ موصوف دعوی اتباع تام کا کرتے تھے حالانکہ غیر ضروری باتون کی رعایت کرتے تھے اور ضروری سنتونکو ترک کرتے تھے
۲۰۳	دعا مین ہاتھ اوٹھانے کے دلائل کہ جسپر مہدویون نے عمل نکیا
۲۰۴	بکریان چرانا کہ سنت تمام انبیا کی ہی شیخ موصوف نے اس شغل کو کفر ٹھہرایا
ر	**تتمہ** شیخ موصوف کے خلفا و توابع کے بعضے احکام و دعوے خلاف عقل و نقل کے بیان مین
ر	**منہا** میان نعمت فیروزپوری نے خلاف آیات قرآن کے حکم کیا کہ ترکہ مہاجر کا اوسکے وارثونکو نہ بلکہ مہاجرین اغیار پر تقسیم کرنا چاہیے اور بیان اسکا کہ ہجرت مہدویہ طریقہ اسلامیہ نہین ہی
۲۰۵	**ایضاً** مہدویونکے علما احمد عبد الملک سجاوندی نے ایک آیت کے معنی سمجھنے مین بھی خطائے فاحش کی اور دعوی بیان دلاور کا سراسر غلط نکلا
۲۰۶	ایضاً انکے مہدی کے نواسے نے خلاف قرآن و احادیث کے دعوی کشف غلط کا کیا کہ قیامت مین تمام عالم کا حساب لینا میرے باپ خوندمیر کا کام ہی
۲۰۷	**ایضاً** انکے مہدی کے نواسے نے دعوی کیا کہ مجھکو معراج ہوئی اور مین عرش تک گیا وہان کیا دیکھتا ہون کہ مہدی کے اصحاب کے

سامنے سرونکے بال کھولے ہوئے ننگے رہے ہین اور سنگین بجا رہے ہین اور جو کچھ پیغمبر خدا کو دکھلایا تھا سو سب مجکو دکھلایا	
اسیطرح انکے نانا مہدی مزعوم نے بھی دعوی کیا کہین سع سید سلام اللہ کے افلاک پر چڑھتا چلا گیا اور قاب قوسین کا مقام اور کلام ہوا اور یہ عبارت وحی ہوئی کہ رضی عنک الرحمن الخ	۲۰۸
بیان اس امر کا کہ شیخ جونپور کی مہدویت وغیرہ دعوونکا انکار فرض ہی اور تصدیق حرام اور موجب تباہی ایمان وخرابی دوجہان کی ہی اور قول عالم میان کا کہ اگر بالفرض دعوی خطا ہی تب بھی اہل اقرار کو کچھ ضرر نہین ہی غلط محض ہی	ر
باب چہارم مین بیان اون گستاخیون کا کہ فرقہ مہدویہ نے نسبت حضرات مشائخ اسلام اور ایمہ اعلام کے کی ہین	۲۰۹
اعتراض شیخ جونپور کا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی پر کہ میرا قدم گردن اولیا پر ہی نہ بولنا تھا	۲۱۲
جواب بیان پیش گوئی اولیا کا اس مقدمے مین	۲۱۳
بیان اون اولیا کا کہ اوسوقت مجلس مین حاضر تھے اور اونکا کہ اونھون نے دور سے بطور کشف کے معلوم کر کے جھکالی	۲۱۵
بیان اسکا کہ یہ کہنا محض بامر الٰہی تھا نہ اپنے اجتہاد و تخمین سے	۲۱۷
تمام اولیا ہمعصر بلا واسطہ اور متاخرین بواسطے اپنے پیرون اور مرشدین حاضرین اوس عہد کے زیر قدم شریف ہوئے	۲۱۸
اعتراض شیخ جونپور کا بیجا ہوا اور ہر شق مین خطا لازم آکر مہدویت باطل ہوئی	
باب پنجم مین بیان اون بے ادبیون کا کہ مہدویون نے خدمت مین خلفاء راشدین اور دوسرے اصحاب حضرت خاتم النبیین کے کی ہین	۲۱۹
احادیث و آثار فضائل اصحاب حضرت رسالت مآب مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و رضی عنہم	۲۲۲
دو سبب افضلیت صحابہ کے	۲۲۳
نقل کرنا تفضیل ابوبکر صدیق کا فتوحات سے اور شیخ جونپور کے دو کشفون مین سے ایک کشف کا خطا ہونا کہ جس سے بطلان مہدویت کا لازم آیا	۲۲۴
بقیۂ احادیث و آثار ایمۂ اہل بیت کے تفضیل شیخین مین	۲۲۵
تنبیہ اس بات پر کہ انکے مہدی نے حدیث موضوع روایت کی اگر دانستہ کیا تو گناہ کبیرہ ہوا اور اگر نادانستہ ہوا تو دعوی غیب دانی تمام موجودات کا غلط ہوا اور ہر تقدیر بطلان مہدویت لازم ہوا	۲۲۹
باب ششم بیان مین اون بے ادبیون کے کہ مہدویون نے جناب مین حضرات انبیا و مرسلین اور حضرت خاتم الرسالہ سید الاولین والآخرین کے ادا کی ہین	۲۳۲
خلاصہ کلام انکے مہدیکا یا دعوی برتری خطا ہی یا دعوی تسویہ غلط ہی اور دونون صورت مین مہدویت باطل ہی	۲۳۶
باب ہفتم مین بیان اون بے ادبیون کا کہ فرقہ مہدویہ نے نسبت بجناب حضرت آفریدگار عالم جل جلالہ کے کی ہین	ر
باوجودیکہ اس کثرت سے کلمات وحشت انگیز انکے مہدی سے منقول ہین تسپر بھی اونکے خلفا بولتے تھے کہ یہ کیا چیزین ہین جو کچھ کہ سننا ہی کہا ہی اگر ظاہر کرین خود مہدوی لوگ ہمکو سنگسار کرین	۲۳۸

سوالات خمسہ	۲۳۹
باب ہشتم بیان تسویہ مین مشتمل دو مطلب پر	۲۴۱
مطلب اول کا مقدمہ خاتمہ یہ اعتقاد مہدویونکا یہ ہے کہ مہدی موعود افضل ہین امیرالمومنین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے	〃
نہایت عمدہ تقریر انکے مہدیکی انواع واقسام کے اغلاط مالامال ہے اور معنی آیت مین خطا فاحش ہوئی اور بطلان مہدویت کا لازم آیا	〃
بیان اقسام اجماع کا اور باطل ہوجانا افضلیت شیخ جونپوری کا بسبب اجماع مرکب صحابہ کرام کے کہ ابوبکر و علی رضی اللہ عنہما افضل ہین تمام امت سے	۲۴۸
تقریر امام رازی کی تفسیر آیت سیجنبها الاتقی مین اور اشکال مفضولیت انبیا کا دفع شاہ عبدالعزیز صاحب کی طرف سے طاب ثراہ	۲۵۰
بحث قول ابن سیرین کی کہ آخر زمانے مین ایک خلیفہ ایسا ہوگا کہ ابوبکر و عمر اوس سے افضل نہین ہین	۲۵۲
عیسی میان نے عبارت ابن عراق کے ترجمے مین خیانت کی	۲۵۳
ابن سیرین کے قول کو مہدی پر حمل کرنے سے شیخ جونپور کا تخطیہ لازم آتا ہے	۲۵۴
بیان تعارض دلائل اور مراتب اقوال صحابہ و تابعین کا	۲۵۷
قطعی ہے یہ بات کہ خود جناب مرتضوی تفضیلی نہ تھے	۲۵۹
اختلاف ائمہ کا ترجیح بکثرت ادلہ مین اور بیان مراتب دلائل اور انواع اجماع کا	〃
مطلب دوم مہدویہ کہتے ہین کہ سید محمد جونپوری بزرگی مین برابر آنحضرت کے ہین	۲۶۴
مہدویونکے کلام سے لزوم تسویہ ناروا ہونے اور انکے مہدیکا حکم خطا ہونیکا اقرار نکلا	〃
مہدویون کی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ انکے اعتقاد مین شاید انکے مہدی کیلئے نہ استقلال میسر ...	۲۶۵
تخطئہ مہدی متبنی اول بلزوم کذب یا اضلال دوم باعتقاد کسبیت مرتبہ نبوت	〃
استحالۃ تداخل جواہر اور ذکر رتبہ فنا فی الرسول کا	۲۶۷
تخطئہ مہدی بلزوم خطا و بربادی مہدویت	۲۷۰
بیان اجماع مسلمین کا اس بات پر کہ ولی درجہ نبی کو نہین پہنچتا ہے اور اقوال علما اور اولیائے امت کے افضلیت انبیا اور خاتم الانبیا مین صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین	۲۷۱
جواب قول ابن سیرین کا	۲۷۲
دلائل افضلیت حضرت سرور کائنات علیہ التسلیمات مین سے چودہ دلیلین آیات و احادیث وغیرہا سے یہانپر کور ہین	۲۷۴
شیخ جونپور کی وحی معنی کے اغلاط کا بیان	۲۷۷

دلیل ہفتم اور شرح مقام محمود کی	۲۷۸
مہدی جونپوری کی سواری براق میدان حشر میں اور خود کا فیل محمود پر اور تمام مہدویوں کا اوسکے دانتوں پر سوار ہونا	۲۸۰
حضرت رسالت کے خاص مکان بہشتی کا بیان کہ جسکو وسیلہ اور درجۂ رفیعہ کہتے ہیں اور معیت حضرت کے ساتھ کس طرح ہوگی	۲۸۳
کوئی ولی درجۂ نبی کو نہیں پہونچتا ہے اس حکم عام کے شمول و قطعیت کا بیان	۲۸۶
عالم میاں نے صاف دعوی کیا کہ مہدی جونپوری نبی تھے	۲۸۸
وجہ تخصیص لانبی بعدی بہ نبی تشریعی و معنی خاتم النبیین	۲۹۰
عبارات فتوحات بیان انبیا الاولیا اور نبوت عامہ میں کہ ایک قسم کی ولایت کا نام ہے اور نسبت درمیان نبی و رسول کے اور فرق درمیان وحی و الہام کے اور دوسرے مطالب عالیہ کے بیان میں	"
تحقیق معنی تشریع کی فتوحات و فصوص سے مخالف فہم مہدویوں کے	۲۹۵
فرقۂ مہدویہ قائل ہیں کہ انکے مہدی مانند انبیا کے تشریع احکام کرتے تھے اور نقل سالم رسالہ سید میرانجی کی کہ جس میں تیس حکم مہدی کے مذکور ہیں	۲۹۶
مہدویوں کی زکوٰۃ جدید اور نماز جدید کے فرض ہونے کا بیان	۲۹۸
مذکورات حال و سابق سے ثابت ہوا کہ مہدویہ اپنے مہدی کو رسول صاحب شریعت جدیدہ ناسخ احکام شریعت محمدیہ کا جانتے ہیں اور مخالفت قطعیات کی کرتے ہیں	۲۹۹
کلام مولانا جامی اور شیخ اکبر سے صاف ظاہر ہوا کہ خاتم الاولیا حضرت خاتم الانبیا سے نسبت جزو کل کی بلکہ نسبت ایک بال کی جسد شریف سے رکھتے ہیں	"
خاتم الاولیا کا لقب قدیمی نہیں ہے بلکہ ابتدا اسکی حکیم ترمذی سے ہوئی اور حکیم ترمذی اور شیخ اکبر کی شرائط و تصریحات کے موافق خاتم الاولیا شیخ اکبر ہیں نہ مہدی	۳۰۲
تحقیق اسکی کہ مراد شیخ اکبر کی سونے کی اینٹ اور چاندی کی اینٹ سے اپنی ذات اور حضرت رسالت کی ذات نہیں ہے بلکہ تعلم احکام دو طریق کو سونے اور چاندی سے تشبیہ دی ہے	۳۰۴
اس کتاب میں جو عیوب و نقائص کہ انکے مہدی کی ذات و صفات میں ثابت کیے گئے ہیں جب تک اون میں سے ایک بات بھی بلاجواب رہے گی ثبوت مہدویت کا محال ہوگا	۳۰۶
خاتمہ بحث خاتم ولایت محمدیہ کا کہ وہی خاتمہ اس کتاب ہدیۂ مہدویہ کا ہے	۳۰۸

ما شاء الله ولا قوة الا بالله

[illegible]

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۸۶

۱۹۶۲

۸۹۵۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد سید الاولین والآخرین وعلی آلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ الصادقین المہدیین لیکن بعد اسکے امیدوار درگاہ صمد ابو رجا محمد گزارش کرتا ہی کہ یہ کتاب ہی رد مین مذہب فرقۂ مہدویہ کے کہ جنھون نے بعض بلاد ہندوستان خصوصًا اطراف دکن مین علم شر و شورش کا بلند کیا ہی اور ہر چند علماے متقدمین مانند شیخ علی متقی و شیخ ابن حجر مکی و محمد بن الخطاب مالکی اور ملا علی قاری و سید محمد اسعد مکی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم نے رسائل اور فتاوے انکی رد مین ایسے لکھے ہین کہ منصف وحق طلب کے واسطے کافی ہین لیکن چونکہ بنا اس تصنیفات کی استدلال بالاحادیث پر ہی اور مہدویہ اپنے پیر شیخ جونپوری کے مخالف جو احادیث پاتے ہین قبول نہین کرتے ہین اور بعض منکرات امور کی نسبت کہ انکے مذہب کی طرف کیجاتی ہی اوس سے بھی انکار کرتے ہین اسواسطے اس کتاب مین یہ طریق اختیار کیا گیا کہ انھین کی کتابون سے اور انکے مہدی وغیرہ مقتداؤن کے اقوال نقل کرکے یا احادیث واقوال مسلمہ اونکے لاکر الزام دیا گیا اور یہ تمام شفقت انھین کی بہتری اور خیر خواہی کی طمع اوپر اٹھائی گئی کہ شاید اللہ تعالی اسی طریقت سے ہدیہ ہدایت اور حق فہمی کا انکو مرحمت فرماوے اور نام اس کتاب کا ہدیۂ مہدویہ ہی اسم بامسمی ہو جاوے اور چونکہ غرض محض نصیحت اور ادائے حق اسلام ہی نہ مقابلہ وانتقام اس سبب سے کسی جاے انکو اور انکے پیشواؤن کو القاب قبیحہ اور الفاظ شنیعہ سے یاد نہ کیا گیا علاوہ یہ کہ فحش و بدزبانی دیانت اور شرافت کے بھی خلاف ہی حالانکہ ان لوگون سے حق مین

کچھہ ملاحظہ اس طریقے کا نکیا اور کوئی درجہ سب تبرا کا باقی نرکھا کہ اگر کبھی کسی عالم سنی نے کچھہ اونکو
لکھا اونھون نے نہایت نخوت و تکبر سے طریقہ عدل و مساوات کا چھوڑ کر دہ چند و صد چند
اوسکا بکا اور بعضے اونکے مصنفین نے بلا مقابلہ بھی یہی پیشہ اختیار کیا چنانچہ بطور نمونہ کے چند
الفاظ انکی کتابون سے کہ گویا دشنامنامے ہین نقل کیے جاتے ہین کنز الدلائل مین شہاب الدین مہدوی
شیخ محمد اسعد مرحوم مصنف شہب محرقہ ردّ سراج الابصار کے مقابلے مین حد سے تجاوز کر کے لکھتا ہی بدا
ای انصاف کنندہ بہ بین بسوی عتساف این شقی ناپاک و نظر کن بعناد و عداوت این جاہل بیباک
و تامل کن در کلام دروغ بفروغ این بداندیش شقاوت اندیش کہ چگونہ تابع نفس و ہوا گشتہ و مطیع فرمان
شیطان شدہ **ایضًا** این مقولہ عرب بر عدم علم و وجود جہل او دلیل ست ظاہر آنکہ مقتدے این
شقی یعنی علی متقی در رسالۂ خود کہ اسمش دست میگوید اعلم رحمك الله الخ و در میان کلام این
ہر دو ناپاک مخالفت راہ یافت **ایضًا** انتہی قول شقی جواب بر مجہول این نامعقول و نامعقولی
این مجہول ہمین کلام او دال ست **ایضًا** انتہی کلام محمود الدین آنشار بالشقی لعن الله علیہ و علی جو
علی المتقی الشار بالمفتری جواب ثم انظر ایها المنصف الی جہالۃ ہذا للعرب المعاند ہو
المخصوص بایۃ الاعراب اشد کفرًا و نفاقًا والموصوف بصفۃ فاتبعہ الشیطان فکان
من الغاوین انتہی والله المستعان غرض کہ اس قسم کے فحشیات اونکی تمام کتابون مین کم و بیش
موجود ہین خصوصًا تکفیر تمام اہل اسلام کی کہ اوس سے بدتر کوئی دشنام نہین ہی انکی تمام کتابون کا
گویا ترجیع بند و مستزاد اور تمام خرد و بزرگ کے وظائف اور اوراد سے ہی ایکی بار جزا اس تمام
فحشیات کی حضرت منتقم حقیقی کے سپرد کر کے کریمہ خذ العفو و امر بالعرف و اعرض
عن الجاہلین پر عمل کیا گیا بشرطیکہ آیندہ اس شیوۂ شنیعہ سے توبہ کرین اور بار دیگر کوئی کلام
ناشایان زبان پر نہ لاوین و گرنہ بمنطوق آیۃ والذین اذا اصابہم البغی ہم ینتصرون و
جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا کے جواب ترکی بہ ترکی دیا جاویگا کہ آیندہ اگر کوئی الفاظ
معاشر اہل سنت کے حق مین زبان پر لاوینگے ہم وہی الفاظ اونکے پیشواؤن کے حق مین سناوینگے
کہ لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین اور تفصیل اسکے سبب تالیف کی آخر باب دوم مین مذکور ہی
اور ... اسکے ابواب کی یہ ہی **باب اول** مین بیان اون عقائد فرقہ مہدویہ کا جو کہ مخالف

عقائد اہل سنت وجماعت کے ہین **باب دوم** احوال شیخ جونپوری مین ابتداے نشو و نما سے انتہاے
موت و فنا تک اور بعد اونکے سرگذشت اون کے خلفا و توابع کی آج تک بطور اختصار و اجمال
کے **باب سوم** رد دلائل اثبات مہدیت شیخ جونپوری مین **باب چہارم** مین بیان اون گستاخیونکا
کہ فرقۂ مہدویہ نے نسبت حضرات مشائخ اسلام اور آیمۂ اعلام کے کی ہین **باب پنجم** مین بیان
اون بے ادبیون کا کہ مہدویون نے خدمت مین خلفاے راشدین اور دوسرے اصحاب
حضرت خاتم المرسلین کے کی ہین **باب ششم** بیان مین اون بے ادبیون کے کہ مہدویون نے
جناب حضرات انبیا و مرسلین اور حضرت خاتم الرسالت سید الاولین والآخرین مین کی ہین **باب**
ہفتم مین بیان اون بے ادبیون کا کہ فرقۂ مہدویہ نے نسبت بجناب حضرت آفریدگار عالم جل
جلالہ کے کی ہین **باب ہشتم** رد تسمانیہ تسویہ مین یعنی اپنے مہدی کو ساتھ حضرت سید الاولین و الآخرین
افضل الخلائق اجمعین کے سراسر برابر جاننا چنانچہ یہ بات ارکان ایمان مہدویون سے ہے

باب اول مین بیان اون عقائد فرقۂ مہدویہ کا کہ مخالف عقائد اہل سنت وجماعت کے ہین

عقیدۂ اول سید محمد جونپوری ولی کامل اور مکمل ہین اور اعتقاد اہل سنت کا یہ ہے کہ جو اقوال
و افعال شیخ جونپوری کے کتابون مہدویہ مین مرقوم ہین اگر نسبت ان اقوال و افعال کی اونکی جانب
صحیح و برابر ہے اور قسم افترا و بہتان مریدین سے نہین ہے جیسا کہ ظاہر ہے کہ مصرع تا نباشد چیزکی مردم
نگویند چیزہا ٭ تو ولی ہونا درکنار اونکا زمرۂ اہل سنت سے ہونا مشکل ہے اور بعضے علماے اہل سنت کہ حسن
ظن ولایت کا اونکے حق مین رکھتے تھے وجہ اوسکی یہ تھی کہ شیخ موصوف کے اقوال و افعال برابر اونکو نہ پہونچے
تھے اگر اونکی کتابین انکے ملاحظے مین آتین ہرگز خیال ولایت کا اونکے حق مین کرتے **عقیدۂ دوم**
سید محمد جونپوری مہدی موعود ہین کہ سن نو سو پانچ ہجری مین دعوی مہدویت کا کرکے سن نو سو دس مین
انتقال کیا اور اہل سنت کا اعتقاد یہ ہے کہ ایک شخص آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین سے بلاشک مہدی ہونیوالا
ہے اور شناخت اوسکی موقوف ہے وجود اون علامات پر کہ احادیث صحیحہ مین حق مہدی مین مذکور ہین اور چونکہ
یہ علامات شیخ موصوف مین مفقود تھین اسواسطے یہ مہدی نہین ہین اور دعوی انکا باطل ہے چنانچہ
تفصیل اسکی آیندہ بخوبی آویگی انشاء اللہ تعالی **عقیدۂ سوم** تصدیق مہدویت سید محمد جونپوری کی

فرض ہی اور انکار اونکی مہدویت کا کفر ہی اور سن نوسو پانچ ہجری سے اسطرف جسقدر اہل اسلام مشرق
سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک گذرے ہین اور گذرینگے سب بسبب اس انکار کے کافر
مطلق ہین مسلمان فقط یہی چند مہدوی دکھنی و ڈھونڈاری و گجراتی ہین اور امت محمدیہ تین سو اسّی
برس سے اسیقدر اختصار پر ہوگئی ہی اور اہل سنت کا اعتقاد یہ ہی کہ چونکہ شیخ موصوف علامات مہدی
سے عاری ہین تصدیق اونکے مہدویت کی مستلزم تکذیب مہدی حقیقی آیندہ کی ہی حرام ہی اور
انکار انکی مہدویت کا واجب اور موجب نجات و ثواب ہی اور اہل اسلام کو کافر کہنا کفر ہی کہ ان لوگونکی
شامت اعمال نے اونکو اس مین مبتلا کیا ہی **عقیدۂ چہارم** شیخ موصوف اگرچہ اہل امت محمدی
ہین لیکن افضل ہین امیر المومنین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذی النورین اور علی مرتضی
رضی اللہ عنہم سے اور اعتقاد تمام اہل سنت بلکہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ہی کہ بعد انبیا و مرسلین کے
نہ کوئی امت محمدیہ مین افضل ان حضرات سے ہی اور نہ امم انبیاے سابقین مین **عقیدۂ پنجم** سید محمد جونپوری
سواے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افضل ہین ابراہیم و موسی و عیسی و نوح و آدم اور تمام انبیا اور
مرسلین سے اور اہل سنت کا اعتقاد یہ ہی کہ کوئی ولی اگرچہ اغواث و اقطاب و ابدال و اوتاد و ائمہ اہل بیت
و صحابہ و تابعین و مجتہد و مہدی کی قسم سے ہووے درجے کسی پیغمبر کو نہین پہونچتا ہی انبیا و مرسلین تمام
خلائق سے افضل ہین اور انبیا و مرسلین بشر انبیا و رسل ملائک سے افضل ہین **عقیدۂ ششم** سید محمد
جونپوری اگرچہ تابع تام ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیکن رتبے مین آنحضرت خاتم المرسلین کے برابر ہین
کہ دونو مین ایک سر مو کمی و بیشی نہین ہی اور اعتقاد اہل سنت کا یہ ہی کہ کوئی امتی کیا بلکہ کوئی پیغمبر مرسل
یا فرشتہ مقرب رتبہ حضرت سید الاولین والآخرین خاتم الانبیا والمرسلین کو نہین پہونچتا ہی اور عالم وجود
مین کوئی موجود حضرت کا ہم رتبہ موجود نہین ہی اور بعد خداوند عالم کے عالم مین جو مقام و منزلت کہ
حضرت کے واسطے ہی کسی دوسرے کو نصیب نہین ہی کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر **عقیدۂ ہفتم**
یہ کہ جو احادیث رسول خدا کے اور تفاسیر قرآن اگرچہ کیسی ہی روایات صحیحہ سے مروی ہون لیکن شیخ
جونپوری کے بیان احوال سے مقابل کرکے دیکھنا اگر مطابق انکے احوال کے ہووین صحیح جاننا ورنہ غلط
جاننا اور اہل سنت کا اعتقاد اسکے بالعکس ہی یعنی مسلمان کو چاہیے کہ اپنے احوال کو احادیث و تفا
سیر کے مقابل کرکے آزماوے کہ جو مطابق نکلے اوسپر ثابت رہے اور جو احوال کہ اپنے مخالف احادیث و تفاسیر کے

پاوے اوس سے توبہ کرکے ترک کرے اور وہ احوال پیدا کرے کہ مطابق سنت رسول اللہ ومشرب جماعت
صحابہ اور اہل بیت کے ہوویں اس سبب سے انکو اہل سنت وجماعت بولتے ہین **عقیدہ ہشتم**
یہ کہ شیخ موصوف کو بالذات مفترض الطاعت جانتے ہین یعنی جو کچھ اونھون نے کہا یا کیا اوسکی اتباع
دوسرون پر فرض ہوگئی اور اہل سنت کا اعتقاد یہ ہی کہ یہ مقام سوا حضرات انبیا علیہم السلام کے
کسی کے واسطے نہین ہی یہ انھین کیواسطے ہی کہ جسکو وہ فرض کہین وہ فرض ہی اور جسکو حلال کہین وہ
حلال ہی اور جسکو حرام کہین وہ حرام ہی اور جو کچھ وہ بلا مواظبت کرین وہ سنت ہی اور جسپر بطور
عبادت کے مواظبت اختیار کرین وہ واجب ہو جاتا ہی اور سوا انبیا علیہم السلام کے دوسرونکی
اطاعت بالتبع ہی یعنی اونکا قول اگر مخالف امر حضرات انبیا کے نہوگا اطاعت کی جاویگی اور اگر
مخالف ہوگا اطاعت نہ کرینگے **عقیدہ نہم** یہ کہ جیسا کہ قول شیخ جونپور کا باوجود مخالفت نقل کے
واجب التصدیق ہی ایسی اگر مخالف عقل وحس کے ہووے جب بھی واجب التصدیق ہی اور کلام مہدی
مین تاویل حرام ہی چنانچہ پنج فضائل مین لکھا ہی کہ ایک روز جالور مین مجمع تمام مہاجرین خلفا مہدی
میان خوندمیر نے ایک خاشاک ہاتھہ مین پکڑکر پوچھا کہ دیکھو یہ کیا ہی سب نے جواب دیا کہ خاشاک ہی
کہا خوب دیکھو کہ کیا ہی بولے خاشاک ہی پھر کہا خوب دیکھو سب نے کہا کہ ہم دیکھتے ہین کہ خاشاک ہی میان
نے کہا کہ اسکو مہدی موعود نے شاہ کہا ہی سب نے کہا کہ شاہ ہی آمَنّا وصَدَّقنا پھر ایک سنگریزہ ہاتھ
مین لیکر ان سب بزرگون کو دکھلا کر کہا کہ یہ کیا ہی بولے سنگریزہ ہی پھر کہا خوب دیکھو کیا ہی بولے
سنگریزہ ہی پھر کہا کہ کیا ہی سب بولے کہ دیکھہ ہی رہے ہین کہ سنگریزہ ہی کہا کہ اسکو مہدی موعود نے
جواہر لاقیمت کہا ہی سب مہاجرون نے جواب دیا کہ آمنا وصدقنا ہمارے دیکھنے کا کیا اعتبار ہی
جو کہ فرمان مہدی مین شک لاوے یا تاویل کرے وہ آن مہدی سے نہین ہی انتہی اور آخر عقیدہ شریفہ
مین لکھا ہی کہ جو شخص کہ بیان مہدی مین کچھہ تاویل یا تحویل کرے وہ مخالف بیان اور منافات کے ہوگا
انتہی اور اہل سنت کا اعتقاد یہ ہی کہ شریعت محمدیہ بلکہ تمام شرائع آسمانی مین کوئی خبر وحکم مخالف
عقل کے کہ عقل صحیح وسلیم اوسکی تکذیب پر یقین کرے نہین ہوتا ہی اور اگر بالفرض بظاہر کوئی حکم مخالف
عقل کے معلوم ہو تو وہان وہ معنی ظاہری مخالف عقل مراد نہین ہین بلکہ وہ کلام مؤول ہی اور
معنی تاویلی اوسکے ہرگز مخالف عقل نہین ہین اور تاویل موافق قواعد اصول کے کلام خدا ورسول مین

عقیدہ ہشتم شیخ موصوف بالذات مفترض الطاعت ہین

عقیدہ نہم شیخ کے قول مخالف بدیہیات کو بھی حق جاننا

درست ہی البتہ بعضے احکام ایسے ہین کہ عقل بشری اُسکے ادراک لم و ماہیت سے عاجز ہی نہ یہ کہ عقل اُسکے بطلان
پہ دلیل یقینی رکھتی ہو یا حس و مشاہدے مین بدیہی البطلان ہون اسیواسطے متکلمین اپنی کتابون مین امور
متخیلۃ الاستحالہ کے ابطال استحالا و راثبات امکان کے درپے رہتے ہین تاکہ وہن احکام شرعیہ غبار
احتمال کذب سے پاک رہے بخلاف مہدویہ کے کہ کاہ کو شاہ اور کنکر کو جوہر بول کر کہ کذب محض ہی اوپر
سے سر پیچ آمنا صدقنا کا سچ کر سچ جان لیتے ہین **عقیدۂ دہم** یہ کہ سید محمد جونپوری اور محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پورے مسلمان ہین اور سوا اُنکے حضرت ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و نوح و آدم اور تمام انبیا
و مرسلین ناقص الاسلام ہین کہ کوئی پیغمبر نیم مسلم ہی اور کوئی پاو مسلمان اور کوئی اس سے بھی کم ہی چنانچہ
پنج فضائل مین ہی کہ شاہ دلاور نے اپنے مہدی سے روایت کی کہ آدم علیہ السلام ناک کے نیچے سے
بالاے سر تک مسلمان تھے اور نوح علیہ السلام زیر حلق سے بالاے سر تک مسلمان تھے اور ابراہیم و موسیٰ زیر
سینے سے سر تک مسلمان تھے اور عیسیٰ علیہ السلام زیر ناف سے بالاے سر تک مسلمان تھے دوسری بار
جب آوینگے پورے مسلمان ہوجاوینگے اب آدھے مسلمان ہین انتہی اور الضیا فنامہ کے بارھوین باب مین
(نام کتاب)
لکھا ہی کہ میان خوندمیر نے کہا کہ تمام عالم مین دو مسلمان معلوم ہوتے ہین ایک محمد رسول اللہ دوسرے میران
جونپوری میران موصوف نے جواب دیا کہ ہان ایسا ہی ہی بعضے پیغمبرون کا سر مسلمان ہوا تھا اور بعضونکا
ناف تک اور بعضون کا سیدھا پہلو اور بعضونکے دونو پہلو مسلمان ہوئے تھے مگر یہی دو تن سرتاپا مسلمان
ہوئے ہین انتہی اور اہل سنت کا اعتقاد یہ ہی کہ درجۂ اسلام کمتر ہی درجۂ نبوت و رسالت سے انبیا و مرسلین
ہوکر اسلام مین ناقص رہنا کیا معنے بلکہ تمام حضرات انبیا پورے مسلمان کامل الاسلام و الایمان ہین جہت
اسلام سے ان مین کچھ تفاوت نہین ہی اور ایسی جہت نبوت سے بھی ان مین کچھ تفاوت نہین ہی وصف نبوت
مین سب برابر ہین کہ اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ کَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِہٖ
الآیہ اور حدیث صحیحین مین ہی کہ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَآءِ اور ایک روایت مین ہی کہ
لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَآءِ اللّٰہِ تَعَالٰی یعنی ایک پیغمبر کو دوسرے پر اصل نبوت مین تفضیل نہ دو کہ نبوت
مین سب برابر ہین اور تفاوت درجات کہ انبیا علیہم السلام مین ہی بسبب اون خصائص و اوصاف کے ہی
کہ منصب نبوت کے سوائے فضائل زائدہ کی قسم سے ہین یعنی کوئی نبوت کے سوا فرمان رسالت بھی ساتھ
رکھتا ہی اور کسیکے واسطے طغراے اولوالعزمی بھی چمکتا ہی اور کوئی روح اللہ ہی تو کوئی کلیم اللہ ہی اور کوئی

یعنی موسی ۱۲۴ — یعنی عیسی ۱۲۴

عقیدۂ دہم سوائے سید محمد جونپوری اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیا و مرسلین ناقص الاسلام ہین

خلیل اللہ ہی تو کوئی حبیب اللہ ہی کسیکو خلافت ہی تو کسیکو شفاعت ہی کسیکو ملک وتاج ہی تو کسیکو خاتمت
ومعراج ہی چنانچہ اسی طرف اشارہ ہی تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللَّهُ
وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ

عقیدۂ یازدہم یہ کہ تصحیح مہدی کا اعتقاد رکھنا فرض ہی اور اوسکے انکی اصطلاح مین یہ معنی ہین
کہ تمام ارواح انبیا اور رسل و اولوالعزم اور اولیائے بلند مرتبہ اور تمام مومنین و مومنات آدم علیہ السلام سے
تک شیخ جونپور کے حضور مین عرض کی جاتی ہین اور شیخ مذکور انکا داخلہ و موجودات دیکھتے ہین اور
حق تعالی کا اون ارواح کو حکم ہوتا ہی کہ تم نے جس خزانے سے نور لیا تھا پھر اُس محل سے مقابلہ کر کے
تصحیح کرو اور جو شخص یہان مقبول ہوا وہ خدا کے پاس بھی مقبول ہی اور جو یہان مردود ہوا وہ عند اللہ
بھی مردود ہی اور تفصیل اسکی مطلع الولایت مین موجود ہی اور پنج فضائل مین لکھا ہی کہ شیخ جونپور نے اپنے
داماد خوندمیر کو کہا کہ جیسا کہ بندے کے پاس تصحیح ہوتی ہی میان خوندمیر کے پاس بھی ہوگی انتہی اور اعتقاد
اہل سنت کا یہ ہی کہ یہ عقیدہ سراسر باطل و ضلال ہی کیونکہ وہ ملائکہ اور بشر مین کسیکو اس قابل نہین جانتے ہین
کہ حضرات انبیا و مرسلین اوس سے نور لیوین اور پھر مقابلہ اور تصحیح کے واسطے اوسکے حضور مین وٹین اور مدار
مقبولی و مردودی کا یہ شخص ٹھیرے استغفر اللہ العظیم حضرات انبیا معزولی اور مردودی سے امین ہین
بلکہ اولیا و مومنین بھی جبکہ بحسن خاتمہ اس عالم سے روانہ ہوئے بیفکر ہو گئے اب انکی مردودی غیر متصور ہی سبحان
اللہ حضرت خاتم المرسلین باوجود اس شان و تمکین کے بھی نہین بول سکتے ہین کہ انبیا و مرسلین کی مقبولی و مردودی
میرے قبول و رد پر موقوف ہی پس کجا شیخ جونپور و خوندمیر **عقیدۂ دوازدہم** یہ کہ جب تک آدمی
بچشم سر یا بچشم دل یا خواب مین خدا کو نہ دیکھے مومن نہین ہی مگر طالب صادق کہ اپنے دل کو غیر حق سے
پھیر کر خدا کی طرف متوجہ ہو کر ہمیشہ مشغول بخدا رہے اور دنیا اور خلق سے عزلت اختیار کرے اور خودی
سے باہر آنے کی ہمت کرتا ہو ویسے شخص کے حق مین بھی انکے مہدی نے حکم ایمان کا کیا ہی چنانچہ عقیدۂ
خوندمیر مین مذکور ہی غرض کہ یہ چار قسم کے لوگ یعنی بچشم سر یا بچشم دل یا بخواب خدا کے دیکھنے والے اور طالب دیدار کہ
تمام دنیا اور خلق کو چھوڑ کر زاویۂ عزلت مین ہمیشہ مشغول بخدا ہین مومن ہین اور باقی سب انکے مہدی کے
نزدیک کافر ہین پس وائے برحال مہدویان حال کہ ان چارون قسم سے باہر ہین یہ بیچارے اہل سنت کے نزدیک
خارج زمرۂ اہل سنت سے اور مہدی کے نزدیک خارج زمرۂ مسلمین سے ہین افسوس از ینجا رانده وزانجا مانده

نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے کاش ادھر اہل سنت مین آجاتے تو صورت نجات کی ہوتی
کیونکہ اعتقاد اہل سنت مین خدا کے دیکھنے پر ایمان موقوف نہین ہی بلکہ یہ لوگ نے دیکھے خدا
پر ایمان بالغیب لائے ہین اسیواسطے اللہ انکی مدح فرماتا ہی کہ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
بِالْغَيْبِ اور اتفاق ہی اہل سنت کا بلکہ امت کا کہ رویت اللہ تعالی کی دنیا مین بچشم سر کسی کے واسطے
واقع نہین ہی سوا حضرت رسالت کے شب معراج مین بلکہ بعضون کا اس مین بھی اختلاف ہی تفصیل اسکی
دلیل شانزدہم مین آویگی انشاءاللہ تعالی عقیدۂ سیزدہم یہ کہ بموجب فرمانے شیخ موصوف کے تین پہر خدا کا ذکر کرنیوالا
منافق ہی اور چار پہر ذکر کرنے والا مشرک ہی و پانچ پہر کا ذکر کرنے والا مومن ناقص ہی اور آٹھ پہر کا ذکر کرنے والا مومن کامل ہی
پس اسی سبب سے انکے نزدیک کسب حرام ہی کیونکہ انکے نزدیک حالت کسب مین یاد الٰہی متعذر ہی حاصل یہ ہوا
کہ انکے میران کے نزدیک مہدوی لوگ اگر تین چار پہر بھی ذکر خدا کرین تو بھی منافق و مشرک ہین حیف ہے
جائے آنکہ مہدویون مین اسقدر ذاکر بھی لاکھون مین ایک بھی نظر نہین آتا ہی غرض کہ اس فرمان نے
بھی مہدویون کے دین و ایمان کو تاراج کیا اور تفصیل اسکی بدخلقی شانزدہم مین آویگی اور اعتقاد اہل سنت
کا یہ ہی کہ آدمی جب تک اعتقادات اسلامیہ صحیح رکھتا ہی کسی عبادت کے ترک اور کسی گناہ کے ارتکاب سے
منافق و مشرک نہین ہوتا ہی بلکہ مومن گنہگار رہتا ہی جبکہ عبادت مفروضہ کے ترک سے کافر نہین ہوتا
تو دوام ذکر کہ نوافل و مستحبات سے ہی اوسکے ترک سے کیونکہ مشرک و منافق ہوگا اگر کرے گا درجات علی
پاوے گا اور اگر نہ کرے گا مومن بلاشبہہ ہے گا عقیدۂ چہاردہم یہ کہ اشیاء دنیوی اگرچہ حلال و
مباح ہون اوس مین مشغول رہنے والا بلکہ اوسکا ارادہ رکھنے والا کافر ہی جیسا کہ انصافنامے کے باب
پنجم مین لکھا ہی کہ میران نے فرمایا کہ وجود حیات دنیا کفر ہی چنانچہ زنان و فرزندان و اموال و حیوانات
و مزارعات و عمارات و ملبوسات و ماکولات وغیرہا جو کہ انکا مرجع ہوا اور ان مین مشغول ہو وہ کافر ہی اور
جو کہ ان کا ارادہ رکھے اور اوس ارادے مین مشغول ہو وہ بھی کافر ہی اگر کوئی شخص اوسکے ساتھ صحبت
رکھے یا اوسکے گھر کو جاوے یا اوسکے ساتھ الفت رکھے وہ ہماری آن سے نہین ہی اور آن محمدی
سے نہین ہی اور آن خدا سے نہین ہی انتہی دیکھیے کہ مہدویون مین یہ سب اشیاء بالکمال حرص و
رغبت موجود ہین اور وہ بخوبی ان مین مشغول ہین اور اہل دولت کے در پر شب و روز مانند گداؤن کے
دست بستہ حاضر ہین پس انکے مہدی کی زبان درفشان سے خطاب کفران کو مبارک باد اور جب

مہدی نے کہا کہ ہماری آن سے نہین ہی تو غیر مہدی ہونا ان پر صادق ہوا غرض کہ ان عقائد
ثلثہ متصلہ سے ثابت ہوا کہ اس بزرگ نے ان لوگون کو سب سے چھوڑا کر زمرۂ اہل سنت سے اپنی طرف
بلا کر صلۂ اوس کا یہ دیا کہ ان خطابات کفر و شرک و نفاق سے سرفراز فرمایا اب مہدویون نے لاچار
ہوکر ایسا مقرر کیا ہی کہ اگرچہ عمر بھر بموجب فرمان صدق ترجمان مہدی کے کافر رہے لیکن مرتے
وقت کسی میان کے ہاتھ پر بہانے نام کچھ کلمات ترک کے ادا کر کے مسلمان ہوجانا اور ان خطابات
مہدی سے کسی طرح اپنا پیچھا چھوڑانا تحقیق اس امر کی کہ یہ ترک کچھ مفید نہین ہی بدخلقی وسہم کے بیان مین
آوے گی انشاء اللہ تعالی یہ مقام فقط نقل عقائد کا ہی نہ ایراد دلائل کا لیکن قطع نظر اوس سے بلا لزوم آیا کہ
بالاے زمین زندہ مہدوی بموجب ارشاد مہدی کے کافر و غیر مہدی ہوتے ہین اور زیر زمین مردہ البتہ مہدی

اصحاب زیادہ جرأت کرتے ہین اور دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اذا اراد اللہ برجل من امتی خیرا القی حب اصحابی فی قلبہ یعنی جب اللہ تعالی کسی شخص کے
ساتھ میری امت مین سے نیکی کیا چاہتا ہی میرے اصحاب کی محبت اوسکے دل مین ڈالتا ہی اور ابن عساکر نے
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما شانکم وشان اصحابی ذروا لی اصحابی ذروا لی
اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لو انفق احدکم مثل احد ذہبا ما ادرک مثل عمل احدہم یوما واحدا یعنی تمکو
میرے اصحاب سے کیا کام ہی میرے اصحاب کو مجھپر چھوڑ دو میرے اصحاب کو مجھپر چھوڑ دو پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری
اوسکے ہاتھ مین ہی اگر تم مین سے کوئی شخص احد کے پہاڑ برابر سونا خیرات کرے ایک صحابی کے ایک دن کے
عمل برابر رتبہ نپاوے اور حاکم نے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو فرمایا اما انہ
لا یدرک قوم بعدکم صاعکم ولا مدکم یعنی آگاہ ہو کہ نہین پاویگا کوئی قوم کہ بعد تمہارے آوے
تمہارے صاع اور مد بھر خرچ کرنے کا رتبہ اور امام احمد اور بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی کی روایت مین
آیا ہی لو ان احدکم انفق مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ یعنی اگر دوسرون مین
سے کوئی کوہ احد برابر سونا خرچ کرے صحابی کے نہ ایک مد نہ آدھے مد کے درجے کو پونہچے گا مد اور صاع
پیمانے ماپ کے ہین یہان سے معلوم ہوا کہ پچھلون مین سے کوئی کتنی مجاہدہ اور عبادت کرے اور
اعلی درجہ ولایت کو پونہچے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ادنی عمل کی برابری نہین کرسکتا ہی اسکے دو سبب ہین ایک یہ
کہ جو کچھ اسلام اور ایمان عالم مین پھیلا اوسکے سبب یہی ہین کہ نہایت غربت اور بے کسی کے وقت مین اپنے
مال اور جان نثار کرکے اور محنتین سخت سخت اوٹھا کر اور تمام خویش و آشنا سے بیگانہ بنکر دین کو جمایا اور
اسلام کو اطراف و اکناف عالم مین پھیلایا اب قیامت تک جسکو کلمہ محمد نصیب ہوگا بدولت اور طفیل انہین
حضرات کے ہوگا اور جو کچھ اوس کلمے پر مقامات ولایت اور امامت کے متفرع ہونگے اون سب کے سبب اور
علت یہی حضرات ٹھہرینگے پس بموجب اس حدیث کے کہ من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا و
اجر من عمل بہا یعنی نیک راہ نکالنے والے کے واسطے اوس راہ نکالنے کا بھی ثواب ہی اور جو لوگ اوسپر عمل کرینگے
اونکا بھی ثواب جیسا کہ اونکو ملیگا ویسیقدر اسکو بھی ملیگا پس پچھلے زمانے کے لوگ کسیطرح سے انسے زیادہ
یا انکے برابر نہین ہوسکتے ہین دوسرا سبب یہ ہی کہ چونکہ اللہ تعالی صورتون اور اعمال کو نہین دیکھتا ہی بلکہ
نیتون کو دیکھتا ہی خوبی عمل کی بقدر خلوص نیت و صفائے باطن ہی کے ہی اور بسبب تاثیر صحبت حضرت ساتھ

فائدہ: سبب افضلیت صحابہ کرام

جسقدر کہ انکے بواطن اور نیات کی صفا سے دوسرونکو نصیب نہین ہی اسیواسطے مشائخ طریقت فرماتے
ہین کہ ایک نگاہ کہ جمال مصطفوی پر پڑے وہ کام کرتی ہی کہ چلون اور خلوتون سے وہبات حاصل نہین ہوتی
اور یہی سبب ہی کہ قرن نبوت کا سب قرنون سے افضل ہوا جیسا کہ ترمذی اور حاکم نے روایت کی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم یعنی بہترین
قرنونکا قرن میرا ہی پھر وہ لوگ کہ اونکے متصل ہین پھر وہ لوگ کہ اونکے متصل ہونگے اور ابو نعیم نے حلیہ مین
روایت کی کہ خیر هذه الامة اولها واخرها اولها فیهم رسول الله واخرها فیهم عیسی بن
مریم وبین ذلك فیج اعوج لیسوا منی ولست منهم یعنی بہتر اس امت کے پہلے اور پچھلے ہین
پہلون مین تو رسول اللہ ہین اور پچھلون مین عیسی بن مریم ہین اور درمیان انکے فوج ٹیڑھی ہی کہ وہ لوگ
نہ میرے طریق پر ہین اور نہ مین اونسے راضی ہون اور جاننا چاہیے کہ جیسا کہ القران یفسر بعضه بعضا
یعنی قرآن کی ایک آیت کے معنی دوسری آیت سے سمجھ مین آجاتے ہین ایسی حدیث مین بھی ایک حدیث
دوسری حدیث کی شرح کردیتی ہی پس اس حدیث مذکور بالا سے معلوم ہوا کہ دوسری حدیثون مین جو آیا ہی کہ حال
میری امت کا مانند حال باران کے ہی کہ معلوم نہین ہوتا کہ اول اوسکا بہتر اور منفعت ہی یا آخر اوسکا مراد اوس سے
اصحاب عیسی علیہ السلام کے ہونگے کہ اونھون نے باوجود اس شرف کے کہ اتباع اور پیروی حضرت خاتم المرسلین
صلی اللہ علیہ وسلم سے برکات نہایت حاصل کین صحبت اور دیدار حضرت عیسی روح اللہ سے بھی سعادت اندوز
ہوے اسواسطے اون مین دو قسم کے کمال اور دو طرح کے ثواب اکٹھا ہوے جیسا کہ حضرت عیسی علیہ السلام
کی پچھلی امت کا حال ہوا کہ جب انھون نے ہمارے حضرت کا زمانہ پایا اور ایمان لائے اونکو دوہرا اجر ملا ایک اپنے پیغمبر
اور کتاب پر ایمان لانے اور اتباع کرنے کا دوسرا ہمارے پیغمبر اور کتاب پر ایمان لانے اور متابعت اور صحبت
اختیار کرنے کا فرق اتنی ہوا کہ ہمارے حضرت نے شریعت عیسویہ کو منسوخ فرماکر اپنی شریعت پر اونسے
عمل کروایا اور عیسی علیہ السلام جب وترینگے اپنی شریعت پر حکم نکرینگے بلکہ خلق کو اسی شریعت محمدیہ پر چلاوینگے
پس اس راہ سے حضرت عیسی سلام اللہ علیہ اس امت کے اولیا مین سے ہیں داخل ہین لیکن افضل ابوبکر صدیق رضی
ہین اور قیامت کے روز اونکے واسطے دو حشر ہونگے ایک حشر زمرۂ رسولون مین ساتھ لواے رسالت کے اور ایک حشر
زمرۂ اولیا مین ساتھ لواے ولایت کے جیسا کہ کتاب الیواقیت والجواہر مین شیخ عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالی
علیہ نے فتوحات مکیہ سے نقل کیا اور کہا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ جیسا کہ اس امت کے اولیا سے افضل ہین

پہلی استون کے اولیاسے بھی افضل ہین سوا عیسی علیہ السلام کے کہ وہ حضرت صدیق سے یقینا افضل ہین اور ایسی
حضرت خضر علیہ السلام بھی کہ مقام اونکا برزخی ہے درمیان ولایت اور نبوت کے چنانچہ شیخ اکبر نے فتوحات مین فرمایا
کہ مقام خضر علیہ السلام کا نبوت سے نیچے اور صدیقیت کے اوپر ہے اور فرمایا کہ مجھسے اونھون نے بالمشافہ اپنا یہ
مقام بیان فرمایا اور اسکو مقام قربت کہتے ہین اور یہ بھی کہا کہ شیخ نے فتوحات مین فرمایا ہے کہ امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم مین کوئی شخص سوا عیسی علیہ السلام کے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نہین ہے انتہی اس مقام سے معلوم ہوا
کہ مہدی حقیقی سے بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ رتبہ عالی رکھتے ہین چہ جاے مہدی جعلی بھلا اب کہان پتا لگتا ہے
اونکے چیلون بالکون کا کہ جنکو حضرت ابوبکر کا ہم جنب ٹھہراتے تھے اور تسلیم کرنا قول شیخ اکبر کا مہدیون پر اہم واجبات
سے ہے اسواسطے کہ انکے مہدی نے کہا ہے کہ شیخ محی الدین بن عربی نے جو کچھ لکھا ہے اول لوح محفوظ پر نظر کرکے
بعد قلم تر کیا ہے جیسا کہ شواہد الولایت کے چوبیسوین باب مین منقول ہے پس اب دو الزام سے ایک الزام ان پر لا محالہ
تمام ہوا اور ہر صورت مین مہدیت کا بطلان لازم آیا یعنی اگر یہ کشوف کہ جس مین اپنے مریدون کو برابر یا برتر
صدیق اکبر کا ٹھہرایا ہے صحیح ہین تو وہ کشف غلط ہے کہ شیخ اکبر لوح محفوظ دیکھکر لکھتے تھے اور اگر وہ صحیح ہے تو یہ کشوف
سابقہ سب غلط ہین اور ہر دو صورت مین یہ مہدی نہوسکے کہ اونکے حق مین تو وارد ہے کہ لایخطی یعنی خطا نکریگا
جیسا کہ یہ لوگ جابجا اسکے قائل ہین بلکہ تردید کی کیا جاے ہے شق ثانی کو تسلیم کرنا چاہیے تاکہ فقط انھین کی
تخطیے پر کہ ہر دو صورت مین ناگزیر ہے اقتصار کیا جاوے اور تخطیہ شیخ اکبر اور جمہور امت کا کہ افضلیت ابوبکر صدیق
کے قائل ہین لازم نآوے اگرچہ اسقدر انکے الزام کے واسطے کافی تھا لیکن اور بھی چند حدیث تبرکا بیان
کیجاتی ہین صواعق محرقہ مین ہے کہ دارقطنی نے روایت کی کہ عبد اللہ محض کے صاحبزادے نے کہ لقب ونکا نفس زکیہ
تھا فرمایا ہما افضل عندي من علي یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما نزدیک میرے افضل ہین علی رضی
کرم اللہ وجہہ سے اور انکو محض اسواسطے کہتے ہین کہ سب سے پہلے دنیا مین سید حسنی اور حسینی بھی ہوئے اور دارقطنی نے
روایت کی کہ امام جعفر صادق نے فرمایا ما ارجو من شفاعة علي شيئا الا وانا ارجو من شفاعة
ابي بكر مثله وقد ولدني مرتين یعنی جسقدر کہ مین علی کی شفاعت کی امید رکھتا ہون اوسیقدر مجھکو
ابوبکر کی شفاعت کی امید ہے اور ابوبکر سے مین دوبار پیدا ہوا ہون وجہ اسکی یہ ہے کہ والدہ امام جعفر کی ام فروة
بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر ہین اور والدہ ام فروہ کی اسماء بنت عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق ہین رضی اللہ
تعالی عنہم اور فرمایا کہ ان الخبثاء من اهل العراق یزعمون انا نقع في ابي بكر وعمر وهما والداي

ف — [illegible]

یعنی خبیث لوگ عراق والے گمان کرتے ہین کہ ہم اہل بیت بدگوئی کرتے ہین حق مین ابوبکر اور عمر کے اور وہ دونو
میرے والد ہین اور حاکم نے روایت کی کہ فرمایا حضرت رسالت نے کہ ماصحب النبیین والمرسلین اجمعین
ولا صاحب یٰسٓ افضل من ابی بکر یعنی نہ کوئی مصاحب تمام انبیا اور مرسلین کا اور نہ صاحب یٰسٓ یعنی
حبیب نجار افضل تہی ابوبکر سے اور ابن عساکر نے روایت کی کہ فرمایا حضرت رسالت پناہ نے اذا کان یوم
القیمۃ نادی مناد لا یرفعن احد من ہذہ الامۃ کتابہ قبل ابی بکر یعنی جب دن قیامت کا ہوگا ایک
منادی ندا کریگا کہ کوئی شخص اس امت محمدیہ سے اپنا نامۂ اعمال پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پیش نکرے اور
ابن عساکر نے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا خصال الخیر ثلثمائۃ وستون نیک خصلتین تین سو ساٹھ ہین
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھہ مین اس خصلتون سے کوئی ہی فرمایا کلہا فیک فہنیئا
لک یا ابابکر وہ سب خصلتین تیری مین ہین پس خوشگوار ہووین تجھکو ای ابوبکر اور دارقطنی نے روایت کی کہ امام
محمد باقر سے لوگون نے حال شیخین کا پوچھا فرمایا انی اتولاھما مین اون سے محبت رکھتا ہون ایک شخص اوس
مجلس مین بولا کہ شیعہ گمان کرتے ہین کہ آپ ایسی باتین بطور تقیہ کے فرماتے ہین فرمایا انما یخاف الاحیاء
ولا یخاف الاموات فعل اللہ بہشام بن عبد الملک کذا وکذا یعنی ڈرا جاتا ہے زندون سے
نہ مردون سے اللہ تعالی ہشام بن عبد الملک کا ایسا اور ایسا برا کرے یعنی صحابہ کرام مرگئے اب ہم اون سے
کیون ڈرین کہ تقیہ کرین ہم تو ایسے نے خوف ہین کہ ہشام بن عبد الملک کو کہ خلیفۂ عصر ہی برملا برا کہتے ہین
اور سید اسعد مکی نے نشب مخزن مین نقل کیا کہ ابویعلی موصلی اور ابونعیم اور ابن عساکر وغیرہم نے عبد خیر سے
روایت کی کہ خطب علی فقال ان افضل الناس بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر الصدیق
وافضلہم بعد ابی بکر عمر ولو شئت ان اسمی الثالث لسمیتہ فسئل عن الذی لو شئت
ان سمیتہ قال المذبوح کما تذبح البقر یعنی خطبہ پڑھا علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے پس فرمایا کہ افضل الناس
بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوبکر صدیق ہین اور بعد ابوبکر کے افضل الناس عمر ہین اور اگر مین تیسرے کا نام بولنا
چاہون تو بول سکتا ہون لوگون نے پوچھا کہ وہ کون ہے فرمایا کہ مذبوح جیسا کہ گائے ذبح کی جاتی ہے یعنی ذات
جناب موصوف اور عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد کی مسند مین ہب ابی ابی جحیفہ سے روایت کی کہ کہا خطبنا
علی فقال من خیر ہذہ الامۃ بعد نبینا فقلت انت یا امیر المومنین قال لا خیر ہذہ الامۃ
بعد نبینا ابوبکر ثم عمر یعنی حالت خطبے مین علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کون شخص اس امت مین افضل ہے

بعد ہمارے پیغمبر کے میںنے عرض کیا کہ تم یا امیر المومنین فرمایا نہیں افضل اس امت کے بعد ہمارے پیغمبر کے
ابوبکر ہین پھر عمر ہین اور صواعق مین ہی کہ روایت کی ابوبکر الاثری نے کہ کہا ابو جحیفہ نے کہ مینے سنا کہ علی مرتضی
رضی اللہ عنہ کوفے مین بالاے منبر فرماتے تھے ان خیر ہذہ الامۃ بعد نبیہا ابوبکر ثم خیرہم
عمر یعنی افضل اس امت مین بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوبکر ہین پھر عمر ہین ذہبی نے کہا کہ جسوقت کہ جناب
مرتضوی اپنی مملکت مین کرسی خلافت پر تھے یہ حدیث اونسے بتواتر منقول ہوئی یہان تک کہ کچھ اوپر اسی
آدمی نے اون سے روایت کی اور بعض طرق مین اس لفظ سے روایت ہوئی کہ فرمایا الا وانہ بلغنی ان رجالا
یفضلونی فمن وجدتہ فضلنی علیہما فھو مفتر علیہ ما علی المفترین یعنی آگاہ ہو کہ مجھکو
خبر پہونچی ہی کہ کچھ لوگ مجھکو تفضیل دیتے ہین پس جسکو مین پاؤن فضیلت دیتا ہوا اون دونون پر وہ مفتری ہی اوسکی
وہی سزا ہی جو کہ مفتریون کی سزا ہی غور کا مقام ہی کہ حضرت مظہر العجائب امام المشارق والمغارب علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ کو تفضیل دینے والا مفتری ٹھہرے اور میان جیو اور اون کے بالکون کو تفضیل دینے والا مفتری نہو
بلکہ اپنا لقب صادق رکھے اور کہے کہ کونوا مع الصادقین ہمارے واسطے ہی فَاِنَّہَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَ
لٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ اور عبد بن حمید اور ابو نعیم نے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ما طلعت الشمس ولا غربت علی احد افضل من ابی بکر الا ان یکون نبی وفی لفظ
ما طلعت الشمس علی احد بعد النبیین والمرسلین افضل من ابی بکر یعنی آفتاب نے طلوع
و غروب نکیا اوپر ایسے کے کہ افضل ہو ابوبکر سے اور ایک عبارت یون ہی کہ نہ طلوع کیا آفتاب نے بعد انبیا اور مرسلین کے
اوپر کسی کے کہ افضل ہو ابوبکر سے اور طبرانی نے روایت کی کہ فرمایا حضرت نے ان روح القدس جبرئیل
اخبرنی ان خیر امتک بعدک ابوبکر یعنی روح القدس جبرئیل نے مجھکو خبر دی کہ تمھاری امت کا افضل
بعد تمھارے ابوبکر ہی اور دارقطنی نے روایت کی کہ جندب اسدی نے کہا کہ ایک روز کچھ لوگ کوفے اور جزیرے
کے خدمت مین محمد بن عبد اللہ بن حسن رضی اللہ عنہم کے حاضر ہو کر حال ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا پوچھنے
لگے اونھون نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا انظر الی اہل بلادک یسئلونی عن ابی بکر و عمر
لھما عندی افضل من علی یعنی ملاحظہ کر اپنے ملک کے لوگون کو مجھسے سوال کرتے ہین حال ابوبکر و عمر کا
حالانکہ وہ دونون نزدیک میرے افضل ہین علی سے انتہی اور مشکوۃ المصابیح مین بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے
آخر مین ایک حدیث کے ہی کہ فرمایا حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہذا ملک لم ینزل

الارض قط قبل هذه الليلة استاذن ربه ان يسلم علي ويبشرني بان فاطمة سيدة
نساء اهل الجنة وان الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة رواه الترمذی یعنی یہ
ایک فرشتہ ہی کہ آج کی رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اوترا تھا اپنے رب سے پروانگی مانگ کر آیا کہ مجھکو سلام
کرے اور خوشخبری سناوے کہ فاطمہ سردار بیبیوں اہل جنت سے بہتر ہین اور حسن اور حسین سب جوانون اہل
جنت سے افضل ہین اور انس رض نے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر وعمر سیدا
کھول اهل الجنة من الاولين والاخرين الا النبيين والمرسلين رواه الترمذی ورواه
ابن ماجة عن علي رض یعنی ابوبکر اور عمر بہتر کھول بہشتیون کے ہین اولین اور آخرین سے سوا انبیا اور مرسلین
کے کہول جمع کہل کی ہی اور کہل مرد میانہ سال و موبہ کو کہتے ہین کذا فی الصراح یعنی جو لوگ کہ دنیا مین کہل
مرے ہین انکے یہ سردار ہین ورنہ بہشت مین سب جوان ہونگے صاحب مرقات نے کہا کہ جامع صغیر مین ہے
کہ اس حدیث کو روایت کیا امام احمد نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے علی رض سے اور ابن ماجہ نے ابوجحیفہ
اور ابویعلی نے اور ضیا نے مختارہ مین انس رض سے اور طبرانی نے اوسط مین جابر رضی اللہ اور ابوسعید رض سے
اور ریاض مین علی رض سے انتہی اور شیخ عبدالحق نے فرمایا کہ جب سردار بڈھون کے ہوئے جوانون کے بدرجہ
اولی ہونگے اور مؤید اس قول کی وہ روایت ہی کہ مرقات مین امام احمد رح سے منقول ہوئی کہ سیدا کھول
اهل الجنة وشبابها بعد النبيين والمرسلين یعنی دونون سید ہین بڈھون اہل جنت اور جوانون
اسکے کے بعد انبیا اور مرسلین کے یہان سے معلوم ہوا کہ لفظ کہول حدیث مین واسطے احتراز کے غیر کہول سے
نہین ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ سوائے انبیا و مرسلین علیہم السلام کے سب سے افضل ہین اسیواسطے مرقات مین لکھا ہی
کہ مراد اولین سے اولیا پہلی امتون کے ہین پس افضل ہین اصحاب کہف سے اور مومن آل فرعون سے
اور حضرت خضر سے بشرطیکہ ولی ہون اور مراد آخرین سے اولیا اور علما اور شہدا اس امت کے ہین اور الا النبيين
والمرسلين کی قید سے حضرت عیسی علیہ السلام خارج ہوگئے اور خضر بھی بشرطیکہ نبی ہون پس تعبیر بلفظ کہول
اسواسطے فرمائی کہ حالات انسانی مین یہ حالت کمال عقل و علم کی ہوتی ہی اور جنت مین درجہ بقدر عقل کے ملے گا
جیسا کہ خجندی روایت کرتے ہین کہ حضرت نے جناب مرتضوی کو فرمایا کہ جب آدمی طرح طرح کی نیکیون سے
قرب الہی ڈھونڈتے تم بانواع عقل قرب پیدا کرو اب سوال کیا جاتا ہی کہ تمہارے مہدی بھی گلگشت
بہشت کا ارادہ رکھتے ہین یا نہین اگر رکھتے ہین تو مہتری اور سیادت حضرت ابوبکر عمر رضی اللہ عنہما کی قبول

کرین اور دعوی برابری اور برتری سے نسبت بحضرت رسالت اور انکے اصحاب کے توبہ کرین تنبیہ
یہ جو صاحب پنج فضائل نے لکھا ہی کہ محمد یکو حکم الٰہی ہوا کہ جیسا کہ ابوبکر صدیق رضی کمل پہنتا تھا ویسے ہمنے جبرئیل
اور سب فرشتونکو کمل پوش بنایا تھا ایسے ہی بیان بھی کیا انتہی جیسا کہ شروع اس باب مین ضمن نقل مین
گذر چکا نے اصل محض ہی اسواسطے کہ حضرت ابوبکر صدیق کا سب مال لاکر حضرت رسالت مین نذر کر دینا
تو متواتر ثابت ہی چنانچہ مشکوۃ مین امیر المومنین عمر رض سے روایت ہی قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ان نتصدق و وافق ذلك عندي مالا فقلت اليوم اسبق ابابكر ان
سبقته يوما قال فجئت بنصف مالي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما
ابقيت لاهلك فقلت مثله واتى ابوبكر بكل ما عنده فقال يا ابابكر ما ابقيت
لاهلك فقال ابقيت لهم الله ورسوله قلت لا اسبقه الى شئ ابدا رواه الترمذي
وابوداود یعنی کہا امیر المومنین عمر نے کہ ہمکو حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم راہ خدائے تعالی
مین کچھ خرچ کرین اور اتفاقا اسوقت میرے پاس مال بھی بہت موجود تھا پس مینے کہا کہ اگر میری تقدیر
مین کسی دن ابوبکر پر غالب ہونا ہی تو آج کے دن مین اون پر غلبہ لیجاؤن گا پس مینے اپنا آدھا مال لاکر
حاضر کر دیا حضرت نے فرمایا کہ تو نے اپنے اہل و عیال کے واسطے کسقدر چھوڑ آیا مینے عرض کیا کہ جسقدر
لایا ہون اسیقدر اونکے واسطے بھی چھوڑ آیا ہون اور ابوبکر صدیق نے جو کچھ کہ پاس تھا سب حاضر کیا حضرت نے
پوچھا کہ اپنے اہل و عیال کے واسطے کیا چھوڑ آئے عرض کیا خدا اور رسول کو اونکے واسطے چھوڑ آیا تب مینے
دل مین کہا کہ کسی چیز مین اونپر سبقت نہ لیجا سکون گا کبھی انتہی لیکن جبرئیل اور فرشتونکا مثل ابوبکر صدیق
کی پوشاک بدلنا اسکے ثبوت مین کلام ہی صواعق محرقہ مین لکھا ہی کہ بغوی اور ابن عساکر نے روایت کی
کہ عبد اللہ بن عمر رض نے فرمایا کہ ایک دن مین خدمت مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھا
اور ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ بھی وہان ایک عبا پہنے ہوئے کہ دونون طرف اسکے کانٹون اور کانٹون سے
اٹکا کر ملائے ہوئے حاضر تھے اتنے مین جبرئیل علیہ السلام نے نازل ہو کر اس حال کا حضرت سے استفسار کیا
حضرت نے فرمایا کہ ابوبکر نے قبل فتح کے کل سب مال مجھپر خرچ کر ڈالا جبرئیل نے کہا کہ حق تعالی اونکو سلام
فرماتا ہی اور پوچھتا ہی کہ اس فقر مین مجھسے راضی ہی یا نہین ابوبکر نے کہا کیا مین اپنے پروردگار سے رنجیدہ
ہونگا مین اپنے پروردگار سے راضی ہون اور سند اس حدیث کی غریب ہی جدا اور ابو نعیم نے ابوہریرہ اور ابن مسعود

سے مثل اس حدیث کے روایت کی اور سند اس کی بھی ضعیف ہے اور ابن عساکر نے مانند اسکے روایت
کی ابن عباس رضؓ سے اور خطیبؒ نے بواسطے ایک سند کے ابن عباس سے یون روایت کی کہ جبرئیل ایک طنفسہ
یعنی پارچہ گستردنی پہنے ہوے اور اسکو کاٹیون سے اٹکائے ہوے آئے جب حضرت رسالت پناہ نے
سبب پوچھا تو جواب دیا کہ اللہ تعالی نے فرشتونکو فرمایا ہے کہ تم آسمان مین متخلل بخلال ہو جیسا کہ ابو بکر زمین
مین ہوے ہین ابن کثیر نے کہا کہ یہ حدیث نہایت منکر ہے اور اگر اس حدیث اور اس سے پہلے کی حدیث کو
بہت سے لوگ متداول نکیے ہوتے تو اس سے اعراض کرنا بہتر تھا اور امام قطب الدین محمد بن محمد
گرمی نے کتاب الکشف والافصاح عن الحدیث الموضوعات الملتبسۃ بالصحاح مین لکھا ہے کہ ھذا وضع
ید الاشنانی یعنی اس حدیث کو بنایا ہے دو ہاتھ اشنانی نے اور حافظ ابن العراق نے اپنی کتاب
اسماء الرجال اور تذکرۃ موضوعات مین لکھا کہ یہ حدیث ابن عباس سے بطریق ابی بکر اشنانی کے مروی
ہے وھو مما عملت یداہ یعنی اور وہ منجملہ ان حدیثون کے ہے کہ ابو بکر اشنانی کے دو ہاتھون نے
بنایا ہے انتہی اب غور کرنے کا مقام ہے کہ انکے مہدی اس قسم کے رطب و یابس کہین سنکر یا کسی کتاب
مین دیکھکر تقلیدا ویسی باتین اپنے اور اپنے مریدون کے واسطے بنا لیا کرتے تھے اب وے نکے بلکے
غایت جہل و بے خبری سے اس سب کو قطعیات و یقینیات سمجھتے ہین حاصل کلام حدیث اول یعنی حضرت
ابو بکر صدیقؓ کا متخلل بعبا ہونا اگرچہ ضعیف ہے لیکن موضوع نہین ہے اور امت نے اسکو قبول کیا ہے
کہ آج تک زائرین مدینۂ طیبہ کے جبکہ مرقد انور صدیق اکبر پر سلام پڑھتے ہین یہ الفاظ بھی اوس مین شریک
کرتے ہین کہ یا من انفق مالہ کلہ فی سبیل اللہ حتی تخلل بالعبا اور حدیث ثانی یعنی جبرئیل اور
ملائکۂ آسمانی کا متخلل بطنفسہ ہونا موضوع ہے اور اوسکا موضوع ہونا ایسے علم حدیث پر اسقدر ظاہر ہے کہ اوسکے
واضع کا بھی نام معلوم ہے اب سوال کیا جاتا ہے کہ تمہارے مہدیکو اپنے کشف سے کہ عرش سے فرش تک
پھیلا تھا یہ بات منکشف ہوئی تھی کہ یہ قصہ غلط ہے اور ابو بکر اشنانی کی گڑھت ہے کہ خدا اور رسول اور ملائکہ
پر افترا کیا ہے یا بالکل معلوم نہوئی تھی اگر معلوم تھی تو کیون حدیث باطل کی روایت کی اور خداوند عالم کیطرف
ایسے کذب کی نسبت کی اور انکا کیا تقوی تھا کہ اتنی بڑی معصیت سے اجتناب نکیا کہ حدیث متواتر المعنی
ہے کہ من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار یعنی جس نے کہ جھوٹ باندھا مجھپر قصدا
پس ٹھہراوے جاے اپنی آگ مین اور مسلم اور ترمذی نے روایت کی کہ فرمایا حضرت رسالت پناہ نے

کہ من حدث عنی حدیثا وھو یری انہ کذب فھو احد الکاذبین اور ابن ماجہ مین یون ہی کہ
من روی عنی حدیثا وھو یری انہ کذب فھو احد الکاذبین اور لفظ کاذبین بصیغہ جمع اور تثنیہ
دونون طرح سے روایت کیا گیا ہی یعنی جو شخص کہ مجھسے کوئی حدیث روایت کرے اور حالانکہ جانتا ہی
کہ وہ جھوٹ ہی پس وہ روایت کرنے والا بھی جھوٹون مین سے ہی یا ایک وہ جھوٹون مین سے ہی یعنی ایک وہ
شخص کہ جسنے اس حدیث کو بنایا دوسرا یہ کہ جسنے لوگون کو سنایا اور امام نووی نے شرح مسلم مین
فرمایا کہ حرام ہی حدیث موضوع کا روایت کرنا اوس شخص کو کہ جانتا ہو کہ وہ موضوع ہی یا گمان غالب رکھتا ہی
خواہ وہ حدیث قسم احکام سے ہو یا ترغیب و ترہیب وغیرہ سے ہو سب حرام ہی اکبر کبائر سے اور اقبح القبائح
سے ہی باجماع اون مسلمین کے کہ اجماع مین قابل شمار کے ہین اور اجماع ہی اہل حل و عقد کا کہ عوام الناس پر
جھوٹ بولنا حرام ہی چہ جاے اوس ذات پر کہ قول اوسکا شرع ہی اور کلام اوسکا وحی ہی اور کذب اوسپر
مانند جھوٹ باندھنے کے ہی خدا تعالی پر اسلیے کہ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ اہ
جیسا کہ رسالہ موضوعات مین ملا علی قاری نے نقل کیا اور یہان تو مانند اور تشبیہ کی کیا حاجت ہی بلکہ
بلا واسطہ خداوند عالم پر بھی کذب باندھا گیا کہ بولے کہ حکم الہی ہوا کہ جیسا کہ ابو بکر صدیق نے کمل پہنا
تھا اور ہمنے جبرئیل اور سب فرشتونکو کمل پوش بنایا تھا ایسی یہان بھی کیا کہ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ
عَلَى اللَّهِ كَذِبًا یعنی پس کون ظالم زیادہ ہی اوس شخص سے کہ باندھے اللہ تعالی پر جھوٹ اور اسی طور سے
خلفاے راشدین باوجود اس طول صحبت کے نہایت کم حدیث روایت کرتے تھے اور حضرت ابو بکر
اور عمر رض سے جب کوئی ایسی حدیث بیان کرتا کہ وہ حضرت رسالت سے نہ سنی ہوتی تو اوس سے گواہ
مانگتے تھے اور ڈراتے تھے اور علی مرتضی رض قسم کھلواتے تھے اور بعض صحابہ اور تابعین احتیاطا بعد
روایت حدیث کے یہ الفاظ بولتے تھے قریبا من ھذا او نحو ھذا و شبہ ھذا یعنی یہی الفاظ فرماے ہین یا انکے
قریب و مشابہ فرماے ہین اور اگر انکے عہد کو یہ بات بالکل معلوم ہوتی کہ ملائکہ آسمانی کمل پوش ہوگئے
تھے اور ابو بکر شنانی نے یہ افترا کیا ہی بلکہ اوہون نے دوسرون سے سنکر یعنی نقل روایت کر دیا تو دو قباحتین
لازم آئین ایک کہ خداوند عالم کیطرف کیون نسبت کی دوسرا یہ کہ وہ کلام انکا غلط ٹھہرا کہ حق تعالی سبحانہ کے
کو احوال تمام موجودات کے ایسے بتلا دیے ہین جیسا کہ کسی کے ہاتھ مین رائی کا دانہ ہو اور ہر طرف پھیر کر
اوسکا حصہ پہچان لیوے اور واقف ہو جاوے جیسا کہ اوپر انکو ہیچ تقریر کہ بر تقدیر بطلان حدیث کا

لازم آیا اسواسطے کہ دانستہ کذب حضرت رسالت پر اور رب العزت پر باندھنا مہدی کی شان نہین ہی اور اگر نادانستگی سے تہا تو احوال تمام موجودات کی غیب دانی کا دعوی غلط ہوا اور مہدویون کے نزدیک مہدی کے کشف و معاملے مین خطا ممکن نہین ہی

باب ششم بیان مین اون سخنے ادبیون کے کہ مہدویون نے جناب مین حضرات انبیا و مرسلین اور حضرت خاتم الرسالہ سید الاولین و الآخرین کے ادا کی ہین

باب ششم بیان مین اون سخنے ادبیون کے کہ مہدویون نے جناب مین حضرات انبیا و مرسلین اور حضرت خاتم الرسالہ سید الاولین و الآخرین کے ادا کی ہین

شواہد الولایت کے اونیسوین باب مین لکھا ہی کہ ایک وزیر میران نے عزیز اللہ اور مخدوم کے حق مین کہا کہ ان دونون کو مقام ابراہیم صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ کا دیا گیا ہی اگر جیتے اور آگے کو بڑھ جاتے لیکن یہ کوچ کیا چاہتے ہین جب عنظ ہو چکا وہ دونون شخص سبہی دست بوس کرکے رخصت ہوے ایک تیسرے دن مرا اور دوسرا نوین دن **ایضا** مطلع الولایت مین لکھا ہی کہ ملک سندہ مین بادشاہ اور وہان کے مسلمانون نے نہایت تنگ کیا یہان تک کہ بہوکون کے مارے چوراسی مرید ہمراہی میران کے مرگئے میران نے بشارت دی کہ ان سبکو مقامات انبیا و مرسلین اور اولوالعزم کے ملے **ایضا** شواہد الولایت کے آٹھوین باب مین لکھا ہی کہ شیخ مہاجر نے مردے کو زندہ کیا اور مہدی نے اوسکو قائم مقام حضرت عیسی علیہ السلام کا فرمایا مصنف کتاب مذکور کا کہتا ہی کہ البتہ فیض یافتہ ذات مہدی کو چاہیے کہ عین مقام عیسی علیہ السلام تم باذن اللہ سے احتراز کرے **ایضا** شواہد الولایت کے چھبیسوین باب مین لکھا ہی کہ ایک دن میران نے کہا کہ خداوند تعالی نے بندے کے وصف پیغمبرون سے بیان فرمائے اسلیے اکثر پیغمبرون کو تمنا تہی کہ بندے کی صحبت مین پہونچین اور اکتیسوین باب مین لکھا ہی کہ اکثر انبیا او مرسلین اولوالعزم دعا مانگتے تہے کہ بارخدایا ہمکو امت محمدی مین کرکے مہدی کے گروہ مین داخل کر دے اون مین سے حضرت عیسی کی دعا مقبول ہوئی کہ اب آکر بہرہ یاب ہونگے چنانچہ صاحب دیوان مہدی اون کے نعت مین لکھتا ہی (یعنی گروہ مہدویہ سے) شعر بل چہ عالم کہ زادم و عیسی ✤ زیحیی و خلیل از موسی ✤ بودہ غایت تعطش ہوسے ✤ ہر چہ ہست از ولایت ست ظہور ولہ نقطۂ آن دائرۂ مفضلان ✤ شدہ تمنائے ہمہ مرسلان ✤ خواست نعق ہمہ یکے از اولین ✤ رب اجعلنی من الآخرین ✤ معلوم رہے کہ اس قوم مین کلام خوندمیر اور نقلیات اور کلام مہدی کا اور مولود اصل الاصول شمار کیا جاتا ہی جیسا کہ رسالہ بشارت نامے مین لکھا ہی **ایضا** پنج فضائل مین لکھا ہی کہ میران قضاے حاجت کے واسطے جاتے تہے حاجی محمد فرہی نے

پوچھا کہ میران جیو غلام تو آئے عیسیٰ کب آوینگے میران نے ہاتھ پیچھے کر کے کہا کہ بندے کے پیچھے آوین گے
فوراً حاجی محمد کو مقام عیسیٰ روح اللہ کا حاصل ہوگیا میران کی زندگی بھر تو چپ رہا بعد مرنے کے سندھ
مین طرف نگر ٹھٹھہ کے جا کر دعوی عیسویت کا کیا وہانکے حاکم نے اوسکا سر کاٹ ڈالا سید محمود نے بھی و شیخ نصر کو
اوسکے مارنے کے واسطے بھیجا تھا وہ اوسکے قتل کی خبر سنکے راہ سے پلٹ آیا شاہ دلاور نے بشارت دی کہ
اسکے غرغرے کے وقت توبہ قبول ہوگئی سید محمود نے کہا کہ مہدی کی تصدیق کی تھی ضائع نہوا **ایضاً**
پنج فضائل مین ہے کہ دلاور نے اپنے میران سے روایت کی کہ آدم علیہ السلام ناک کے نیچے سے بالائے
سر تک مسلمان تھے اور نوح علیہ السلام زیر حلق سے بالائے سر تک مسلمان تھے اور ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام
زیر سینے سے سر تک مسلمان تھے اور عیسیٰ زیر ناف سے بالائے سر تک مسلمان تھے دوسری بار جو آوینگے
پورے مسلمان ہو جاوینگے اب آپ دے مسلمان ہین اور کہا کہ اس نقل کی صحت پر یہ دلیل ہے کہ میران نے
کہا ہے جو کہ خدائے تعالیٰ کو متعدد دیکھے وہ مشرک ہے **ایضاً** شواہد الولایت کے چوبیسوین باب مین لکھا ہے
کہ میران نے کہا کہ حق تعالیٰ نے ارواح اولین اور آخرین کی حاضر کر کے فرمایا کہ ای سید محمد ان سب ارواح کا پیشوا
بننا قبول کر پہلے مینے اپنی عاجزی پر خیال کر کے عذر کیا پھر عنایت خدا تعالیٰ پر کہ میرے حال پر ہے
نظر کر کے کہا اگر سو حصہ اس سے زیادہ ہون تو بھی قبول کیا **ایضاً** شواہد الولایت کے چھبیسوین
باب مین لکھا ہے کہ درمیان محمدین کے فرق نہین ہے اور فرق کرنے والے کو زیان ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم اور سید محمد جونپوری برابر ہین استغفر اللہ العظیم اور جو ہر نامے مین لکھا ہے دوہرہ نبی مہدی
یک ذات جانو برابر اجتہاد عقلی سون پاک ہے ظاہر باطن تابع متبوع خوب نوکل ادراک ہے دیگر آنکہ ولایت
کل نبوت جز کل غیر مخلوق جز مخلوق بعد اوسکے بیان کیا کہ حدیث الولایۃ افضل من النبوۃ کی پانچ وجہیں
وجہ اول ولایت صفت خالق کی اور نبوت صفت مخلوق کی دوم ولایت مشغولی ساتھ حق کے
اور نبوت مشغولی ساتھ خلق کے سوم ولایت امر باطن ہے اور نبوت امر ظاہر ہے چہارم ولایت خاص ہے
اور نبوت عام ہے پنجم ولایت کو نہایت نہین اور نبوت کو نہایت ہے **ایضاً** بشارت نامے مین لکھا ہے
کہ مہدی نے کرامات مرات کہا کہ بندے کو مقام و مراتب جملہ انبیا اور اولیا اور مومنین اور مومنات کے
بلکہ احوال جملہ موجودات کے ایسے معلوم ہو گئے ہین جیسا کہ صراف سکے سونے اور چاندی کو ہاتھ مین لیکر
ہر طرف پھراتا ہے اور کہلتا ہے پہچانتا ہے اور اسی سالے مین یہ بھی ہے کہ میران نے کہا کہ بعد وفات خاتمین

سے نام انبیا اور اولیا کا ختم ہوگیا لیکن مقامات اور درجہ انبیا اور اولیا کا بندے کے گروہ میں قیامت
تک جاری ہی اور پیغمبر وں کا اس گروہ میں ہونے کی تمنا کرنا بھی دی میں نے کو ہی اور یہ بھی لکھا کہ جو کچھ میران نے
خبر دی سب سچ جاننا اور اپنا اجتہاد چھوڑ دینا نقل میران میں اجتہاد و قیاس و عقل حرام ہی ایضًا
رسالہ صراط مستقیم میں لکھا ہی اوسکی عبارت بعینہا یہ ہی نبی و مہدی علیہما السلام یکذات موصوف بجمیع
صفات سراپا مسلمان ظاہر و باطن کلام اللہ سون برابر فرق کرنہارے کا فر مردود انتہی ایضًا رسالہ
سراج الابصار میں لکھا ہی کہ نبی علیہ السلام کے ایک صدیق اور ایک نظیر صدیق ابوبکر رضی اللہ عنہ
اور نظیر ظاہر و باطن کے میران ہیں اور میران کے دو صدیق دو نظیر ایک صدیق سید محمود ثانی مہدی
دوسرے صدیق خوند میر اور نظیر شریعت میں حضرت عیسی علیہ السلام اور نظیر حقیقت میں خوند میر پس
حضرت عیسی علیہ السلام شریعت میں نظیر ہیں لیکن برابر میران کے نہیں ہیں ایضًا مطلع الولایت میں
لکھا ہی کہ جب سید محمد جونپوری نے مقام فراہ میں انتقال کیا اون کے صحابی الہداد حمید نے
ایک مرثیہ بنا کر دسویں کے روز جمع تمام صحابہ میں پڑھا کہ منجملہ اوسکے یہ شعر تھے قطعہ دو رش کہ فضل
داد زمان را بر اولین ٭ در دا کہ چند سال بنا یید در عدد ٭ فضلش کہ بر جمیع پیمبر شد از خدا ٭ بادا
بروز حشر شفاعت گر از احد ایضًا پنج فضائل میں لکھا ہی کہ میران نے کہا کہ اگر بندہ اور محمد مصطفی
اور ابراہیم علیہما السلام ایک زمانے میں ہوتے کوئی ہرگز فرق نکر سکتا اور اونکے خلیفہ دلاور نے
کہا کہ اگر مجھکو اللہ تعالی ان تینوں کو دکھلاوے ہرگز فرق نکر سکوں ایضًا شواہد الولایت کے
تیرھویں باب میں لکھا ہی کہ مہدویت اور نبوت میں نام کا فرق ہی اور کام او مقصود ایک ہی ایضًا
مطلع الولایت میں لکھا ہی کہ سید محمد کہ دعوی مہدویت سے پہلے سات برس بیہوش رہے اور بجز
اوقات نماز ہوش میں نآتے تھے ایک دن انکی جورو بی بی الہدیتی نے پوچھا کہ میران جی کیا سبب ہی
کہ اسقدر بیہوش رہتے ہو اور تحمل نہیں کر سکتے بولے ایسی بڑی دریا تجلی الوہیت کی ہوتی ہی کہ اگر
ان دریاؤں سے ایک قطرہ کسی ولی کامل یا نبی مرسل کو دیا جاوے تمام عمر ہوش میں نآوے فرمان
حق تعالی کا ہوتا ہی کہ چونکہ تجکو ختم ولایت محمدی کا کیا ہی اس سبب سے فرض ادا کرواتے ہیں
ایضًا مطلع الولایت میں لکھا ہی کہ سید محمد جونپوری نے کہا کہ بندے کے پاس تسلیم ہوتی ہی
کسی نے پوچھا کہ میران جی تسلیم کسکو کہتے ہیں بولے یہ ایک پادشاہ کی جاگہ دوسرا پادشاہ

تخت نشین ہوتا ہی اور لشکر کو ملاحظہ کرتا ہی اسکو کیا کہتے ہین کہا کوئی عرض کرتا اور بعضے آمدہ نیامدہ بھی
کہتے ہین بولے ایسی ہو رہا ہی تین رات دن ہوئے ہین کہ بندے کو فرصت نہین ہی بر نماز سے فارغ ہوتے
ہی حکم ہوتا ہی کہ سید محمد خلوت مین جاؤ کہ تقیہ ارواح کو بھی دیکھ لیو اور تمام ارواح اولوالعزم اور رسولون
اور انبیا اور اولیا بلند مرتبہ اور تمام مومنین اور مومنات کی آدم سے اس دم تک سب بندے کے
حضور مین عرض کی جاتی ہین کسی نے پوچھا کہ حضرت اپنی خدمات پیغامبری کی ادا کرکے اپنے
مقامات کو پہنچے اب انکے ارواح کے جانچنے اور تصحیح سے کیا فائدہ جواب دیا کہ حق تعالی کا حکم ہوتا ہی
کہ جس خزانے سے تمنے نور لیا تھا پھر اوس محل سے مقابلہ کرکے تصحیح کرو اور یہ بھی خدا تعالی غرض کا ہی
کہ جو شخص یہان مقبول ہوا وہ خدا کے پاس بھی مقبول ہی اور جو یہان سے مردود ہوا وہ عند اللہ بھی
مردود ہی اور پنج فضائل مین لکھا ہی کہ سید محمد نے کہا کہ جیسا کہ بندے کے پاس تصحیح ہوتی ہی میان
خوندمیر کے پاس بھی ہووے گی ایضاً شواہد الولایت کے اکتیسوین باب کی سینتیسوین خصوصیت مین
لکھا ہی کہ جناب رسالت مآب نے مہدی کے اصحاب کا مرتبہ اپنے مرتبے کے برابر فرمایا ہی اور اس پہ
ایک حدیث سنے اصل بیان کرکے بولتا ہی کہ اول مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہچاننا چاہیے تاکہ
مقام ان لوگون کا معلوم ہووے اور جب کہ قوم ایسا ہووے اونکا امام کیسا ہووےگا پس ظاہر ہوا کہ
وہ افضل سب سے ہی انتہی وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ایضاً پنج فضائل مین لکھا ہی کہ ایک دن
میان عبد الرحمن ایک حدیث بروایت ابوذر غفاری کے پڑھ رہے تھے اوس مین اس مقام پر پہنچے
کہ فرمایا ہی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بھائی میرے کہ وہ برابر میرے مرتبے کے ہین شاہ
نظام نے سنکر کہا کہ یہ صفت عوام اصحاب مہدی کی ہی اور بڑے اصحاب کا مرتبہ اس سے بھی دور اور آگے ہی
استغفر اللہ العظیم ایضاً پنج فضائل مین لکھا ہی کہ ایک روز بعد نماز فجر کے سب بھائی صف بستہ بیٹھے
تھے شاہ دلاور نے اپنی عورت خوندبوا کو بتلا کر کہا کہ دیکھو یہ وہ لوگ ہین کہ رسول خدا نے فرمایا ہی
ہم اخوانی بمنزلتی یعنی وہ بھائی میرے ہم مرتبہ میرے ہین اور ایک روز دکھلا کر کہا کہ یہ بمقام مرسلین کے
ہین اور کہا کہ مرسل اوسکو کہتے ہین کہ مہتر جبرئیل اوس پر وحی لاوین لیکن یہ آدمی اون سے بھی فاضلتر
ہین اور ایک روز یوسف کو بتلا کر کہا کہ یہ سب بھائی جو بیٹھے ہین ہم اخوانی بمنزلتی کا مقام رکھتے ہین
یعنی برابر حضرت رسالت پناہ کے ہین مگر چار شخص اس سے بھی بڑھ کر مقام رکھتے ہین اوسنے پوچھا

کہ وہ چار کون ہین کہ خاتم اور بھائی عبد المجید اور میان عبد الملک و قاضی عبد اللہ العیاذ باللہ الغرض
خلاصۂ کلام یہ ہی کہ اس فرقۂ نے باک کے نزدیک اونکے مہدی کے مرید حضرات انبیا اور مرسلین کے برابر
بلکہ برتر ہین بلکہ اس سے بھی زیادہ نے ادبی اور گستاخی پر کمر باندہ کر مہدی کے مرید اپنے مریدونکو برا حضرت
خاتم المرسلین کے بلکہ بعضونکو فاضلتر اوس جناب سے جانتے ہین لیکن بعضے ان ہین سے جو اپنے
تئین اہل علم جانتے ہین جسوقت کہ انسے یہ باتین پوچھی جاتی ہین تو تھوڑا سا خدا سے شرما کر کہتے ہین
کہ یہ باتین فقط لکھنے کے واسطے ہین اعتقاد اس پر نہین ہی کہ مہدی کے مرید برابر انبیا اور مرسلین کے
یا افضل اون سے ہون فقط اسیقدر اعتقاد ہم رکھتے ہین کہ ذات مہدی افضل ابوبکر صدیق سے اور
برابر ہی ساتھ ذات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اسکو مسئلۂ تسویہ بولتے ہین اور اس مسئلے کو
انکے اگلے اور پچھلے اپنی دانست مین بہت عموم وخصوص سے مدلل اور مبرہن کرتے ہین کہ مصرع فکر ہر کس
بقدر ہمت اوست ❊ یہان سے معلوم ہوا کہ انکے مہدی کا دعوی کرنا کہ مجکو اللہ تعالی نے سب ارواح
اولین اور آخرین کا پیشوا بنایا اور میرے پاس تمام ارواح اولوالعزم اور رسولون اور انبیا اور اولیا اور مومنین کی
آدم سے اس دم تک تصحیح ہوتی ہی اور مقبولی اور مردودی ہمارے پاس کی مقبولی اور مردودی خدا کے
پاس کی ہی اور اون کے خلیفونکا اپنے مریدونکو حضرت خاتم الرسالۃ سے افضل بولنا سب غلط اور
خطا ہی یا دعوی تسویہ کا غلط اور خطا ہی افسوس کہ نظام کو خدا سے شرم نآئی کہ کہا برابر حضرت سید المرسلین
کے ہونا صنعت عوام اصحاب مہدی کی ہی اور خواص کا مرتبہ اس سے بھی دور ہی اور دلاور کو خدا کا خوف
نآیا کہ کہا میرے لوگون مین چار شخص حضرت سے بھی بڑھ کر مقام رکھتے ہین واللہ المستعان
علی ما تصفون باقی کلام متعلق اس باب کا باب تسویہ مین آوے گا انشاء اللہ تعالی

باب ہفتم مین بیان اون بے ادبیون کا کہ فرقۂ مہدویہ نے بجناب حضرت آفریدگار عالم جل جلالہ کے کی ہین

پنج فضائل مین لکھا ہی کہ خوندمیر نے کہا کہ میرے بیٹے سید نجی نواسے مہدی کے ساتھ ہمیشہ اللہ تعالی کھیلا
کرتا ہی تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا ایضا شواہد الولایت کے اوتیسوین باب مین لکھا ہی
کہ خوندمیر نے کہا مہدی جیسا کہ آیا تھا گیا کسی نے جیسا حق پہچاننے کا تھا اوسکو نہ پہچانا کہ وما قدروا
اللہ حق قدرہ فہم من فہم ایضا شواہد الولایت کے انیسوین باب مین لکھا ہی کہ جب مہدی کے

لوگون نے ایک راجہ کے ملک مین اپنی گائے یا بیل کو ذبح کر ڈالا اور وہ راجہ واسطے انتقام کے آیا جب نظر لوگی
انپر پڑی معتقد ہو کر سر پاؤن پر رکھکے بولا کہ گائے کے پیدا کرنے والے نے گائے کو مارا ہم کس سے
جنگ کرین اور انہون نے اس کلام پر کچھ انکار نکیا ایضًا شواہد الولایت کے آٹھوین باب مین لکھا ہی
کہ ایک قدشاہ بھیک جذبے مین بول رہے تھے کہ سب حق ہی مہدی نے کہا کہ ہان جاننا ایمان ہی
بولنا کفر ہی اوسنے پھر وہی بات کہی کہ سب حق ہی جب و تین بار ایسی تکرار ہوئی مہدی نے کہا
کیا پڑا اسنے خدا پر مقید ہوگئے ہو آگے بڑھو اور یہ بیت پڑھی شعر بیزارم ازان کہنہ خدائے کہ تو داری
ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دگر ست ۔ ایضًا شواہد الولایت کے پندرھوین باب مین لکھا ہی کہ خوندمیر نے
کہا کہ میران جیو پھوٹین وہ آنکھین کہ مہدیکو دیکھین ہون بندے نے اپنے خدا کو دیکھا اور میران جیو نے
سب سنکر کہا کہ ہان بھائی سید خوندمیر جو کچھ دیکھا سو تحقیق ہی خدا کے تئین خدا دیکھتا ہی ایضًا
شواہد الولایت کے سترھوین باب مین لکھا ہی کہ سلام اللہ نے پوچھا کہ میران جی لوگ آپ پر گمان
مہدویت کا کرتے ہین کیا مہدی آپ سے بڑھ کر ہین تبسم کر کے بولے کہ مہدی سے خدا بڑھ کر ہی
ایضًا پنج فضائل ہین لکھا ہی کہ میرانجیو نے اپنے بیٹے سید محمود سے کہا کہ بھایا مین بندہ ہون خدا نے
مجکو بندہ کیا اور تمکو بھی بندہ کیا خدا فی الحال ہوجاتا ہی لیکن بندہ ہونا محال ہی شکر خدا کا کہ مجکو اور تمکو بندہ
کیا اور مالک اپنے ملک کا کیا ایضًا پنج فضائل ہین لکھا ہی کہ خوندمیر نے کہا کہ جو شخص خدا ہوتا ہی خدا کو
پہچانتا ہی ایضًا پنج فضائل ہین لکھا ہی کہ مقام فراہہ مین ایکروز میرانجیو میان نعمت کے سامنے آکر
بولے کہ انا اللہ رب العالمین نعمت نے پوچھا کہ تم ذات اللہ ہو بولے بندہ بندہ ہی لیکن ذات
اللہ رب العالمین ہی جب دوسری بار پوچھا تو بولے کہ بندہ بندہ ہی لیکن بندہ ذات اللہ ہی اور تیسری بار
مین جواب یا کہ بندہ بندہ لیکن ذات اللہ ہی بعد اوسکے ایک ساعت پھر آنکھ بند کر کے کھڑے رہے
پھر اللہ جی بولکر بی بی ملکان کے گھر مین گھس گئے ایضًا پنج فضائل ہین لکھا ہی کہ سید محمود نے اپنے
باپ سید محمد جونپوری سے روایت کی کہ اونھون نے کہا مین نہ کسی سے جنا گیا اور نہ مین نے کسیکو جنا
اور ایک وداونکے خلیفہ دلاور کے سامنے یوسف نے وقت وعظ کے سورۂ اخلاص پڑھا جب
لم یلد ولم یولد پر پونہچا دلاور نے کہا یلد یولد پھر یوسف نے کہا لم یلد ولم یولد کہا
یلد یولد عبد الملک نے کہا یوسف چپ ہو میان جی ولایت کا شرف بیان کرتے ہین جو کہتے

ہین سو حق ہی ایضًا پنج فضائل مین لکھا ہی کہ اونکے خلیفہ نعمت نے کہا مین بندہ کمینہ نعمت ہون کبھی
مین خدا ہو جاتا ہون اور کبھی بندہ ہوتا ہون اور کبھی عین حق ہو جاتا ہون اور عین حق کے تئین دیکھتا ہون
اور کبھی حق تعالی فرماتا ہی کہ مجھسے تو ہی اور تجھسے مین ہون ایضًا اور پنج فضائل مین لکھا ہی کہ شاہ نظام نے
ایک اپنا لنبا کشف ظاہر کیا اوسکا خلاصہ یہ ہی کہ اللہ تعالی نے مجھسے پوچھکر بندونکو سرفراز فرماتا ہی کہ اگر
تو کہے تو یہ درجہ اوسکو دون وگرنہ ہرگز ندون پس مین سفارش کرکے دلوا دیتا ہون ایضًا پنج فضائل مین
ہی کہ شاہ نظام نے ایک لنبا معاملہ دیکھا حاصل اوسکا یہ ہی کہ نظام پارہ پارہ ہو گیا اور میران انکو نگل گئے پھر
ثابت ہو گیا اور نگل گئے اور اگل دیا پھر میران ٹکڑے ہو گئے اور مین نگل گیا پھر اگل دیا بعد اوسکے محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ٹکڑونکو نگل گئے پھر اوگل دیے پھر مین ثابت ہو گیا اور مجکو ثابت نگل گئے پھر اگل
دیے پھر حضرت رسالت ٹکڑے ہو گئے اور مین نگل گیا پھر اگل دیا پھر اللہ تعالی کے ساتھ بھی یہی معاملہ
ہوا جب مینے یہ معاملہ اپنے میران سے بیان کیا کہا تمکو تجلی ذات ہوئی اور بندے کی ذات مین تم فنا
ہو گئے انتہی بالجملہ ناظرین باانصاف پر واضح ہو گا کہ دلیل اخلاق سے یہان تک کسقدر کلمات معصیت آمیز
ان بزرگوار سے منقول ہوے کہ سلف سے خلف تک آج تک کوئی مسلمان ایسے کلمات زبان پر
نہ لایا ہو گا این ہمہ خلفا اونکے کہتے ہین سوا اسکے دوسرے ارشادات مخفیہ میران کے ایسے
وحشت افزا ہین کہ تمام مذکورات سابقہ یہ پاسنگ ہی اوس میزان کا اور کوزہ ہی اوس طوفان کا چنانچہ
جوہرنامے مین لکھا ہی کہ شاہ نعمت نے کہا کہ جو کچھ مہدی نے فرمایا ہی اگر بندہ کما حقہ اسکو بیان کرے
میرا حال تم لوگون مین ایسا ہووے جیسا کہ قصاب گائے کا گوشت برہمنون کے محلے مین لیجاکر بولے
کہ یہ گوشت گائے کا ہی اسکو لیو اور شاہ نظام نے کہا کہ اگر جو کچھ میران سے مین نے سنا ہی بیان کرون
برادران دینی بندے کو سنگسار کرین اور پنج فضائل مین لکھا ہی کہ خوندمیر نے کہا کہ اگر جو کچھ مہدی سے مینے
سنا ہی بیان کرون ہو نقین ہمارے تئین سنگسار کرین اور انصاف نامے کے باب ہفتم مین لکھا ہی کہ
میان دلاور نے چندبار کہا ہی کہ جو کچھ میران سے مینے سنا ہی اگر دو بر وبعضے مہاجرون کے بیان
کرون یہی لوگ مجکو سنگسار کرین انتہی سبحان اللہ جو کلمات کہ منقول ہو چکے وہ اسقدر مخالف
دین و ملت ہین کہ مخالفین انکے بسبب ان کلمات کے چارسو برس سے آج تک انکو سنگسار اور ہر جا سے
سے نکال نکال کرتے ہین اور جو کلمات کہ دلون مین خاص خلفا کے پوشیدہ و مستور ہین وہ اسقدر

بدتر دشمن ہین کہ اگر خود مہدوی لوگ بلکہ اون مین اخص الخواص مہاجران مہدی بھی پاوین تو خاص
جانشینان مہدی یعنی میان خوندمیر اور میان نظام اور میان نعمت اللہ کو سنگسار کرین العیاذ باللہ یہ کیا
مذہب ہی کہ مخالفین اور موافقین کلہم اجمعین سنگسار کرنے کو تیار ہوتے ہین مقبولیت خلائق علامت ہی
مقبولیت خالق کی اور بغض و انکار خلائق خصوصاً بغض و نفرت اہل دین کی نشانی ہی بغض و انکار آلہی کی
چنانچہ مشکوٰۃ مین حدیث صحیح مسلم کی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی جب کسی بندے
کو دوست رکھتا ہی جبرئیل کو فرماتا ہی کہ مین فلانے سے محبت رکھتا ہون تو بھی محبت رکھ پس جبرئیل اوس سے
محبت رکھتے ہین پھر آسمان مین پکار دیتے ہین کہ اللہ تعالی فلانے شخص سے محبت رکھتا ہی تم بھی محبت رکھو
پس اہل آسمان اُس سے محبت رکھتے ہین پھر رکھدی جاتی ہی اسکے واسطے مقبولیت اہل زمین مین اور جب اللہ
کسی بندے سے بغض رکھتا ہی جبرئیل کو فرماتا ہی کہ مین فلانے شخص سے بغض رکھتا ہون تو بھی اوس سے بغض رکھ
پس جبرئیل اوس سے بغض رکھتے ہین پھر پکار دیتے ہین اہل آسمان مین کہ اللہ تعالی بغض رکھتا ہی فلانے سے
تم بھی بغض رکھو اوس سے پس بغض رکھتے ہین اُس سے اہل آسمان پھر رکھدیا جاتا ہی اوسکے واسطے بغض
زمین مین انتہی منقولات مہدویہ مین چند سوال بطور نمونے کے کیے جاتے ہین ورنہ اسکے قبائح کا استیعاب
خارج حد بیان سے ہی **سوال اول** نقل اول کے کیا معنی ہین کہ اللہ تعالی ہمیشہ خوندمیر کے بیٹے سے
ساتھ کھیلا کرتا ہی تمام اہل ادیان سماوی اور تمام عقلائے عالم کا اتفاق ہی کہ اللہ تعالی عبث اور لعب
اور جمیع عیوب سے پاک ہی اور خود اپنے کلام مقدس مین فرماتا ہی کہ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْأَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِيْنَ اور ہمنے نہین بنایا آسمان و زمین اور جو اونکے بیچ ہی کھیلتے ہوے انتہی
یعنی کھیل جناب باری پر ثابت کرنا مخالف ہو قرآن اور عقائد جمیع اہل ادیان و ایمان کے **سوال دوم**
نقل چہارم مین اسکے کیا معنی ہین کہ عبد الشاہ بھیک نے کہا کہ سبحق ہی میران نے کہا کہ ہان جاننا
ایمان ہی بولنا کفر ہی یہ مسئلہ وحدت وجود کا میران کے نزدیک حق ہی یا باطل اگر باطل ہی تو اسکے
جاننے کو ایمان کہنا خطا ہی اور اگر حق ہی تو اوسکے بولنے کو کفر کہنا خطا ہی جن اولیا اور علما نے اسمین
جا بجا مسائل اور کتابین اوسکے بیان مین تصنیف کی ہین اور اگر بولنا کفر تھا تو خود میران کیون بولے
کہ انا اللہ رب العالمین چنانچہ نقل نہم مین موجود ہی اور نقل ہجم وغیرہ مین میران و خوندمیر دونون بھی بولے ہین
ہین بس اگر جانتے ہین کہ کفر ہی دیدہ و دانستہ کفریات کیون زبان پر لاتے ہین اگر کہین کہ عوام کے روبرو

فائدہ

بولنا کفر ہی تو وہاں عوام کہاں تھے وہاں سب خاص الخاص جمع تھے یہاں تک کہ کتا بھی وہاں کا وہ مقام رکھتا تھا
کہ اصحاب مہدی کو شرماتا تھا چنانچہ مدخلقی ہفتدہم میں مذکور ہوچکا علاوہ یہ کہ جب حق بات ہوئی اگرچہ
باریک اور دقیق ہی نہایت لازم ہے کہ عوام کے روبرو اوسکا تذکرہ نہ لے احتیاطی اور گناہ ہوگا کفر کیونکر ہوگا
بلکہ اعتقاد ایمانی کے کلمہ کو کفر بولنا خود بے احتیاطی اور گناہ سخت ہی **سوال سوم** اوسی نقل چہارم میں اسکے کیا معنی
ہیں کہ کہا پڑا اسنے خدا پر سعید ہوگئے ہو کے بڑھو شعر بیزارم ازان کہنہ خدائیکہ تو داری ہر لحظہ
مرا تازہ خدائے دگرست انتہی استغفر اللہ العظیم خدائے عالم واحد ہی اور قدیم ہی اور اسپر اہل وجود
و اہل شہود سب کا اتفاق ہی کہ سب اسکی وحدت اور قدم کے قائل ہیں یہ پڑا اسنے بیزار ہونا کیا معنی
اور آگے کہاں بڑھو اور ہر لحظہ تازہ خدا کیسا کوئی مسلمان بھی حضرت الوہیت میں ایسے کلمات
بیباکانہ زبان پر لاتا ہی سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ **سوال چہارم** نقل ہفتم میں اسکے کیا معنی ہیں
کہ خدائی الحال ہوجاتا ہی لیکن بندہ ہونا محال یعنی آدمی خدائی الحال بن سکتا ہی لیکن بندہ ہونا محال ہے
اور پھر اسپر شکر ہوتا ہی کہ خدا نے مجکو اور تمکو بندہ کیا اور مالک اپنے ملک کا کیا یعنی بندہ ہونا کہ ممکن و بالفعل ہے
اوسکے استحالہ اور محال ہونے کے قائل ہوے اور پھر اوسکے فعلیت اور وجود کے بھی قائل ہوے اور
خدا بننا کہ محال ہی اوسکے امکان فعلیت کے قائل ہوے عجیب تعارض و تساقط ہی کہ بیان سے باہر ہے پھر اوپر
یہ دعوی کہ اللہ تعالی نے مجکو اور تمکو مالک اپنے ملک کیا مالک الملک اللہ تعالی ہی فقط قُلِ اللّٰهُمَّ
مٰلِكَ الْمُلْكِ اور کوئی اسکے ساتھ ملک میں شریک نہیں ہی وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ
یعنی نہیں ہی کوئی اوسکا شریک ملک میں نہ میران خوند میران اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا **سوال پنجم** نقل
ہشتم میں اسکے کیا معنی کہ نہ میں کسی سے جنا گیا اور نہ میں نے کسی کو جنا اور خلیفہ دلاور نے کیسی
دلاوری کی کہ نص قرآنی لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ میں تحریف کرے اور اوسکو یلد یولد پڑھا وہ آیت
شان الٰہی میں ہی نہ کوئی شخص اللہ تعالی سے پیدا ہوا نہ اللہ تعالی کسی سے پیدا ہوا جب اوسکو
يَلِدُ يُوْلَدُ پڑھا تو یہ معنی ہوے کہ خدا سے بھی لوگ پیدا ہوتے ہیں اور خدا بھی کسی سے پیدا ہوا ہی
سبحان اللہ شیخ جونپوری کی شان اسقدر بڑھی کہ کہتے ہیں میں نہ کسی سے جنا گیا اور نہ میں نے کسی کو
جنا اور خدا سے پیرون و بیگون کی شان اسقدر گھٹائی گئی کہ وہ جنتا بھی ہی اور جنا بھی گیا ہی اِنْ
هِيَ اِلَّا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ سولسے وسکے

اور بہت اعتراضات اور سوالات منقولات مذکورۃ الصدر پر وارد ہوتے ہین کہ اہل خرد بادی النظر استنباط کر سکتے ہین اسواسطے یہان بطور نمونے کے اسیقدر پر اکتفا کی گئی وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

باب ہشتم بیان تسویہ مین مشتمل دو مطلب

یہ عمدہ مطالب وراس عقائد مہدویہ ہی کہ بغیر اس اعتقاد کے آدمی کو مومن نہین سمجھتے ہین جیساکہ بغیر اقرار مہدویت شیخ جونپور کے آدمی کو ایمان سے دور جانتے ہین پس بڑی بحث اونکے مذہب مین دو ہین ایک اثبات اور دوسرا تسویہ بحث اثبات کا کہ بحث دلائل مہدویت تہا الفضل الٰہی بخوبی انجام پذیر ہوا اب بحث تسویہ مین اوسکے فضل پر اعتماد کرکے ابتدا کی جاتی ہی وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ واضح ہو کہ اس بحث مین دو مطلب ہین مطلب اول کہ قوم مذکور دعوی کرتے ہین کہ شیخ جونپور مہدی موعود ہین اور مہدی موعود افضل ہین امیر المومنین ابوبکر اور امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہما سے مطلب دوم یہ ہی کہ مہدی موعود مساوی ہین جمیع مراتب قرب الٰہی مین ساتھ حضرت سید الاولین والآخرین خاتم المرسلین ابو القاسم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطلب اول کا پہلا مقدمہ کہ شیخ جونپور مہدی موعود ہین باب اثبات مین بخوبی تین وجوہ باطل ہو چکا اوسکے اعادے کی حاجت نہین ہی اور بعد بطلان اوس مقدمے کے اگرچہ مقدمۂ ثانیہ او مطلب دوم بالفرض والتقدیر ثابت بھی ہووے مہدویونکو اصلا مفید نہین ہی کیونکہ یہ بولینگے کہ این مژدہ مراست نیست بلکہ دشمنانم راست پس ابطال مقدمۂ ثانیہ ومطلب دوم کا حقیقت مین بخاطر مہدویون کے نہوا بلکہ اسواسطے کہ وہ دونون امر بھی چونکہ خلاف واقع اور مخالف عقائد اہل سنت ہین خصوصا مطلب دوم کہ نہایت مخالف نصوص واجماع اہل اسلام کے ہی ابطال ورد اوسکا ضرور معلوم ہوا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ مطلب اول کا مقدمۂ ثانیہ رسالۂ اعتقادیات وعملیات مصنفۂ سید عیسی ملقب بعالم میان مین لکھا ہی **قولہ** مہدی موعود افضل ہین امیر المومنین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے دلیل نقلی اسکی یہ ہی کہ شواہد الولایت کے تئیسوین باب مین لکھا ہی کہ ذوابہ کے ہمسائے اون کے مہدی سے پوچھا کہ تم است رسول اللہ مین داخل ہو یا ہان داخل ہوا [illegible]

کہا کہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر ایمان ابوبکر صدیق کا ساتھ ایمان امت کے وزن کیا جاوے تو ایمان
ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گران ہوگا اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ابوبکر صدیق سب امت پر فاضل ہین جواب دیا کہ
ایمان محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گران ہی یا ایمان ابوبکر کا علما نے کہا کہ ایمان محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گران ہی جواب دیا کہ ایمان اس بندے کا عین ایمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی
علما نے کہا کہ تم اس امت مین داخل ہو کس طرح ایمان تمھارا عین ایمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوگا جواب
دیا کہ مین اس امت مین داخل ہون جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ اس امت مین داخل ہین جیسا کہ حق تعالے
نے فرمایا ہی **وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم** **جواب** خلاصہ کلام یہ ہی کہ علما نے استدلال
کیا کہ جبکہ تم داخل امت ہوا اور ایمان ابوبکر صدیق کا غالب ہی تمام امت کے ایمان سے تو تمھارے
ایمان پر بھی کہ جزو ہی ایمان امت کا غالب ہوا اور میران نے اس استدلال کو یون دفع کیا کہ
امت مین داخل ہونے سے مجھپر ترجیح ایمان ابوبکر صدیق کی لازم نہین آتی جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ایمان اون کا ابوبکر رضہ سے افضل ہی حالانکہ امت مین داخل ہین بدلیل اس آیت
کے کہ **وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم** یعنے اور نہین ہی یہ شان اللہ تعالے
کی کہ عذاب کرے اون پر اور حالانکہ تم ای محمد اون مین موجود ہو مخفی نرہے کہ مہدوی اپنے
مہدی کی اس تقریر کو غرائب تقریرات اور عجائب جوابات سے جانتے ہین اور حالانکہ میان
جواب کو سوال سے ذرہ بھی مناسبت نہین ہی اور آیت کریمہ سراسر اونکے مطلب کے مخالف ہی
اس واسطے کہ علما کی غرض یہ تھی کہ تم جزو امت ہوا اور جب جزو ہوے تو کل کی مغلوبیت سے
جزو کی مغلوبیت لازم ہوئی اور انھون نے تمسک کیا آیت سے اور آیت مین ہرگز جزئیت کا ذکر
نہین ہی بلکہ ظرفیت کا بیان ہی سب جانتے ہین کہ فیہم سے ظرفیت سمجھی جاتی ہی اور ظرف اور کل مین ظرفیت
نامعقول ہی ورنہ آپ اپنا ظرف ہونا لازم آوے اور مطلب آیت کا یہ ہی کہ جب تک کہ تم اون مین
رہتے ہو اون پر عذاب الہی نازل نہ ہوگا اگرچہ وہ اس کی خواہش بھی کرین اسواسطے
کہ عادت الہی ایسی ہی کہ جب پیغمبر امت سے باہر ہو جاتے ہین تب عذاب اوترتا ہی جیسا کہ
امت صالح اور لوط علیہما السلام کا قصہ مشہور ہی اور افسوس کا مقام ہی کہ اون کے میران
نے یہ غور نکیا کہ پیغمبر کا امت مین داخل ہونا کیا معنی امت دو قسم ہی امت دعوت اور امت

اجابت امت دعوت اوسکو کہتے ہین کہ پیغمبر جنکو خدا کی طرف دعوت کرنے اور راہ بتلانے کے
واسطے آئے ہین اور کفار بھی بایںمعنی داخل امت ہین انبیا علیہم السلام کا انمین داخل ہونا محال ہی
اور امت اجابت اونکو کہتے ہین کہ جنھون نے اس دعوت کو قبول کیا اور پیغمبر کے تابع ہوے
اور انبیا علیہم السلام بایںمعنی بھی داخل امت نہین ہو سکتے اسواسطے کہ تابع او متبوع مین
فرق ضرور ہی اور سب سے زیادہ حیرت اور افسوس اس بات کا ہی کہ یہ مہدی اپنے تئین مبین
مراد اللہ بولتے تھے اور بیان کلام الٰہی مین اپنے تئین لاثانی جانتے تھے اور اتنا بھی نہ سمجھے
کہ اس آیت مین ضمیر فیہم کی طرف کفار کے پھرتی ہی اور اللہ تعالی فرماتا ہی کہ جبتک تم ان کفار مکہ
مین رہتے ہو تب تک اللہ تعالی ان پر عذاب نازل کریگا جیسا کہ تفصیل اسکی تفسیر کشاف
اور بیضاوی اور معالم التنزیل اور جلالین اور کبیر اور مدارک مین ہی بلکہ جسکو کچھہ بھی سمجھ کلام عرب کی
ہوگی اوسکو بغیر رجوع تفاسیر کے آیت کے سیاق اور سباق سے یہ مطلب صاف ظاہر ہو جاویگا
اسواسطے اوس آیہ کریمہ کا ماقبل اور مابعد لکھا جاتا ہی وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ
أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ۝ وَإِذَا تُتْلَىٰ
عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَٰذَا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ
وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ
السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا
كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ
يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الآیۃ اونکے مہدی سے اس ظاہر آیت کے فہم مین

تخطئہ مہدی

ایسی خطا صریح ہونا دال ہی اس بات پر کہ یہ مہدی نہین ہین اسطور سے کہ مہدی اونکے
نزدیک معصوم ہین خطا سے اور یہ نجانا کہ یہ معنی اونکے مہدی سے نہ فقط مفسرین کے خلاف کیے
بلکہ نص قرآنی کے خلاف کیے یہ بات اسواسطے لکھی گئی کہ مہدوی اپنے مہدی سے نقل کرتے ہین
کہ اونھون نے کہا ہی کہ جو بیان مفسرین کا اور جو حدیث کہ بندے کے موافق ہو اوسکو اعتبار
کرنا اور جو مخالف ہو اوسکو نہ ماننا اور دعوی کرتے ہین کہ مہدی کا کوئی قول و فعل مخالف امر قطعی یعنی
نص قرآنی یا حدیث متواتر کے ہونا محال ہی حالانکہ اس ایک مقام کے سوا مقامات کثیرہ مین

مخالفت قطعیات کی ماقبل مین مسطور ہو چکی تفریع کلام سابق سے ثابت ہوا کہ اونکے حمدی اس
امت مین داخل ہین اور استدلال آیت مذکورہ سے غلط ہوا اور حدیث مذکور کو علماے فرابہ سے
سنکر تسلیم کیا ہی آب سوال کیا جاتا ہی کہ اسکے کیا معنی ہین کہ ایمان اس بندے کا عین ایمان نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ہی اگر یہ مراد ہی کہ ایمان اس بندے کا قوت اور کیفیت مین ساتھ ایمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے اس قدر مشابہ اور برابر ہی کہ مجازاً اسکو عین بولا جاتا ہی بطریق کانہ ہو کے تو یہ بات سراسر ناہموار ہی
اسواسطے کہ جب انکا ایمان ابو بکر صدیق کے ایمان سے کم ٹھہرا تو ایمان حضرت رسالت سے بمراتب
کم ہوا اور اگر عین سے مراد عینیت حقیقی ہی اور مطلب یہ ہی کہ مجکو علٰحدہ ایمان نہین ہی بلکہ وہ ایمان
کہ حضرت کی روح مقدس کی صفت ہی اوسکو بعینہ مین اپنا سمجھتا ہون اور سوا اوسکے دوسرا ایمان
اپنے نفس مین نہین کہتا ہون تو یہ بات نہایت غلط ہی اسلیے کہ جب تمھارا نفس اور جسم حضرت کے
نفس مقدس اور جسم اطہر سے جدا اور متمایز ہی تو مثل اور اوصاف اور تشخصات کے وصف ایمان بھی
تمھارا علٰحدہ چاہیے ورنہ حضرت کا ایمان تمھارے کیا کام آویگا اگر ایسی کام آتا تو کوئی ایمان نلاتا اور ایک
حضرت کا ایمان سبکے واسطے کفایت کرتا ایسا ہرگز نہین ہی بلکہ اللہ تعالی بعد تذکرۂ انبیا علیہم السلام کے
فرماتا ہی تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ
عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ٥ یعنی وہ ایک جماعت تھے گذر گئے اونکا ہی جو کما گئے اور تمھارا ہی جو تم کماؤ
اور تم سے پوچھ نہین اونکے کام کی آور اگر یہ مراد ہی کہ ایمان حضرت کا منتقل ہو کر بعینہ مجھ مین آگیا
تو یہ بات عقلاً اور نقلاً باطل ہی اسواسطے کہ ایمان ایک عراض نفسانی سے ہی اور عرض کا منتقل ہونا
ایک محل سے دوسرے محل کو باتفاق عقلاے عالم کے باطل ہی اور بطور فرض محال اگر منتقل ہو روح
مقدس کا اس صفت سے خالی ہونا لازم آوے استغفر اللہ العظیم حالانکہ تمام اہل ملت اسلامیہ قائل ہین
کہ روح مقدس جیسا کہ حیات مین باعلی صفات وکمالات بشریہ موصوف تھی اب بھی وتنھین صفات
سے بلکہ یوماً فیوماً زیادہ اوس سے موصوف ہی چہ جاے ایمان کی کہ اصل اور مبدا تمام کمالات کا ہی اور
اگر کہین کہ وہ ایمان مع اوس روح کے انمین حلول کیا تو پوچھا جاتا ہی کہ تمھاری روح بھی تم مین ہی یا
نہین اگر ہی تو تم دو دولے ہوے اور یہ بھی باطل ہی بحکم اس آیت کریمہ کے کہ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ
مِّنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ الآیۃ یعنی اللہ تعالی نے نہین بنائے کسی مرد کے دو دل اوسکے اندر

اور اگر کہین کہ ہم مین دوسری روح نہین ہی بلکہ وہی روح مقدس ہمارے بدن کی بھی روح ہی اور ہم اور حضرت رسالت دو قالب یکجان ہین تو یہ تناسخ ہوا کہ جسکو ہنود جنم بدلنا کہتے ہین اور اسکو اہل سلام باطل جانتے ہین بلکہ عکس بھی اسکو محال کہتے ہین جیسا کہ ایک آدمی مین دو نفس ہونا محال جانتے ہین جیسا کہ صدرا وغیرہ مین مبرہن ہی اور اگر ایمان سےمعنی تحقق ہے کے ہی یعنی جن چیزون پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان لائے اونہین چیزون پر بعینہا بندے کو ایمان ہی تو اس دعوے سے تمکو کچھ فضیلت ابوبکر صدیق پر بلکہ عوام مومنین پر بھی حاصل نہین ہوتی اسواسطے کہ سب مسلمان اونہین چیزون پر ایمان لائے ہین جن پر حضرات انبیا ایمان لائے ہین قال اللہ تعالی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ یعنی ایمان لایا رسول اون چیزون پر کہ اوتاری گئین اوسکی جانب رب اوسکی سے اور ایمان لائے مومنون سب ایمان لائے اللہ پر اور فرشتون پر اوسکے اور کتابون پر اوسکے اور رسولون پر اوسکے کہ ہم نہین فرق جانتے ہین کسی ایک مین اوسکے رسولون سے اور دوسری جاے فرمایا قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا الآیۃ یعنی کہو تم اے مسلمانون کہ ایمان لائے ہم اللہ پر اور اوس پر کہ اوتارا گیا طرف ہمارے اور اوس پر کہ اوتارا گیا طرف ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اولاد یعقوب کے اور اوس احکام پر کہ ملے موسی اور عیسی اور ملے سب پیغمبرون کو اونکے رب کی طرف سے ہم فرق نہین جانتے ہین کسی ایک مین اون سب سے اور ہم اوسیکے فرمان بردار ہین پس اگر ایمان لاوین اہل کتاب جسطرح پر کہ تم ایمان لائے ہو پس تحقیق راہ پاوینگے انتہی غرضکہ یہ کلام اونکے مہدی کا کسی وجہ پر خالی خطا سے نہین ہی پس جب کہ ایسے مطالب عالیہ ایمانیہ مین پاک خطا سے نہووے مہدی معصوم کہان سے ہو وہو المقصود قولہ اور دلائل شرعیہ سے اسکی یہ بھی ایک دلیل ہی جو مرقاۃ شرح مشکوۃ مین باب اشراط الساعۃ مین مذکور ہی کہ جیسا خاتم انبیا قائم مقام کل انبیا کے ہین خاتم اولیا

قائم مقام کل اولیا کے ہین انتہی جواب باب پنجم مین کثرت سے احادیث صحیحہ صریحہ اس مقدمے
مین گذرین کہ ابوبکر صدیق بعد انبیا علیہم السلام کے تمام خلق سے افضل ہین پس قول صاحب
مرقاۃ کا اونکے مقابل رتبہ استدلال کا نہین رکھتا ہی اور اگر کلام صاحب مرقاۃ کا تمہارے نزدیک
کالوحی من السماء ہی تو تمہارے مذہب کی بالکل بیخ کنی ہوجاے گی کیونکہ غرض صاحب مرقاۃ کی
اس کلام سے سراسر تمہارے مقصود کے مخالف ہی اب یہان ترجمہ تمام عبارت مرقاۃ کا کہ
متعلق اس مقام سے ہی لکھا جاتا ہی کہ عقلاے انصاف پسند پر حقیقت حال کھل جاوے
مولانا علی قاری صاحب مرقاۃ لکھتے ہین کہ اختلاف ہی اس امر مین کہ مہدی اولاد امام حسن سے
ہین یا اولاد امام حسین سے اور ممکن ہی کہ دونون طرف سے نسب رکھتے ہون اور ظاہر یہ ہی کہ جانب
باپ سے حسنی ہووین اور جانب مان سے حسینی قیاس کرنے کر اوپر احوال حضرت اسمعیل و اسحق
صاحبزادون حضرت ابراہیم علیہم السلام کے کہ جب کہ سب انبیا بنی اسرائیل کے اولاد اسحق علیہ السلام
مین ہوے اولاد اسمعیل علیہ السلام مین فقط ایک ہمارے پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوکر قائم مقام
سبکے اور خاتم الانبیا ہوکر نعم البدل ہوے ایسیٔ چونکہ اکثر ائمہ اور اکابر امت اولاد حسین رضی اللہ
عنہ مین ہوے مناسب ہوا کہ حسن رضی اللہ عنہ کا اسیطرح پر جبر نقصان کیا جاوے کہ انکو ایک ولی
ایسا دیا جاوے کہ خاتم اولیا اور قائم مقام سائر اصفیا کے ہووے انتہی اب غور کا مقام ہی کہ مہدی
جونپوری تو اونکے لوگون کے نزدیک حسینی ہین اگر وہ خاتم الاولیا ہوے تو امام حسین کی اولاد مین
اور بھی مالامال افزایش ہوگئی اور اسمین امام حسن کا جبر نقصان کیا ہوا بلکہ اونکی اولاد کو تو سراسر حرمان ہوا
علاوہ یہ کہ لفظ اولیا کا اگرچہ بمعنی لغوی صحابہ کرام اور انبیا و مرسلین بلکہ ملائکہ مقربین اور کروبین
کو بھی شامل ہی لیکن عرف مین جب ولیا بولتے ہین تو مراد اونسے وہی اولیا ہوتے ہین کہ سوا ے
انبیا اور ملائکہ اور صحابہ بلکہ ائمہ اہل بیت کے ہین چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی رح نے مختصر بہجۃ الاسرار
مین اوسکی تصریح بھی کی ہی جیسا کہ لفظ دابہ کا کہ اصل مین شامل ہی ہر چیز جاندار کو کہ چلتے ہین
زمین پر لیکن اہل عرف نے اسکو خاص کیا چارپایون پر پھر دوبارہ خاص کیا گھوڑون پر اب
اگر کوئی دابہ نے قرائن کے بولے تو اوس سے فقط معنی عرفی سمجھین گے اور انسان وغیرہ
نہ سمجھینگے اور وہی صاحب مرقاۃ لکھتے ہین کہ ابوبکر صدیق افضل ہین بعد انبیا کے تمام

اولیا اس امت اور امم سابقہ سے چنانچہ باب پنجم مین ذیل مین حدیث دوم سید اکھول اہل الجنۃ کے گذر چکا اور وہی صاحب مرقات تمھارے مہدی اور اونکے گروہ کو نہایت برائی سے یاد کرتے ہین چنانچہ اس کتاب مین بعد دو ورق کے لکھتے ہین کہ بلاد ہندوستان مین ایک گروہ ظاہر ہوا ہی کہ اونکو مہدوی بولتے ہین او نمین کچھ ریاضتین عملی اور کشوف سفلی ہین اور جہالات ظاہر ہین منجملہ اونکی جہالتو کے ایک یہ ہی کہ اعتقاد رکھتے ہین کہ ہمارے شیخ جو ظاہر ہو کر مر گئے اور مدفون ہو گئے بعضے بلاد خراسان مین وہی مہدی موعود تھے اور اب اونکے سوا کوئی مہدی جو وہ مین ناوے گا اور اونکی گمراہیون مین سے ایک بات یہ ہی کہ اعتقاد رکھتے ہین کہ جو شخص اس عقیدے پر نہووے وہ کافر ہی اور ہمارے شیخ عارف باللہ ولی شیخ علی متقی نے ایک رسالہ جامعہ علامات مہدی مین رسائل سیوطی سے منتخب کر کے تالیف کیا اور اسوقت جو چارون مذہب کے علما مکہ معظمہ مین موجود تھے اونسے اس باب مین فتوی پوچھا سب نے فتوی دیا کہ جو شخص کہ حکومت اور قدرت رکھتا ہو اوسپر اوسکو واجب ہی کہ اونکو قتل کرے تمام ہوئی عبارت مرقاۃ کی اور اسیطرح ملا ے موصوف اپنے ایک رسالہ احوال مہدی مین بھی اس قوم کی تضلیل و تکفیر کرتے ہین اور طرہ یہ ہی کہ جو معنی اور مقام خاتم الاولیا کا یعنی مساوات اور امداد علوم انبیا و رسل کو عیسی میان مہدوی موافق اپنی فہم ناقص کے فصوص الحکم سے سمجھ کر اپنے شیخ جونپور کے حق مین جماتے ہین چنانچہ آیندہ آویگا اوسکو ملاے موصوف اس رسالے مین کفر صریح ٹھہراتے ہین اور تحقیق اس امر کی کہ خاتم الاولیا اصطلاح حادث ہی اور ان اہل اصطلاح کے نزدیک مراد اس سے مہدی نہین ہی مطلب دوم مین آویگی انشاء اللہ تعالی قولہ سوال یہ خلاف ہی حکم قطعی کا جو اجماع سے ثابت ہی کہ افضل بعد انبیا علیہم السلام کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین جواب نور الانوار وغیرہ مین کتب اصول سے مذکور ہی کہ حکم اجماع کا قطعی ہونیکو رکن شرط یہ ہی کہ تمامی امت کہین کہ اجماع کیا ہمنے اس حکم پر اور متفق ہوئی تمام امت اس حکم پر اگر اس حکم مین ایک شخص نے بھی اختلاف کیا تو وہ حکم قطعی نہین ہوتا ہی اور اختلاف اس ایک کا مانند اختلاف اکثر کے ہی جائز ہی کہ صواب اس ایک کی طرف ہووے باقی تمام خطا پر ہووین اور اگر کسی نے اختلاف نہین کیا ولیکن بعضے ساکت رہین تو اسکو اجماع سکوتی کہتے ہین اس مین خلاف ہی حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا کہ یہ اجماع ظنی ہی نزدیک اونکے انتہی اب ظاہر ہی کہ اس حکم مین ایک فرقہ تفضیلیہ وغیرہ کا خلاف قدیم سے چلا آتا ہی اور اسطرح کا اجماع اس حکم تفضیل مین

بیان اقسام اجماع کا اور باطل ہوجانا افضلیت شیخ جونپوری کا بسبب اجماع صحابۂ کرام کے کہ ابوبکر و علی رضی اللہ عنہما افضل ہین تمام امت سے

ممنوع غیر مسموع ہی تمام ہوئی عبارت رسالۂ مذکورہ کی جواب بیان جو تمنے نور الانوار دیکھکر یہ تقریر طولانی بنائی تمہارے مقصود کے واسطے ہرگز مفید نہین ہی بلکہ مضر ہو اور ہمارے مقصود کے واسطے مفید اور موافق ہی شرح اوسکی یون ہی کہ تمام امت کا متفق ہونا ہر اجماع مین شرط نہین ہی اسواسطے کہ اجماع دو قسم ہی ایک وس بات پر اجماع کرنا کہ جسمین اجتہاد و رد لے کی حاجت نہین ہی بلکہ ہر خاص و عام اوسکو سمجھ سکتا ہی جیسا کہ اس بات پر اجماع ہی کہ ہر روز پانچ نمازین فرض ہین اور رمضان کے روزے فرض ہین کہ اگرچہ یہ چیزین نص قطعی سے ثابت ہین لیکن اجماع بھی اسپر منعقد ہوا ایسی چیزون کے اجماع مین البتہ تمام عام و خاص امت کا متفق ہونا شرط ہی اور مسئلہ تفضیل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس قسم کا نہین ہی دوسری قسم یہ ہی کہ ایسی بات پر اجماع کرنا کہ جسمین راے اور اجتہاد کی حاجت ہی جیسا کہ احکام نکاح اور طلاق اور بیع وغیرہ کے اسمین عوام امت کالانعام ہین اونکا متفق ہونا کچھ ضرور نہین ہی فقط مجتہد لوگ ایک ماننے کے خواہ عصر صحابۂ کرام کے ہون یا کسی اور عصر کے ہون جب کہ اوس بات پر متفق ہوگئے اجماع قطعی ہوگیا اور اس اجماع مین جو علما کہ مرتبۂ اجتہاد کو نہین پہنچے ہین مثل عوام الناس کے بے اعتبار ہین جیسا کہ فقط متکلم ہو یا فقط مفسر یا محدث ہو کہ طریق اجتہاد اور قیاس سے بہرہ نرکھتا ہو یہ خلاصہ ہی توضیح اور دائرا اور تحقیق الحسامی اور مسلم الثبوت کا اور مسئلہ تفضیل کا اسی قسم سے ہی کہ پہچاننا اس بات کا کہ کون افضل البشر ہی بعد انبیا علیہم السلام کے مجتہدون کا کام ہی کہ اول معنی افضلیت کے پہچاننا بعد اوسکے احادیث اور آیات کہ ہر ایک کے حق مین وارد ہین اسکو جمع کرکے نہایت خوض اور تنقیح کے بعد ایک شخص پر حکم افضلیت کا کرنا پس ایسے نازک مقدمے مین عوام امت کو کیا دخل بجز تقلید کے اور اس اجماع مین تمام امت کا متفق ہونا جو تمنے شرط ٹھہرایا نہایت خطا ہی یہ اجماع صحابۂ کرام کے عصر مین منعقد ہوا کہ اونسے بڑھکر اس مقدمے کا پہچاننا دوسرے کو قسم محالات عادیہ سے ہی پس صحابہ مین جو لوگ رتبہ اجتہاد کا رکھتے تھے اونکا اتفاق کافی ہی اگر ثابت ہوجاوے اور یہ جو تمنے اپنی تقریر کا ثمرہ نکالا کہ ایسے فرقۂ تفضیلہ کا خلاف قدیم سے چلا آتا ہی تو اجماع ممنوع ہی تمہارے مطلب کو کہ ثابت کرنا افضلیت سید محمد جونپوری کا ہی کمال مضر ہی بیان اوسکا یہ ہی کہ قرن اول مین کہ خیر القرون ہی جمہور صحابہ نے اجماع کیا کہ بعد انبیا علیہم السلام کے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ افضل اس امت کے ہین مگر حضرت سلمان اور ابوذر اور مقداد

اور خباب و جابر اور ابو سعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم نے اتفاق اس بات پر کیا ہی کہ علی
افضل امت ہین پس تمام صحابۂ مجتہدین اونکے تحقیقاً اور مقلدین تقلیداً اس دو قول پر متفق ہوے
اور اسکو اجماع مرکب کہتے ہین اور اس اجماع کے بعد نیا قول نکالنا باطل ہوتا ہی چنانچہ توضیح مین
لکھا ہی کہ جب صحابہ دو قول پر مختلف ہوے اجماع ہو گیا اس بات پر کہ قول تیسرا باطل ہی بعضے کہتے
ہین کہ یہ اجماع مرکب فقط صحابہ کے ساتھ مختص ہی اسلیے کہ اصلا جائز نہین ہی کہ اونکے حق مین گمان
جہل کا کیا جاوے اور بعضے کہتے ہین کہ صحابہ کے بعد والے بھی اگر ایسا اختلاف کرین تو بھی اجماع
مرکب ہو جاتا ہی اور نور الانوار اور دائر شرح منار مین بھی ایسی لکھا ہی اور مسلم الثبوت مین لکھا ہی کہ اگر
قول ثالث رافع او نقیض ہوا ون دو قولون کے تو ممنوع ہی اب بیان سے ثابت ہوا کہ جب کہ صحابۂ
کرام کا اجماع مرکب کہ ابوبکر صدیق افضل امت ہین یا علی مرتضی مہدویونکے تیسرے قول اختراعی سے
کہ بلکہ سید محمد جونپوری افضل ہین سب سے اوٹھہ جاتا ہی تو یہ قول تیسرا خارج اجماع ہوا اس باطل ہوا موافق
قاعدۂ اصولیہ کے بلکہ موافق عقیدۂ مہدویہ کے منکر اجماع صحابہ کا کافر ہی چنانچہ سید میران جی بن سید
سلام اللہ نے اپنے رسالۂ سلسلہ مین لکھا ہی کہ منکر نص قرآن اور منکر حدیث متواتر نبی اور منکر احکام
مہدی اور منکر اجماع صحابۂ نبوت اور صحابۂ ولایت کافر ہی قولہ شاید کہ اسی سبب سے علامہ تفتازانی
رحمہ اللہ نے شرح عقائد نسفی مین بحث اس مسئلے کی لکھی ہی کہ پائی گئی دلیلین جانبین کی متعارضہ
اور نہین ہی یہ مسئلہ متعلق اعمال سے تاکہ ہووے توقف اسمین مخل کسی واجب کا انتہی اور اگر یہ حکم اجماع
قطعی سے ثابت ہوتا تو علامہ رحمہ اللہ ایسا ہرگز نہ لکھتے کیونکہ توقف و تردد حکم قطعی مین سراسر بیجا
و خطاے فاحش ہی اور پھیرنا تعلق اس مطلق عبارت کا مخصوص طرف ترتیب یا ترتیب بین الاثنین
رضی اللہ عنہما کے تکلف بلا سبب ہی جواب تمکو اس سے کیا کام کہ شیر شاہ کی داڑھی بڑی یا سلیم شاہ
کی اگر فضیلت عثمان اور علی مین دلائل متعارض ہووین یا فضیلت ابوبکر و علی مین دلائل متعارض ہووین
بہر حال صحابۂ کرام سواے فضیلت ابوبکر یا علی کے تیسرے کی افضلیت نہین مانتے ہین اور اسی پر
اجماع مرکب ہوا ہے موافق قاعدۂ اصول کے کہ اوپر مذکور ہوا یہ ایجاد فقیر کہ مہدی جونپوری سب سے
افضل ہین باطل ہوئی ورنہ صحابہ کا اجماع کہ ان دو مین سے ایک کو افضل تمام امت پر جانتے تھے
خطا ٹھہریگا اور یہ محال ہی کہ امت حضرت کی خصوصاً صحابۂ کرام خطا پر اتفاق کرین اسواسطے کہ

لا یجتمع امتی علی الضلالۃ حدیث متواتر المعنی ہی جیسا کہ مسلم الثبوت مین لکھا ہی اور اوسکی
شرح مین بحر العلوم نے محقق کیا ہی قولہ اور قطع نظر اسکے علماے اکابر اس حکم کو مطلق نہین
رکھے ہین بلکہ اس مین تاویل و توجیہ کیے ہین جیسا کہ شاہ عبد العزیز دہلوی جزو عم سورۃ اللیل آیۃ وسیجنبہا
الاتقی کی تفسیر مین لکھے ہین کہ اہل سنت وجماعت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کی افضلیت و بزرگی
سب امت پر بعد انبیا علیہم السلام کے ہی آیت سے نکالے ہین اور یہی آیت اسکی دلیل ہی اور بعد تقریر
دلیل و سوال و جواب اہل خلاف کے لکھے ہین کہ بعضے اہل سنت و جماعت کے بزرگون سے سنا گیا
کہ فرماتے تھے کہ یہ خاص اون لوگون کی نسبت ہی جو زندہ ہین اب حضرت ابوبکر صدیق رض آخر عمر مین جو آپکی
خلافت کا زمانہ ہی اس کلمے کے مصداق ہوسکتے ہین اور بعد قدرے تفصیل اس مضمون کے لکھے ہین
معلوم ہوا کہ اتقی اسکو کہتے ہین جو اپنی آخر عمر مین کہ وہی عملون کے اعتبار کا وقت ہی اپنے زمانے
کے لوگون سے جو زندہ ہین افضل ہووے اور تقوی مین زیادہ انتہی جواب یہ جو تمنے کہا
کہ علماے اکابر اس حکم یعنی افضلیت ابوبکر صدیق رض کو مطلق نہین رکھے ہین بلکہ اسمین تاویل کیے ہین
جیسا کہ شاہ عبد العزیز دہلوی الخ اسکے کیا معنی ہین اگر یہ مراد ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا افضل و اتقی ہونا
بہ نسبت انبیا علیہم السلام کے مطلق نہین سمجھے ہین بلکہ بولتے ہین کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے
افضل اور اتقی ہین بجز انبیا علیہم السلام کے تو مسلم ہی اور یہی اعتقاد ہمارا ہی اور اس تخصیص سے
تمہارے مطلب کو کچھ بہرہ نہین ہی اور اگر یہ مراد ہی کہ سواے انبیا علیہم السلام کے کسی اور شخص کی
نسبت بھی مثل مہدی وغیرہ کے مطلق نہین سمجھے ہین تو سراسر اون علماے اکابر کے مقصود کے خلاف ہی
بلکہ اون پر ایک بہتان ہی اونکا ہرگز یہ اعتقاد یا کسی کلام مین مراد نہین ہی کہ ابوبکر رض فقط اپنے
ہم عصرون سے افضل ہین اور اپنے بعد یا قبل والون سے کہ سواے انبیا علیہم السلام کے
ہین افضل نہین ہین یہ تخصیص اتقی مین اونھون نے فقط نسبت بانبیا علیہم السلام کے کی ہی اور سبب
اوسکا یہ ہی کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى وَمَا لِأَحَدٍ
عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى یعنی اور بچا دیا جاویگا اوس آگ سے وہ شخص کہ اورون سے بڑھکر
پرہیزگار ہی جو کہ دیتا ہی مال اپنا دل پاک کرنیکو اور نہین ہی کسی کا اوسپر احسان کہ جسکا بدلا دیا جاوے
امام رازی نے تفسیر کبیر مین فرمایا کہ تمام امت اہل سنت اور شیعہ کا اجماع ہی اس بات پر کہ افضل خلق

بعد رسول اللہ کے یا ابوبکر ہین یا علی ہین اور یہ آیت اون دو مین سے ایک کے حق مین ہی اور ہم کہتے
ہین کہ ممکن نہین کہ یہ آیت علی رضی اللہ عنہ پر محمول ہووے اسلیے کہ اس اتقی کی صفت مین فرمایا
کہ نہین ہی اوسپر کسی کا احسان قابل بدلا دینے کے اور چونکہ علی رضی اللہ عنہ پر حضرت رسالت پناہ کا
حق دنیوی تھا کہ حضرت نے اونکو اونکے والد سے لیکر پرورش فرمایا تھا یہ صفت اوپر صادق نہین
ہوسکتی اسواسطے کہ حقوق دنیوی قابل بدلا دینے کے ہوتے ہین البتہ ابوبکر صدیق پر حضرت کا احسان
دنیوی نہ تھا بلکہ یہ ہمیشہ حضرت پر اپنا مال و متاع نثار کرتے رہے چنانچہ حضرت نے فرمایا کہ مال کسی
مسلمان نے مجکو اسقدر نفع ندیا جس قدر کہ مال ابوبکر نے ہان احسان ہدایت اور راہ دکھلانیکا ابوبکر صدیق
پر تھا مگر یہ احسان قابل بدلے کے نہین ہی جیسا کہ قرآن شریعت مین ہی مَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ
مِنْ اَجْرٍ یعنی نہین مانگتا ہون مین تم لوگون سے اوس ہدایت کا کچھہ بدلا پس ثابت ہوا کہ یہ آیت
ابوبکر صدیق کے حق مین ہی اور وہی اتقی ہین اور چونکہ دوسری آیت مین آیا ہی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
اَتْقٰکُمْ یعنی افضل تم مین اللہ تعالی کے پاس اتقی تمہارا ہی معلوم ہوا کہ ابوبکر صدیق افضل است ہین
انتہی مگر یہ شبہہ رہا کہ یہان اتقی مطلق ہی اگر ابوبکر صدیق اورون سے اتقی ہین حضرت رسالت مآب سے
کیونکر اتقی ہووینگے سو اس شبہے کو شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرقہ تفضیلیہ کی طرف سے وارد کر کے
دو طور سے دفع کیا ایک یہ کہ یہان کلام سائر الناس مین ہی نہ پیغمبرون مین اسلیے کہ شریعت سے معلوم
ہی کہ انبیا علیہم السلام منزلت مین سب سے ممتاز ہین اونکو سائر الناس پر اور سائر ناس کو اون پر
قیاس نکیا چاہیے پس بموجب عرف شرع کے مقام بیان فضیلت مین اس قسم کے الفاظ مخصوص
بامت ہوتے ہین اور تخصیص عرفی تخصیص ذکری سے قوی تر ہی جیسا کہ کوئی کہے کہ گیہون کی
روٹی بہتر ہی دوسری روٹیون سے ہرگز نہ سمجھینگے کہ بادام کی روٹی سے بھی بہتر ہو اسلیے کہ وہ
معروف نہین ہی اور بحث ایسے مقام مین ڈالنے اور غلے سے ہوتا ہی نہ فواکہ اور میوے سے اور
دوسرا طور دفع شبہہ مذکور کا یون بیان کیا کہ بعضے بزرگون اہل سنت سے سنا گیا کہ اتقی اس جا
اپنے معنی عموم پر ہی یعنی ابوبکر اتقی ہین سب سے لیکن نسبت اون لوگون کی جو قید حیات مین ہودین
پس ابوبکر صدیق پر یہ کلمہ آخر عمر مین کہ حضرت رسالت کی رحلت ہو چکی تھی صادق آیا الم آیا ابھی تنہا کا
کا مقام ہی کہ غرض اس تاویل سے یہی ہی کہ انبیا اور حضرت خاتم انبیا پر فضیلت لازم نہ آوے نہ یہ کہ

کہ بعد زمانۂ ابوبکر صدیق رض کے جو لوگ کہ پیدا ہوونگے اون پر بھی فضیلت مراد نہین ہی اسواسطے
کہ یہ بات تو مقررات اہل سنت سے ہی کہ جب کہ ابوبکر صدیق اپنی آخر عمر مین سائر موجودین سے
کہ عمر و عثمان و علی و حسن و حسین رضی اللہ عنہم اونہین مین داخل ہین افضل واتقی ٹھہرے اور یہ لوگ تمام
متاخرین امت سے افضل ہین اور معلوم ہی کہ افضل سے افضل افضل ہوتا ہی لامحالہ ابوبکر صدیق
تمام امت موجود اور غیر موجود سے افضل ہوے ایسے ظاہر و باہر مقامونکو میل جابیجا کرکے اپنے
مقصود پر کسی گلوں اور پچھلوں کے حاشیۂ خیال مین بھی نگذرتا ہوگا جماننا نہایت ہٹ دھرمی ہی
قولہ اور معلوم کیجیے کہ موضوعات مین علی بن عراق کے کہ نام اوسکا تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ ہی کتاب
الفتن مین ابن عدی کی کتاب سے کہ نام اوسکا کامل ہی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول
ہی کہ ہوگا آخر زمانے مین خلیفہ ایسا کہ نہین فضل ہی اوسپر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو اور سند مین اوسکی
زکریا وقار اور شیخ اوسکا مؤمل بن عبد الرحمن ضعیف ہین پیچھا کیا گیا ہی یعنی اعتراض کیا گیا ہی کہ یہ دونو
بری ہین اس ضعف سے کیونکہ آئی ہی یہ حدیث سند صحیح سے لایا ہی اس سند کو ابن ابی شیبہ مصنف
مین ابن سیرین سے جواب کہان سے ثابت ہوا کہ بری ہین ضعف سے حالانکہ آپ یہ اس فن کی
تصریح کرتے ہین کہ مؤمل بن عبد الرحمن ضعیف ہی چنانچہ تقریب وغیرہ کتب اسماء الرجال مین موجود ہی
بلکہ یہ بات ابن عراق کی عبارت سے بھی نہین مفہوم ہوتی ہی ورنہ اوس عبارت مین تقریب تمام ہووے
اسواسطے کہ ابن عراق کی عبارت یہی حدیث یکون فی اخر الزمان خلیفة لا یفضل
علیہ ابوبکر ولا عمر عد من حدیث ابی هریرة وفیہ زکریا الوقار وشیخہ مؤمل
بن عبد الرحمن ضعیف تُعُقِّبَ بانہما بریان منہ فقد ورد بسند صحیح اخرجہ
ابن ابی شیبہ فی المصنف عن ابن سیرین قولہ اب غور کیا چاہیے کہ مصنف ابن ابی شیبہ
مین بروایت صحیح آنے سے کیونکر معلوم ہوا کہ مؤمل مذکور ضعف سے بری ہی کیا راوی ضعیف
کبھی کوئی حدیث صحیح نہین بولتا ہی کہ اگر کبھی ایک حدیث بھی اوسکی دوسرونکی روایت سے صحت کو
پہونچ جاتی ہی تو یہ کلمہ منتقض ہوکر وہ راوی ضعف سے بری ہو جاتا ہی وهل هذا الا عجاب
بلکہ مطلب یہ ہی کہ ان دونون شاگرد و استاذ کے ضعیف ہونے سے شبہہ ہوتا تھا کہ یہ حدیث
بالکل بے اصل ہووے اور ابتداءً سہواً انھین سے سرزد ہوئی ہوسو کہا کہ یہ دونون بری ہین

اس بات سے اسواسطے کہ ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح اسکو روایت کیا ہی اور جاننا چاہیے کہ اس توجیہ سے
اگرچہ عبارت موجہ ہوگئی لیکن حدیث کا ضعف دفع نہوا اسلیے کہ ابن ابی شیبہ نے جو روایت کیا ہی وہ
قول ابن سیرین پر موقوف ہی اور حدیث مذکور الصدر مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر پس صحت کو اسقدر
پونچا کہ یہ قول ابن سیرین کا ہی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت کرنا ثابت نہوا اسواسطے کہ راوی
اوسکا مؤمل بن عبد الرحمن سامحہ اللہ تعالی ضعیف ہی اور یہان مصنف عہ رسالہ نے عجب کام سے
دیانتی کا کیا کہ اپنی بات بنانے کے واسطے ابن عراق کی عبارت کے ترجمے مین اسیقدر لکھا کہ
لایا ہی اس سند کو ابن ابی شیبہ مصنف مین ابن سیرین سے تاکہ دیکھنے والے سمجھین کہ یہ وہی
حدیث ابوہریرہ کی ہی کہ یہان بواسطۂ ابن سیرین کے بسند صحیح روایت کی گئی اور یہ نکہا کہ ابن ابی شیبہ جو
لایا ہی وہ قول ابن سیرین کا ہی نہ ابوہریرہ یا حضرت رسالت کا جیسا کہ عبارت ابن عراق سے ظاہر ہی
کہ عن ابن سیرین قولہ اور اگر یہ عبارت سمجھہ مین نآئی تھی تو کیا کتاب برہان بھی نہ دیکھی تھی کہ اوسمین
یہ قول مع تمام سند کے مصنف ابن ابی شیبہ سے منقول ہی کہ حدثنا ابو سلمۃ عن عوف
عن محمد هو ابن سیرین قال یکون فی هذه الامة خلیفة لا یفضل علیه
ابو بکر و عمر و لیس هذا اول قارورة کسرت فی الاسلام یہ ایک شمہ ہی اونکی عادات کا
چنانچہ ابواب سابقہ مین معلوم ہو چکا کہ اونکے پیشواؤن نے کسقدر آیات و احادیث و عبارات
کتب منقول عنہا مین تحریفات کی ہین اور بے اصل اور موضوع حدیثین اپنے موافق لاکر قطعیات
سمجھے ہین اور احادیث صحیحہ اور اجماع قطعی کو کہ اپنے مخالف پایا پس پشت ڈال دیا ہی قولہ اور دوسرے
اسکے طریق دوسرا بھی ہی لایا ہی اسکو نعیم بن حماد کتاب فتن مین انتہی جواب تمہاری تقریر سے
معلوم ہوتا ہی کہ تم پہلا طریق حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سمجھے جاتے ہو حالانکہ ایسا
نہین ہی بلکہ یہ دوسرا طریق بھی واسطے قول ابوبکر محمد بن سیرین کے ہی کہ نعیم بن حماد نے دوسری
سند سے اوس قول مذکور کو روایت کیا چنانچہ کتاب برہان مین لکھا ہی کہ اخرج نعیم من طریق
ضمرة عن محمد بن سیرین انه ذکر فتنة تکون فقال اذا کان فاجلسوا فی بیوتکم
حتی تسمعوا علی الناس خیر من ابی بکر و عمر الخ قولہ اور شیخ علی متقی رسالہ برہان کے
بارھوین باب مین لایا ہی اس ابن شیبہ کی روایت اور ذکر کیا ہی اسکی صحت کو اور صاحب عقد الدرر

عہ یعنی عیسیٰ میان لکھنوی ۱۲

ساتوین باب مین لکھے ہین کہ روایت ہی عوف بن منبہ سے کہ کہی حدیث کہتے ہین ہم کہ ہوگا اس
امت مین خلیفہ نہین فضیلت ہی اوسپر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی لایا ہی اس روایت کو امام ابوبکر دانی
رحمۃ اللہ علیہ اپنی سنن مین جواب ابن ابی شیبہ کی روایت اوپر مذکور ہو چکی اوس مین عوف محمد بن
سیرین سے روایت کرتے ہین اپس معلوم ہوا کہ قول عوف کا مرجع بھی محمد بن سیرین ہین اب ظاہر ہوا کہ
جمیع طرق کا مدار محمد بن سیرین کے قول پر ٹھہرا اور معلوم ہوا کہ یہ بات فقط قول محمد بن سیرین کا ہی اب انصاف
کیا چاہیے کہ اجماع جمہور صحابہ کرام کا اوپر افضلیت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے اور اجماع مرکب تمام صحابہ
کا کہ مبطل ہی اس قول ثالث کا جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا اور احادیث صحیحہ کہ صحاح ستہ وغیرہا کتب معتبرہ
حدیث مین باسانید معتبرہ مذکور ہین کہ دال ہین اوپر افضلیت شیخین کے کہ باب پنجم مین مذکور ہو چکین
اور آگے بھی آوین گین اور علی مرتضی سے بتواتر قطعی کچھ اوپر اسّی راوی کی روایت سے مروی ہوتا
کہ افضل اس امت مین بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ابوبکر ہین پھر عمر ہین یہ سب ایک طرف ٹھہرا
اور ایک قول محمد بن سیرین تابعی کا ایک طرف ٹھہرا جسکو ذرہ بھی فہم و شعور امور دین مین ہوگا وہ
بلا تامل جانے گا کہ قوت کسطرف ہی اور قابل استدلال کون ہی اور اس قول کو اوس اجماع و احادیث کے
سامنے کیا رتبہ ہی اسواسطے امت نے اس قول کو آج تک قبول نکیا بلکہ جس وقت محمد بن سیرین نے
یہ بات کہی اوسیوقت اونکے حاضرین مجلس نے بکمال استبعاد پوچھا کہ کیا ابوبکر اور عمر سے افضل ہوگا
اور طرہ یہ ہی کہ محققین مہدویہ کہتے ہین کہ ابن سیرین کے مہدی دوسرے ہین مہدی متنازع فیہ نہین
ہین چنانچہ کنز الدلائل مین شہاب الدین مہدوی نے لکھا ہی نزدیک ابن سیرین مہدی از غیر بنی فاطمہ
مقرر ست چنانچہ ذکر کرد امام احمد بن عبد اللہ بن علی بن یحیی در کتاب خود کہ نام او آثار النیرین
بعد ذکر حدیث بخاری عن ابی ہریرۃ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ
حتی یخرج رجل من قحطان یسوق الناس بعصاہ قال القحطان ابو الیمن قال المقدسی
اختلف فیہ فقال ابن سیرین القحطانی رجل صالح وھو الذی یصلی خلف عیسی
وھو المھدی فلھذا ابن سیرین ذکر کردہ المھدی من ھذہ الامۃ یؤم عیسی بن مریم
بلا قید از بنی فاطمہ انتہی اپس اب مہدویوں کا قول ابن سیرین سے تفضیل مہدی فاطمی کی ثابت کرنا
مراد ابن سیرین کو محرف کرنا ہی اور یہ سب ایک طرف رکھو خود تمہارے مہدی کے قول سے کہ جنکو

معصوم جانتے ہو لزوماً نکلتا ہی کہ ابوبکر صدیق کا افضل ہونا لوح محفوظ کی لکیر ہی اسواسطے [illegible]
ہوا کہ تمہارے مہدی نے کہا ہی کہ شیخ محی الدین ابن عربی نے جو کچھ لکھا ہی اول لوح محفوظ پر نظر کرکے بعد
قلم تحریر کیا ہی اور شیخ نے فتوحات مین فرمایا ہی کہ امت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کوئی شخص
سوائے عیسی علیہ السلام کے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نہین ہی اب اگر تمہارے نزدیک مہدی
افضل ہین ابوبکر صدیق سے تو یہ کشف اونکا خطائے فاحش ہوا اور معصومیت مین بٹہ لگا اور مہدویت
تمہارے اصول کے موافق غارت ہو گئی پس تمہاری برخورداری اور سعادتمندی اسمین تھی
کہ اپنے بزرگ کو جھٹلا لے۔ اور محمد بن سیرین کے قول کو حضرت عیسی علیہ السلام پر محمول کرنے
کہ لفظ خلیفہ کا اونپر بھی صادق ہی جیسا کہ مشکوۃ مین ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکماً عادلاً فلیکسرن الصلیب ولیقتلن
الخنزیر ولیضعن الجزیۃ الحدیث یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واللہ کہ اوترینگے
عیسی ابن مریم اس حال مین کہ حاکم عادل ہونگے پس توڑینگے صلیب کو اور قتل کرینگے خنزیر کو اور اوٹھا دینگے
جزیہ یعنی ذمیون کو جزیہ لیکر اونکے دین پر چھوڑ دینا موقوف کرینگے بلکہ یا قتل یا اسلام کا حکم فرماوینگے
اور مہدویہ کے ایک رسالہ عربیہ مین دیکھنے مین آیا کہ خلیفہ چھ ہین خلفائے راشدین اور مہدی
اور عیسی مگر مہدی اور عیسی جامع ہین خلافت اور امامت کو بخلاف خلفائے راشدین کے کہ
فقط خلافت رکھتے تھے اور امام وہ ہی کہ سبب نجات امت ہو جیسا کہ حدیث مین ہی کہ کیف
تہلک امۃ انا فی اولہا وعیسی فی اخرہا والمہدی من اہل بیتی فی وسطہا
بلکہ ابن عدی کی حدیث جو ہمنے شروع مین نقل کی وہ حضرت عیسی سے نہایت مناسبت
رکھتی ہی نہ مہدی سے اسلیے کہ اوسمین ہی کہ ہوگا آخر زمانے مین ایسا خلیفہ اور ظاہر ہی کہ آخر زمانے مین خلافت
حضرت عیسی علیہ السلام کی ہوگی اور مہدی کی خلافت اونسے پہلے ہوگی کہ اسپر لفظ وسط کا صادق ہی
جیسا کہ مشکوۃ مین ہی کیف تہلک امۃ انا اولہا والمہدی وسطہا والمسیح
اخرہا یعنی کیونکر ہلاک ہوگی امت کہ مین اول اسکا ہون اور مہدی وسط اوسکے اور عیسی
آخر اوسکے اور قبل اوسکے ایک حدیث بروایت ابونعیم مذکور ہوئی کہ اوسمین یہ الفاظ ہین خیر ہذہ الامۃ
اولہا وآخرہا اولہا فیہم رسول اللہ وآخرہا فیہم عیسی بن مریم یعنی بہترین اس امت کے

افضل والے اور آخر والے ہین اول والون مین رسول اللہ ہین اور آخر والون مین عیسی بیٹے مریم کے ہین
پس مہدویونکو لائق تھا کہ قول محمد بن سیرین کو حضرت عیسی علیہ السلام پر محمول کرتے کہ خلاف اجماع
مفرد جمہور کا اور اجماع مرکب کا نہوتا اور احادیث صحیحہ کی بھی مخالفت لازم نہ آتی اور شیخ محی الدین بن عربی کا کلام بھی اونکے
مخالف نہوتا اور اونکے واسطے سب سے بڑی یہ بات تھی کہ مہدی ثناخوانی ابن عربی مین سچے
نکلتے مگر انھون نے مہدی کی افضلیت پر اونکی مہدویت کو فدا کردیا اور مصداق اس کلام کے ہوے
شعر یکے بر سر شاخ بن می برید ✤ خداوند بستان نگہ کرد و دید ✤ بگفتا کہ این مرد بد میکند ✤ نہ با من
کہ بر نفس خود میکند ✤ اور حیرت کا مقام ہی کہ مہدویہ حمل مطلق کا مقید پر حرام جانتے ہین تا کہ جس حدیث
مین کہ کچھ حال مہدی کا مذکور ہی اور تعبیر مہدی کی بلفظ امیر و خلیفہ وغیرہ کے کی گئی ہی وہان جاے
گریز باقی رہی اور امیر و خلیفہ مطلق کا حمل مہدی پر نکیا جاے یہان اپنے اوس قرار داد اصول کے
خلاف خلیفہ مطلق کو مہدی پر کسطرح حمل کرتے ہین **قولہ** اور بعضے تاویل و توجیہ کیے ہین ان روایتون
مین اسطرح سے کہ حضرت مہدی کے وقت مین فتنے اور حادثے زیادہ ہین اون فتنون سے جو
خلافت مین حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ہوے یہ فضیلت اور زیادتی باعتبار حادثون کے
ہی نہ باعتبار ثواب کے کیونکہ صحیح حدیثین اور اجماع اس بات پر ہی کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما
افضل الخلق ہین بعد انبیا علیہم السلام کے **جواب** شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب
برہان مین فرمایا کہ مؤلف کتاب عرف وردی نے کہا کہ جیسا کہ حدیث بل اجر خمسین
منکم مین تاویل کی گئی ہی ویسی لفظ ابن سیرین مین بھی تاویل کرنا مناسب ہی اسواسطے کہ زمانہ مہدی مین
فتنے نہایت سخت ہوینگے اور تمام نصاری اوپر ہجوم کرینگے اور دجال محاصرہ کریگا چونکہ اون سبکو
اللہ تعالی اونکے ہاتھ سے دفع کرادیگا اس سبب سے اونکو اس امر خاص مین فضل ہی ابوبکر
و عمر رضی اللہ عنہما پر نہ اس بات مین کہ اونکا ثواب زیادہ ہو اور مرتبہ عنہما کے پاس شیخین سے بلند تر
رکھتے ہون اسواسطے کہ احادیث صحیحہ اور اجماع اسپر ہی کہ ابوبکر و عمر افضل الخلق ہین بعد انبیا اور مرسلین کے
انتہی یہ تاویل کرنا اور اس قول ابن سیرین کو ساتھ دوسرے ادلہ شرعیہ صحیحہ کے تطبیق اور توفیق دینا
محض تبرع اور رعایت قائل کی ہی ورنہ بموجب قواعد علم اصول حدیث اور فقہ کے یہان تاویل کی
کچھ ضرورت نہ تھی بلکہ کہہ دینا تھا کہ یہ قول ساقط الاعتبار ہی اسواسطے کہ کتب اصول مین مبرہن ہی

فا

کہ درمیان قوی وضعیف کے تعارض نہین ہوتا ہی اور جب قول ضعیف قوی کے مخالف ہوتا ہی ساقط
ہوجاتا ہی سیواسطے حدیث مشہور متواتر کی معارض نہین ہوسکتی اور خبر واحد مشہور کی معارض
نہین ہوتی البتہ جب وخبرین برابر مرتبے کے متعارض نظر آتی ہین تو وہان اگر ممکن ہوتا ہی تو اول توفیق
وتطبیق کرکے دونون پر عمل کرتے ہین اور اگر تطبیق نہین ہوسکتی ہی مگر تاریخ معلوم ہوتی ہی تو اول
کو منسوخ اور متاخر کو ناسخ جانتے ہین اور اگر تاریخ معلوم نہو تو کسی وجہ سے ایک کو ترجیح دیکر اوسپر
عمل کرتے ہین اور اگر ترجیح نہ بن سکے تو توقف کرتے ہین اور حکم دونون کا ساقط ہوجاتا ہی کہ اذا
تعارضا تساقطا تا کہ ترجیح بلا مرجح نہ لازم آوے یہ خلاصہ ہی مسلم الثبوت اور شرح بحر العلوم اور
شرح نخبۃ الفکر اور نور الانوار اور تحقیق الحسامی وغیرہ کا اور ظاہر ہی کہ بیان قول ابن سیرین کا اگرچہ بسند
صحیح مروی ہووے سو برو اجماع اور قول صحابۂ کرام اور حدیث سید الانام علیہ السلام کے کیا رتبہ
رکھتا ہی کہ معارض ومناقض کہا وے بلکہ قول صحابی بھی مقابل حدیث صحیح کے ترک کیا جاتا ہی
البتہ جب کوئی حدیث کسی مقدمے مین ہاتھہ نلگے تو قول صحابی کا حجت ہوتا ہی دوسرونکے
واسطے مگر یا بن تفصیل کہ جو قول صحابی کا کہ صحابہ مین مشہور ہوا اور انھون نے اوسپر سکوت
کیا تو اوسکی تقلید واجب ہی اسلیے کہ وہ اجماع سکوتی ہوا اور اگر دوسرے صحابہ نے اوسمین خلاف
کیا تو تقلید واجب نہین ہی بلکہ جس صحابی کا قول مجتہد کی رائے کے مطابق ہو اوسپر عمل کرے اب
باقی رہا وہ قول کہ اوسمین اختلاف اور اتفاق اونکا ثابت نہوا خواہ وہ قول قابل اجتہاد ہو یا نہو
امام شافعی کے نزدیک اوسکی تقلید ضرور نہین ہی اور ابو سعید بردعی کے نزدیک ضرور ہی
اور کرخی کے نزدیک غیر اجتہادی مین ضرور ہی جیسا کہ توضیح مین ہی اور قول ایسے تابعی کا کہ صحابۂ کرام
اونکے فتوے کو اپنے قول پر ترجیح دیتے تھے یا تسلیم کر لیتے تھے جیسا کہ قاضی شریح اور
مسروق بعضون کے نزدیک مانند قول صحابی کے ہی اور اگر اونکا فتوی صحابہ کے وقت مین نکلا
ہو تو وہ مانند دوسرے مجتہدونکے ہین کہ تقلید واجب نہین ہی اور صاحب مسلم الثبوت اور بحر العلوم
نے اس تفرقہ کو رد کیا اور کہا کہ کسیطرح کا تابعی ہو اوسکی تقلید واجب نہین ہی اور دلائل اہل
تفرقہ کا جواب دیا اور امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ مین تابعی کی تقلید نہین کرتا ہون اسلیے کہ وہ بھی مرد
تھے اور ہم بھی مرد ہین یہ سب چون وچرا اوسوقت ہی کہ اوس مقدمے مین کوئی حدیث ضعیف

یا قوی موجود نہو چہ جائے اس بات کے کہ اجماع اور احادیث صریحہ صحیحہ ہوتے ہوئے قول محمد بن سیرین
تابعی کا سب پر ترجیح دیا جاوے نعوذ باللہ من سوء الفہم **قولہ** اب سمجھیے جیسا کہ تاویل ان روایتوں کی
بعض سے ہی ویسا ہی یہ اجماع مین جو گذرا بیان اوسکا شاہ عبدالعزیز دہلوی کی تفسیر سے جواب
مقدمۂ اولی کا جواب اوپر گذر چکا کہ ان روایتون مین اگر تاویل نکرین تو بھی بسبب مخالفت قوی کے
اصلا قابل استدلال نہین ہین کہ تم اپنے مہدی کی افضلیت مین اوپر متمسک ہو اور مقدمۂ ثانیہ
بہتان محض ہی شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ہرگز اس مقام مین نہ اجماع کا ذکر کیا نہ اوسکے تاویل کا
حرف زبان قلم پر لائے فقط اسیقدر لکھا ہی کہ اہل سنت وجماعت نے لفظ اتقی سے کہ آیت
سیجنبہا الاتقی مین ہی تمسک کیا ہی اوپر افضلیت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد پیغمبر ونکے
تمام امت پر بعد اوسکے تقریر تمسک کی بیان کر کے واسطے علیحدہ کرنے پیغمبرونکے دو تاویلین کین
کہ وہ جیسا کہ ہمکو مضر نہین ہین تمکو کچھ مفید نہین ہین چنانچہ مفصلاً مذکور ہو چکا بیان اجماع کا
کیا ذکر تھا اور اوسکی تاویل کجا ابوبکر صدیق کی فضیلت پر دلائل متنوعہ ہین آیات دلیل علیحدہ ہین
اور احادیث صحیحہ دلیل جداگانہ ہین اور اجماع دلیل برہ ہی البتہ تمنے اس اجماع مین بخلاف فرقۂ تفضیلیہ
جرح کی تھی سو اوسکا جواب بطور تسلیم کے بغرض قطع نزاع کے اجماع مرکب سے تجویز کیا گیا
اور اگر یہ غرض نہوتی تو ہو سکتا تھا کہ کہا جاتا جیسا کہ علماے اہل سنت نے کہا ہی کہ تمام صحابہ نے اوپر
افضلیت ابوبکر صدیق کے اجماع کیا ہی پس افضلیت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قطعی ہی چنانچہ مذہب
شیخ ابوالحسن اشعری کا اور مفاد کلام امام مالک کا یہی ہی اور حکایت اس اجماع صحابہ و تابعین
کی امام شافعی وغیرہ اکابر ائمہ نے کی ہی اور بعض صحابہ سے جو تفضیل جناب مرتضوی کی منقول ہی
یا مراد اوس سے فضل جزوی ہی باعتبار سبقت اسلام یا قرابت حضرت خیر الانام کے یا مراد تفضیل
باقی امت پر ہی سوائے شیخین کے اور اگر بالفرض مراد فضل کلی ہی شیخین پر یعنی کثرت ثواب و عظمت
نفع اسلام اور ترس و تقوی اور قرب حضرت ذو الجلال کے سبب اوسکے تفضیل شیخین کی ظنی ہو جاوے
جیسا کہ ابوبکر باقلانی اور امام الحرمین کی مرضی ہی تو بھی اجماع مرکب کہ مبطل افضلیت مہدی کا ہی
موجود ہی اور ہر صورت مین مہدویونکا دعوی نابود ہی شعر شادم کہ از رقیبان دامن کشان
گذشتی ✤ گو مشت خاک ماہم بر باد رفتہ باشد ✤ تنبیہ یہ خیال نکیا چاہیے کہ جنکے نزدیک

افضلیت حضرت صدیق اکبر کی ظنی ہوگی حقیت خلافت بھی ظنی ہوگی بلکہ خلافت سبکے نزدیک
قطعی ہی اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ قول حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بسبب متواتر ہونے
کے یا اجماع صحابہ سے بسبب خلاف ناصبی کے اگر افضلیت صدیق اکبر کی ظنی ہو جاوے لیکن
بسبب متواتر ہونیکے کہ کچھ اوپر اسّی راوی ناقل ہین قطعی ہی یہ بات کہ جناب علی مرتضی کا یہی
اقرار اور اعتقاد تھا کہ ابوبکر صدیق مجھسے اور سب امت سے افضل ہین پس جنکے نزدیک جناب
مرتضوی معصوم ہین لامحالہ افضلیت ابوبکر صدیق کی قطعی ہوگئی اور جنکے نزدیک غیر معصوم ہین
اونکے نزدیک امر قطعی ہوا کہ خود جناب مرتضوی تفضیلیون مین نہین ہین اور مفضلین اونکے
اونکے اعتقاد کے مخالف ہین کہ مدعی سست و گواہ چست اور زیادہ تفصیل صواعق محرقہ وغیرہ
مین ہی قولہ اور جیساکہ صحیح حدیثین اس بات پر ہین ویسا ہی صحیح روایت ابن ابی شیبہ سے اوس
بات پر ہی اور یہ صاحب تاویل بھی قائل ہی اوسکی صحت کا جو رسالہ برہان مذکور مین مذکور ہی جواب
اوسکا جواب قبل چند ورق کے گذرچکا قولہ ولیکن ترجیح باعتبار کثرت ادلہ کے نہین جائز ہی
جواب اس مسئلے مین اختلاف ہی ایمۂ دین کا امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف رحمہما اللہ تعالی کے نزدیک
جو خبر کہ حد شہرت اور تواتر کو نہ پونہچی ہو اوسکی ترجیح دوسری اوسی نوع کی خبر پر بکثرت ادلہ اور رواۃ
کے صحیح نہین ہی جیساکہ شہادت مین صحیح نہین ہی اور امام محمد اور امام شافعی اور امام مالک اور امام
احمد رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک صحیح ہی اور ہر ایک کے دلائل مسلم الثبوت وغیرہ کتب اصول مین مذکور ہین
مگر یہ سب باتین اوسوقت بن آتی ہین کہ دونون دلیلین ایک قسم اور ایک رتبے کی ہووین مثلاً
ایک مضمون کی ایک حدیث ہی اور اوسی قسم کی اوسکے مخالف المضمون چند حدیثین ہین یا پہلی
کے تھوڑے راوی ہین اور دوسری کے بہت اس صورت مین شیخین کے نزدیک کثرت سے ترجیح
نہین ہوسکتی ہی اور جمہور کے نزدیک ہوسکتی ہی اور اگر دو دلیلین مختلف المرتبہ ہین تو بلا خلاف
اعلی مرتبے والی کو اگرچہ تنہا ہو ادنی مرتبے والی پر ترجیح دینگے چہ جائیکہ وہ اعلی مؤید بکثرت
ہووے وہان ترجیح مین کیا کلام ہی چنانچہ آیت کو حدیث پر ترجیح دیوینگے اور آیات مین ظاہر کو
نص کو اور نص پر مفسر کو اور مفسر پر محکم کو ترجیح دیتے ہین اور احادیث مین متواتر کو مشہور پر
اور مشہور کو خبر احاد پر ترجیح دیتے ہین اور اخبار احاد مین باعتبار متن اور سند کے بہت سے

اسباب ترجیح ہین یہان تک کہ اختلافی اور اتفاقی ملا کر بعضون نے پچاس تک اور بعضون نے سو تک
پونہچائے ہین اور حدیث رسول اللہ کی قول صحابی پر بلا شبہہ ترجیح رکھتی ہی اور جہان حدیث نہو
تو قول صحابی کا اگر عقلی ہو ملحق بقیاس کیا جاتا ہی اور اگر عقلی نہو ملحق بسنت کیا جاتا ہی اور اجماع صحابہ
کا صراحتہً کہ جسمین سب نے بان سے قبول کرین مانند آیت اور حدیث متواتر کے ہی کہ منکر اوسکا کافر ہوجاتا ہی
اور جسمین بعضے سکوت کرین اگرچہ ہمارے نزدیک قطعی ہی لیکن منکر اوسکا کافر نہین ہوتا ہی اور غیر صحابہ کا
اجماع جس بات مین کہ صحابہ کا اختلاف معلوم نہین ہی بمنزلہ خبر مشہور کے ہی کہ افادہ اطمینان کا کرتا ہی نہ یقین کا
اور جس بات مین کہ صحابہ مثلاً دو قول پر مختلف تھے اور بعد والون نے اونمین سے ایک پر اجماع کیا وہ
اجماع بمنزلہ خبر واحد صحیح کے ہوتا ہی کہ واجب العمل ہی نہ موجب العلم اور مقدم ہی قیاس پر اور اگر ان دو قول کے
سوا بعد والے تیسرا نیا قول نکالین تو باطل ہی اسلیے کہ اون دو قول پر صحابہ کا اجماع مرکب تھا یہ خلاصہ ہی
تحقیق شرح حسامی اور نور الانوار اور شرح نخبۃ الفکر وغیرہ کا خلاصۂ کلام یہ ہی کہ ہمارے دلائل جو ہین بات
صریح اور احادیث صحیحہ اور اجماع جمہور صحابۂ کرام کا بلکہ تمام کا موافق رائے بعض کے افضلیت
امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ پر اور اجماع مرکب صحابۂ کرام کا اوپر افضلیت ابو بکر و علی
رضی اللہ عنہما کے کہ ہر ایک دلیل اون دلائل سے بالاستقلال مثبت ہی ہمارے مدعا کی اور مبطل ہی
افضلیت مہدی کی اور تم لوگ اسکے مقابلے مین قول محمد بن سیرین تابعی کا لائے کہ اوسمین نام بھی
مہدی کا نہین ہی بلکہ مطلق لفظ خلیفہ کا ہی کہ محتمل ہی مہدی اور حضرت عیسی علیہ السلام کو یہان تمھاری
دلیل ہماری دلیل کے ہم رتبہ کہان ہی کہ قاعدۂ صدر جاری ہووے اور ہمکو کثرت ادلہ سے ترجیح
دینے کی کیا حاجت ہی بلکہ ہر ایک دلیل ہماری بسبب علو رتبہ کے تمھاری دلیل کے ابطال اور اسقاط
کے واسطے کافی ہی بلکہ اگر ہم کہین کہ تم محض بے دلیل ہو تو ہوسکتا ہی اسلیے کہ ادلہ شرع کے چار ہین کتاب
و سنت و اجماع و قیاس قول تابعی کا کچھ دلیل شرعی نہین ہی کہ اوس سے تم اتنا بڑا مطلب اعتقادی
ثابت کرتے ہو کہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان **قولہ** اور جیسا کہ احتمال توجیہ و تاویل کا اوس
روایتون مین ہی ویسا ہی اس حدیث مین اقرب ہی آپ کہتے ہین ہم یہ حدیثین اور تاویل اونکی جو شاہ
عبد العزیز سے تفسیر مذکور مین مذکور ہین **حدیث** ۱ پر خبر دار کسیکو ابو بکر پر مقدم نکرنا اسواسطے کہ وہ
افضل ہی ہم سب کا دنیا اور آخرت مین **حدیث** ۲ قسم ہی خدا کی کہ آفتاب طلوع و غروب نہین کیا کسی

بعد انبیا اور مرسلین کے کہ وہ بہتر ہوا ابوبکر سے حدیث آفتاب طلوع و غروب نہین کیا ہی بعد پیغمبرون
اور رسولون کے کسی پر کہ بہتر ہو ابوبکر سے حدیث حق تعالی نے میرے بعد اس سے بہتر کسیکو پیدا
نہین کیا اور اسکی شفاعت قیامت کے دن پیغمبرونکی شفاعت کے مانند ہوگی آب ظاہر ہی کہ ان حدیثون
کی دلالت اس بات پر ہی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ افضل ہین اون لوگون سے جو موجود تھے اور ملنے
مین یا اوسکے آگے کیونکہ لفظ خطاب کا اول حدیث مین کہ وہ افضل ہی تم سب کا صاف دلالت کرتا ہی شق
اول پر فقط اور لفظ ماضی کا باقی حدیثون مین کہ آفتاب طلوع و غروب نہین کیا کسی پر اور کسی کو پیدا
نہین کیا صاف دلالت کرتا ہی دونون شقون پر اور سوا ان حدیثون کے جو حدیث کہ اس مقدمے
مین ہی اس معنی کا احتمال رکھتی ہی جیسا کہ مشکوۃ شریف مین باب مناقب ابوبکر رضی اللہ عنہ مین صحیح بخاری
سے ہی کہ محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہی کہ پوچھا مین میرے باپ کو کون آدمیون کا بہتر ہی بعد نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمائے ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمائے کہ تھے ہم زمانے
مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ نہین برابر کرتے تھے ساتھ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے کسی کو
اور روایت مین ابوداؤد کی یہ روایت اسطرح ہی کہ افضل امت نبی بعدہ ابوبکر ہین الحاصل فضیلت
جناب امیر المومنین ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہما کی حضرت مہدی موعود علیہ السلام پر کسی
دلیل صریح قطعی سے ثابت نہین ہوسکتی ہی جیسا کہ حضرت عیسی علیہ السلام پر بعد نزول کے ثابت نہین
ہی اور باقی دلیلین اس مسئلے کی تفصیل وار رسالۂ دوازدہ جواب مین حضرت علماء باللہ عبد الملک سجاوندی
عالم فرقۂ مہدویہ
رحمۃ اللہ تعالی سے مذکور ہین جواب اون روایتون کی توجیہ و تاویل کا سبب و برکات و ثمرات معلوم
ہوچکا اگر تاویل نکرتے تو بسبب مخالفت اقوی کے بالکل ساقط تھین اور چونکہ اعمال بہتر ہی اہمال سے
رعایۃً اور تبرعاً تاویل کردی گئی موافق محاورات اور عرف شرع کے نہ جیسا کہ تمنے اس صحیح حدیثون مین
کہ موافق اجماع اور اصول دین کے ہوتے ہوئے خواہ مخواہ تاویل کرکے اصول و اجماع کو برہم کردیا
اور تاویل بھی ایسی کہ محاورات قرآن و حدیث کے سراسر خلاف اسلیے کہ مدار تمہاری تاویل کا دو بات پر
ٹھہرا ایک یہ کہ جس حدیث مین صیغہ خطاب کا آیا وہان فقط حاضرین مراد ہین نہ بعد پیدا ہونے والے
یہ سراسر مخالف محاورۂ قرآن و حدیث کے ہی اسواسطے کہ قرآن و حدیث مین جبکہ مطلقاً خطاب طرف
مومنین کے ہوتا ہی تو حاضرین پر اختصاص نہین ہوتا ہی بلکہ جمیع مومنین امت مخاطب ٹھہرتے ہین ورنہ لازم

اوسکے خطابات أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ
الْيَتِيمِ وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا
فِيهِ ذِكْرُكُمْ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ
شَدِيدٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ان الله عزوجل
اجارکم من ثلث خلال ان لا یدعوا علیکم نبیکم فتهلکوا جمیعا وان لا یظهر
اهل الباطل علی اهل الحق وان لا یجتمعوا علی ضلالة ولکني لست کاحد منکم
اور سوا اوسکے اور ہزارہا خطاب مخصوص اوس عصر کے لوگون سے ہوجاوین اور تمام امت بعد کی سنے
خطاب حساب غیر مکلف ہجاوے کوئی عاقل بھی ایسا ہذیان زبان پر لاوے گا دوسری یہ بات کہ ماضی کا
صیغہ جس حدیث مین فقط اونہین لوگون پر دال ہی کہ پیدا ہوچکے ہین خواہ زمانہ تکلم تک زندہ ہون یا نہون
اور بعد والے اوسکے مصداق نہین ہین حالانکہ قرآن وحدیث مین یہ محاورہ دائر وسائر ہی کہ ماضی بجا
استمرار کے آتا ہی جیسا کہ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ٥ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا
تَعْمَلُونَ خَبِيرًا وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا
عَزِيزًا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ
لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ اور ایسی یہ بھی دائر وسائر ہی کہ تعبیر مستقبل کی لفظ ماضی سے کرتے ہین جیسا کہ
أَتٰى أَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي
الْأَرْضِ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ وَنَادٰى أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ
وَنَادٰى أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا الآیات اور قاعدہ مقررہ علم بلاغت ہی کہ جس چیز کے متحقق الوقوع
ہونے پر تنبیہ منظور ہوتی ہی وہ اگرچہ مستقبل ہو لیکن بلفظ ماضی تعبیر کرتے ہین اور مطول مین لکھا ہی کہ یہ مجاز
کلام عرب مین خصوصًا کلام اللہ مین شمار سے باہر ہی اور طرفہ یہ ہی کہ حدیث محمد بن حنفیہ مین نہ لفظ ماضی کا
ہی نہ خطاب کا اسکو بھی اپنے قاعدہ اختراعی مین داخل کردیا اوسکے الفاظ یہ ہین کہ محمد بن حنفیہ فرماتے
ہین کہ مینے اپنے والد ماجد یعنی علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کہ ای الناس خیر بعد النبي
صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر یعنی کون آدمی افضل ہی بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا
ابو بکر بھلا یہ بات کوئی اس نزدیک والے سے پوچھے کہ بات ہجم مین جو حدیث امام احمد کی مذکور ہوئی

کہ اوسمین یہ الفاظ ہین سید اکھول اہل الجنۃ وشبابھا بعد النبیین والمرسلین یعنی
ابوبکر و عمر سردار ہین بڈھون اہل جنت کے اور جوانون اہل جنت کے بعد انبیا اور مرسلین کے یہان
کون سا زمانہ اور کونسا خطاب ہی اور اوسی باب مین حدیث طبرانی کی جو مذکور ہولی کہ ان روح
القدس جبرئیل اخبرنی ان خیر امتک بعدک ابوبکر یعنی حضرت نے فرمایا کہ روح
القدس جبرئیل نے مجکو خبر دی کہ تمہاری امت کا افضل بعد تمہارے ابوبکر ہی یہان امت سے
بعض مراد ہین یا تمام اگر بعض ہین تو کونسا قرینہ مخصصہ مرجحہ ہی کہ اوسکے واسطے کلام ظاہر سے پھیرا
جاتا ہی اور اگر تمام امت مراد ہی تو یہ تمہارے مدعی مہدویت بھی اوسمین داخل ہین یا نہین اگر ہین
تو ابوبکر صدیق اونسے افضل ہوسئے اور اگر اس حرف سے امت مین بھی داخل نہین ہوتے ہین
تو ہمکو اونسے کیا کام ہم کلام اوس شخص سے کرتے ہین کہ اس امت اجابت مین داخل ہووے اور ایک
حدیث و قرآن سے ہمارا الزام تمام ہوتا ہی حکایت ایک روز مصنف اس سالۂ مردودہ سے کہ اپنی
تصنیفات کی داد مانگنے کے واسطے گھر بگھر پھیری کیا کرتے تھے مینے کہا کہ اگر ہم کوئی ایسی حدیث
نکالدیوین کہ اوسمین افضلیت صدیق اکبر کی تصریح ہو اولین و آخرین پر جب تو تسلیم کروگے کہنے
لگے ایسی کہان حدیث ہی مینے کہا ترمذی مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے حق مین فرمایا کہ ھذان سید اکھول اھل الجنۃ من
الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین الحدیث یعنی یہ دونون بہتر ہین کہول بہشتیون
کے اولین و آخرین سے سوا انبیا اور مرسلین کے کہول جمع کہل کی ہی اور صراح مین لکھا ہی
کہ کہل مرد میانہ سال اکتمال دوموئیہ ہونا اور پنج فضائل مین فضیلت سید محمود مین مذکور ہی کہ اونکی داڑھی
مین سیاہی زیادہ تھی جبا ونکے باپ مہدی کو دفن کرنے لگے اونکی داڑھی مثل مہدی کے برابر دوموئے
ہوکر علیہ مہدی کے مشابہ بن گئی اس سے معلوم ہوا کہ اونکے مہدی دوموئے تھے اور قطع نظر اسکے
تحقیق اسکی باب پنجم مین ہو چکی کہ مراد کہول سے اس حدیث مین سب برنا و پیر ہین اور یہ بھی مذکور ہو چکا
کہ اس حدیث کو ابن ماجہ اور ترمذی و امام احمد اور ابو یعلی اور ضیا اور طبرانی نے بطریق متعددہ روایت
کیا ہی القصہ مصنف مذکور نے بعد سماعت اس حدیث کے متحیر ہو کر اس طریق استدلال سے
گریز کیا اور کہا کہ ہم جو احادیث سے دلائل نقل کرتے ہین یہ فقط مؤیدات ہین ہمارا مدار انہیر ہی

اصل دلیل ہماری یہ ہی کہ ہمارے نزدیک جسکی مہدویت باخلاق نبویہ ثابت ہوئی اوس نے ایسا دعوی
کیا ہی محرر اوراق کو چونکہ اوسوقت انسے یہ غرض متعلق تھی کہ واسطے انکشاف مذہب کے اونکے
پیشواؤن کی کتابین اونسے بملایمت وصول کرے بخوف اسامر کے کہ بھڑک جاوینگے مباحثہ کو
طول ندیتا تھا ورنہ اوسکا جواب نہایت معقول تھا کہ کذب سب دیان آسمانی مین اخلاق حسنہ سے
خارج ہی خصوصًا خداوند پاک پر جھوٹھہ باندھنا کہ مجکو فلان اور فلان سے افضل بنایا ہی پس اس
دعوی افضلیت کا صدق جزء اعظم اخلاق ہی کہ مہدویت جسپر موقوف ہی اب اگر اس دعوی کا
اثبات خارج سے نکرکے مہدویت پر موقوف رکھو تو دور لازم آتا ہی کہ قسم محالات بدیہیہ سے ہی
اور سواے اوسکے دوسری بداخلاقیان بھی باستیعاب تمام باب سوم کی دلیل ہفتدہم مین
گذرچکین پس ایسے شخص کے دعوے کا ثبوت اوسی کے اعتماد پر محال ہی غرض کہ اس قسم کے واہیات
اس قوم مین حد وحساب سے باہر ہین اور باین ہمہ یہ جانتے ہین کہ ہمارے دعوے کے دلائل منجملہ
قطعیات و براہینات ہین جیسا کہ مصنف مذکور اس مقام مین سمجھے ہین کہ مین مہدی کی فضیلت
حضرت صدیق اکبر پر بخوبی ثابت کرچکا اسواسطے آگے اس بات پر کمر باندھے ہین کہ مہدیکو برابر مرتبہ
رتبہ حضرت سید الاولین والآخرین کے ثابت کرین العیاذ باللہ شعر تو کار زمین را نکو ساختی کہ با
آسمان نیز پرداختی **مطلب دوم** مسئلہ حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ السلام فضیلت و بزرگی مین
ہمسر و برابر ہین حضرت محمد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلائل نقلیہ و شرعیہ سے لیکن دلائل نقلیہ یہ ہین کہ
کہ منقول ہی ملک بخن رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ احکام وبیان سے حضرت مہدی علیہ السلام کے جو امر اللہ
ایک شخص پیشواؤن سے نزدیک مہدویہ کے
مراد اللہ ہی اتنی برابری دو محمد کی پائی ہم کہ دو شخص کو اور دو چیز کو سوا نہین **جواب** مہدی حضرت
رسالت پناہ کی اولاد مین ہین اور جسکو ذرا بھی ہوش وحواس ہین جانتا ہی کہ والد اور ولد کا ایک شخص ہونا
محال ہی پس بالبداہتہ حضرت رسالتپناہ اور مہدی دو شخص ہوئے اب یہ کہنا کہ انہین اتنی برابری پائی
ہم کہ دو شخص اور دو چیز کو روا نہین حقیقت مین یہ کہنا ہی کہ مہدی اور حضرت رسالت مین یہ برابری
روا نہین ہی پس تمنے خود اقرار کیا کہ ہمارا دعوی برابری کا ناروا اور ناجائز ہی سبحان اللہ یہ قدرت
الٰہی اور معجزۂ حضرت رسالتپناہی ہی کہ ہمارے الزام اور جواب دینے کے آگے ابتداے بحث مین
تم باطل و قبیح پر ہونے کا اور ہم حق صریح پر ہونے کا تمھی سے اقرار کرا دیا اوسپر علاوہ یہ ہی کہ کہتے ہو

کہ یہ برابری ناروا مہدی کے احکام و بیان سے پائی گئی پس ثابت اس امر کا ہوا کہ خود مہدی اس ناروا کا
حکم کرتے تھے اور ناروایات کا حکم کرنا خطائے فاحش ہی بیان معلوم ہوا کہ مہدی موعود نتھے اسواسطے
کہ تم بالاتفاق قایل ہو کہ مہدی موعود سے حکم مین خطا سرزد نہوگی کہ یقفو اثری ولا یخطی شان
اونکی ہی بیان خود تمنے دہ پردہ انکار اونکی مہدویت کا کیا **قولہ** اور حضرت نے فرمایا مہدی سے کوئی
بزرگ نہین ہی بجز خدا تعالی کے **جواب** تمہارے حضرت کی کون سی بات پر اعتبار کرنا چاہیے بیان تو معلوم ہوا
کہ خدا کی بزرگی کچھ مانتے تھے اور اپنے سے بڑا جانتے تھے اور پنج فضائل مین لکھا ہی کہ مقام فراہ مین یہی
بزرگوار میان نعمت کے سامنے آکر بولے کہ انا الله رب العالمین یعنی مین اللہ ہون پروردگار عالمین کا
اور اپنے بیٹے سید محمود سے کہا کہ مین بندہ ہون خدا فی الحال ہو جاتا ہی لیکن بندہ ہونا محال ہی انتہی شاید
مہدوی لوگ اس تعارض کی یون تطبیق دیوینگے کہ وہ خدا کہ مہدی سے بزرگ ہی وہ اور ہی اور وہ خدا کہ مہدی
اور وہ ایک ہی اور وہ خدا کہ وہ بن جانا آسان ہی وہ اور ہی اسواسطے کہ اونکے مہدی کے اعتقاد مین
پرانے ملا کر بہت سے خدا ہین جیسا کہ شواہد الولایت کے آٹھوین باب مین لکھا ہی کہ مہدی نے شاہ نیک
سے کہا کیا پڑا ہے خدا پر مقید ہو گئے ہو آگے بڑھو اور یہ بیت پڑھی **شعر** بیزارم ازان کہنہ خدائے کہ تو
داری ✿ ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دگر ست ✿ تعالی الله عما یقول الظالمون علوا کبیرا **قولہ**
اور حضرت نے فرمائے جب کہ ہم مشقت زیادہ کرتے ہین تو برابر اونکے ہوتے ہین **جواب** معلوم ہوا کہ مہدویت
واسطے مساوات کے کافی نہین ہی بلکہ جزا خیر اوسکی علت کا زیادت مشقت ہی اور لفظ جب کا کہ دال ہی اس
بات پر کہ مشقت زیادہ ہمیشہ نہین ہوتی ہی پس برابری بھی کہ اوسی پر معلق تھی اوسوقت نہوگی لیکن مقام
مہدویت بھی اوسوقت جاتا رہتا ہی یا نہین اگر نہین جاتا ہی تو باوجود مہدی ہونے کے حضرت رسالت سے
کم رتبہ ہوتے ہین پس یہ کلیہ سابق خطا ٹھہرا کہ مہدی سے کوئی بزرگ نہین ہی بجز خدائے تعالی کے اور اگر
مہدویت سے اوسوقت معزول ہو جاتے ہین تو قطع نظر اس قباحت کے کہ اگر ان اوقات معزولی کو شمار
کرین تو پانچ برس بھی کہ کمترین مدتون مہدویت کی ہی پوری نہین ہوتین بڑی خرابی یہ پڑتی ہی کہ
کہ اونکے اصحاب اور مرید اوسوقت بھی انکو البتہ مہدی اعتقاد کرتے تھے ضلال و خطا مین مبتلا رہتے
تھے اسلیے کہ جیسا کہ غیر نبی کو نبی جاننا خدا کے پاک پر افترا ہی ویسی غیر مہدی کو مہدی سمجھنا اور یہ بزرگوار
اوسوقت اس لقب غیر واقعی پر راضی ہو کر سکوت کرتے تھے اور مصداق اس آیت کے ہوتے تھے

ف مہدویون کی کتابون سے معلوم ہوتا ہی کہ اونکے اعتقاد مین شاید اونکے مہدی کے خدا متعدد تسلیم ہین

ف [illegible]

يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا کہ اللہ تعالی مذمت فرماتا ہے اون لوگون کی جو وصف اپنے مین
نہو اوسپر اپنی تعریف وثنا ہونے کی خواہش رکھتے ہین اور یہ بھی اس کلام سے معلوم ہوا کہ رتبہ حضرت
خاتم الرسالت کا کہ خالق ہے رتبہ نبوت ورسالت محض ہے اونکے نزدیک کسبی ہے کہ جب مشقت زیادہ کرتے
ہین تو حاصل ہو جاتا ہے پس اوسکے مستحق ہونے کا سبب یا شرط زیادہ مشقت ہوئی اور یہ مذہب اہل
ایمان کا نہین ہے بلکہ مشرب معتقدین فلاسفہ یونان کا ہے جیسا کہ شرح مواقف مین لکھا ہے کہ رسول ہونے
کے واسطے یہ شرط نہین ہے کہ پہلے خلوت مین بیٹھکر مجاہدہ کرے اور خلق سے منقطع ہو جاوے اور
ریاضتین کرکے احوال عمدہ پیدا کرے اور صفائی جوہر اور پاکیزگی فطرت اوسکی استعداد ذاتی ہووے
جیسا کہ حکما کا زعم ہے بلکہ نبوت ایک رحمت اور عطائے الہی ہے کہ فقط اوسکی مشیت سے متعلق ہے جسکو
چاہتا ہے اوسکو اس رحمت سے سرفراز ومختص فرماتا ہے وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ اور
شرح مقاصد مین لکھا ہے کہ حق یہ ہے کہ پیغمبرونکا بھیجنا لطف ورحمت الہی ہے کہ کیا تو احسان کیا اور اگر
نکرتا تو اوس پر کچھہ عیب نتھا جیسا کہ اہل سنت کا تمام الطاف الہی مین یہی مذہب واعتقاد ہے اور پیغمبری
اس امر پر مبنی نہین ہے کہ پیغمبر مین پہلے کچھہ استحقاق ہووے اور کچھہ اسباب اور شروط اوسمین
جمع ہووین وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ
رِسَالَتَهٗ انتہی اور انکار اس بات کا کہ مقام نبوت محنت اور مشقت اعمال سے حاصل ہوتا ہے کچھہ
نیا مقدمہ نہین ہے بلکہ قدیم سے اتفاق امت اور اجماع اہل سنت اس پر چلا آتا ہے یہان تک کہ جو شخص
ایسی بات زبان پر لاتا تھا اوسکا خون مباح جانتے تھے اور کیسی ذی رتبہ آدمی ہو اوسکو بلا تامل قتل کرتے
تھے چنانچہ اسی حادثے مین ۳۰۶ھ ہجری مین محمد بن حبان سا محدث کہ شاگرد نسائی کا اور استاد حاکم
کا ہے اور کتاب صحیح بن حبان مشہور آفاق ہے مبتلا ہوا وجہ اوسکی یہ تھی کہ اپنی کسی کتاب مین لکھا تھا کہ
النبوة العلم والعمل اوس عصر کے اہل اسلام نے فقط اتنی بات سے زندیق ٹھہرایا اور ملاقات
اور حدیث پڑھنا بالکل موقوف کر دیا یہان تک کہ خلیفہ وقت نے موافق فتواے علما کے حکم
قتل کا دیا اور محدثین نے اس کلام کے حق مین کہا کہ ذلک نفس فلسفي اور بعضون نے بسبب
معلوم ہونے صحت اعتقاد انکی کے کچھہ تاویلات بھی کین اور یہان تو عقائد الہیات ونبوات مین وہ
فسادات کی نوبتین جھڑ رہی ہین کہ یہ بات اسکے سامنے ایسی ہے جیسا کہ نقار خانے مین طوطی کی آواز کوئی

کہاں تک تاویل و توجیہ کریگا اور تاویل کی گنجایش کہاں ہی اسواسطے کہ مہدیون کے اعتقاد مین مہدی کے
بیان مین تاویل و تحویل کرنا حرام ہی اور مخالفت کرنا ہی ساتھ ذات مہدی کے چنانچہ آخر عقیدے کے
سید خوندمیر نے لکھا ہی **قولہ** اور اتفاق حضرت کے اصحاب کا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مہدی
علیہ السلام یک ذات ہین **جواب** شاید کہ اصحاب نے جب یکساں احکام و بیان مہدی سے وہ برابری
پائی جاتی ہی کہ دو شخص فرد و چیز مین روا نہین ہی جیسا کہ گذرا تو سب نے ملکر اپنے پیر بزرگوار کی بزرگی
سنبھال لینے اور بات بنانے کے واسطے اتفاق کیا کہ مہدی اور حضرت رسالت دو شخص نہین ہین کہ ایکی
مذکور روا نہووے بلکہ یکذات ہین مگر حیرت کا مقام ہی کہ اتنے بڑے بوڑھے پڑھے جمع ہو کے
کہ ایک کے بھی سمجھ مین اتنا نہ آیا کہ مہدی اولاد مین حضرت رسالت کے ہین اور باپ بیٹے کا ایک ذات ہونا
محال ہی اور قطع نظر باپ بیٹے سے مطلق جواہر مین تداخل محال ہی تمام عقلاے دنیا جانتے ہین کہ دو
جوہر کا ایک ہو جانا محال ہی چنانچہ صدرا مین لکھا ہی کہ تداخل یعنی متحد ہونا دو جوہر کا کلاً یا بعضاً وضع اور
اشارے مین محال ہی ورنہ جائز ہو جاوے کہ تمام اجزاے عالم ایک رائی کے دانے مین سما جاوین
انتہی اور ایک ذات ہونا اسکو کہتے ہین اور اگر مساوی الاوصاف ہونا مراد ہی تو تساوی وغیرہ نسبت کے
واسطے دو طرفون اور دو ذات ہونا ضرور ہی وہان ایک ذات اور ایک شخص بولنا خطاے فاحش ہی اور
اگر مراد یہ ہی کہ انکے مہدی بسبب کمال متابعت اور غلبہ محبت کے حضور ذات رسالت مین اپنی
خودی اور دوئی سے فانی اور غائب ہو گئے جیسا کہ سالکین ہستی حق تعالی مین مستغرق ہو کر اپنی ہستی کو
فنا فی اللہ کر دیتے ہین تو یہ اتحاد حقیقی نہین ہی بلکہ اتحاد اعتباری و حکمی کہلاتا ہی او مغایرت حقیقی
و نفس الامری اور تعین اور تشخص اور جزئیت حقیقت سالک کی موجود رہتی ہی فقط تصور توئی و منی
و دوئی کا فنا اور گم ہونے کے پہلے تھا اوٹھ جاتا ہی جیسا کہ ماہرین اس مقام کے فرماتے ہین **شعر**
تو او نشوی ولی اگر جہد کنی * جائے برسی کز تو توئی برخیزد * اور بعضی کاملین اس مقام مے نے فرمایا ہی کہ
لو غاب عنی رسول اللہ طرفة عین ما عددت نفسی من المؤمنین یعنی اگر حضرت رسالت
ایک پلک بھر مجھسے غائب ہو جاوین مین اپنے تئین مومن کامل نہ سمجھون یہ مقام اعلی ہی کہ خدا سے
لایزال اپنے فضل و کرم سے جسکو چاہتا ہی مرحمت فرماتا ہی اللہم ارزقنا بفضلک العظیم اور یہی گم
ہونا خدا مین یا رسول خدا مین قرب و وصول حق ہی جیسا کہ کہا ہی **شعر** رو در وگم شو وصال اینست و بس

[illegible]

توسیاش اسلا کمال انیست وبس ✤ پس اگر یہ مقام نفیس تمھارے مہدی کو نصیب تھا تو حضور حقیقت حضرت رسالت مین کہ جسکو حقیقت الحقائق کہتے ہین نیست ونابود ناچیز وگم ہو گئے تھے وہان العیاذ باللہ دعوی مساوات اور ہمسری کا دم مارنا اور اپنے تئین ہم پہلو اور ہم رتبہ جاننا کیا علاقہ رکھتا ہی یہ کیالات ذنی اور نخوت اور شتاگستری نفس کی ہی درویشی شکستگی اور خاکساری اور ادب اور تواضع اور نفس کشی کا نام ہی حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ رسالۂ قدسیہ مین وصیت فرماتے ہین کہ رباعی اندررہ حق جملہ ادب باید بود ✤ تاجان باقیست درطلب باید بود ✤ درہر دم اگر ہزار دریا بکشی ✤ گم باید کرد خشک لب باید بود ✤ اور بعضے عارفون نے فرمایا ہی حقیقۃ الطریق ان تکون مفلسا ابدا وان تکون طالبا للاعلی ومتی ظننت انک وصلت ما وصلت ومتی ظننت انک ظفرت ما ظفرت ومتی ظننت انک حصل لک حال لاحال لک خلاصہ اس کلام کا یہ ہی کہ جیسا سالک سمجھا کہ مین بھی کچھ ہون جانا کہ وہ کچھ چیز نہین ہی البتہ بعضے کاملین نے بعض اوقات بامر الٰہی فخر ومباہات کی ہی لیکن نسبت اپنے اقران اور ہمعصر کے نہ نسبت بحضرت سید کائنات علیہ الصلوۃ والتسلیمات کے کہ بہتر اور بہتر تمام مکونات سے ہین حاشا وسبحان اللہ کوئی شخص بھی سانحہ رسول خدا کے ایسی گستاخی اور حق فراموشی کرتا ہی تمکو اگر بطفیل آن حضرت کے کچھ مقام اور رتبہ حاصل ہوا تھا تو چاہیے تھا کہ حق نعمت کو نہ بھولتے اور دایرۂ ادب سے پاؤن باہر نکالتے اور یوں لکھے کہ شعر بلند رتبہ ازین خاک آستان شدہ ام ✤ غبار کوی توام گر بر آسمان شدہ ام ✤ انتہی تیسیر المرام الخیر کی اکثر تقریر منتخب ہی مکتوب شیخ عبد الحق دہلوی رح سے کہ مجدد الف ثانی صاحب کو لکھا ہی قولہ ولیکن دلائل شرعیہ یہ ہین کہ بنا بر مسئلہ دوم کے اصل دوم کو جسے ثابت ہوا کہ حضرت کا علم حکم قطعی ہی اور فضیلت مہدی علیہ السلام کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کم یا برابری کرکے بجز ظن وقیاس کے کوئی دلیل صریح قطعی نہین ہی پس اس صورت مین حکم اس مسئلے کا حضرت کے بیان موقوف رہا جس قدر حضرت فرماوین اوسیقدر اعتقاد مصدق پر فرض ہوا جواب معلوم رہا چاہیے کہ مصنف نے اس رسالے کو ایک مقدمہ اور ایک باب اعتقادیات اور ایک باب عملیات پر ختم کیا اور مقدمے مین ایک اصل مشتمل اوپر تین مسئلون کے اور ایک فرع کہ اسکے مسائل مسائل اصل پر متفرع ہین بیان کی اور اصل کے پہلے مسئلے پر دوسرے کو متفرع کیا اور اس دوسرے سے

اب بیان تسویے کو ثابت کیا اسواسطے یہان فقط خلاصہ مسئلۂ اول اور ثانی کا لکھا جاتا ہی تا کہ اہل
خرد سمجھین کہ پہلے سے دوسرا اور دوسرے سے مطلب تسویہ کہان سے ثابت ہو گیا حاصل مسئلۂ اول کا
یہ ہی کہ لمعات مین شیخ عبد الحق دہلوی کے لکھنے سے ثابت ہوا کہ مہدی کا ہونا تواتر معنوی کو پونچا
اور شرح فقہ اکبر مین ملا علی قاری نے نقل کیا کہ انکار خبر متواتر کا شریعت مین کفر ہی پس ظاہر ہی کہ انکار
جس چیز کا کفر ہی تصدیق اوسکی فرض ہی اور خلاصہ مسئلۂ دوم کا یہ ہی کہ جب کہ انکار حضرت کی مہدویت کا
کفر ہوا تو ضرور ہوا کہ حضرت کو اپنی مہدویت کا علم قطعی ہو اور قطعی ہو نہین سکتا مگر جب کہ حق تعالی اور
روح رسول اسکی طرف سے حاصل ہو پس ثابت ہوا کہ انکو منصب اخذ علم کا حضرت رسالت اور
حق تعالی سے ہی اب اس دوسرے مسئلے کے موافق جو خبر دیوین سو قطعی ہوگی پس تسویہ بھی کہ
اون اخبار سے ہی قطعی ٹھہرا انتہی اصل سخن یہ ہی کہ خبر خروج مہدی کی بعض علماے محققین کے
نزدیک خبر واحد ہی جیسا کہ صاحب شرح مقاصد کی راے ہی اور بعضو نکے نزدیک متواتر المعنی
ہی اور غرض انکی یہی ہی کہ احادیث متواتر المعنی سے اس قدر ثابت ہوا کہ امام مہدی قبل قیامت کے
کسی نہ کسی وقت آوینگے پس جو شخص اس امر کا منکر ہو یعنی کہے کہ مہدی ہرگز کسی وقت مین بھی نہ
آوینگے تو اوسنے رسول خدا کو جھٹلایا یا کہے کہ حضرت نے مہدی کے آنے کی خبر ہرگز نہین دی ہی
تو حدیث متواتر کو نمانا وہ شخص اس معتقد تواتر کے نزدیک کافر ٹھہرا اور یہ بات ہرگز بتواتر معنوی بلکہ
بخبر واحد بھی ثابت نہوئی کہ سنہ ۹ مین سید خان جونپوری کا فرزند خونریز عرف جھجھو کا خسر سید محمود کا
باپ سید محمد نام درویش متوکل مظلوم و مجبور سلاطین انام نے کسو نے بین مالک ملک نے لوا اور نہ صاحب
جہاد و غزا مہدی ہی گا کہ اسکا انکار کفر اور تصدیق فرض ہو جاوے اور وہ احادیث کہ اون سب کو جمع
کرکے تواتر معنوی ثابت ہوتا ہی اکثر انکے مشروط بشرط سلطنت مہدی اور خروج سفیانی وغیرہ علامات
کے ہین اور بسبب فوت ہونے اس شرط کے یہ سب حدیثین تمہارے مہدی جونپوری کی تکذیب و ابطال
کرتی ہین بلکہ فقط ایک علامت سفیانی کی قریب بتواتر پونچی ہی اب کہیے کہ تواتر معنوی تمہارے
پیر و مرشد کے حق مین کیا کام آتا ہی بلکہ اولٹا ہو جاتا ہی اب بنا مسئلۂ دوم کی مسئلۂ اول پر بناء الفاسد علی الفاسد
ہی اسلیے کہ جب کہ انکار انکی مہدویت کا کفر نہوا بلکہ واجب ہوا کہ انکار احادیث متواتر المعنی کا
لازم نہ آوے تو خود اون حضرت کو اپنی مہدویت کا علم قطعی نہوا بلکہ اپنی غیر مہدویت کا علم واجب!

اور بفرض محال اگر انھین کی مہدویت کا جاننا قطعی ہوتا تو فقط انھین احادیث متواتر المعنی سے
انکو بھی اپنی مہدویت پر قطعیت حاصل ہوجاتی جیسا کہ دوسرونکو اس قطعیت کا بلا واسطہ تعلیم
الٰہی یا روح حضرت رسالت پناہی پر موقوف ہونا کیونکر لازم آیا کہ یہ مصنف کہتا ہی کہ قطعی نہین ہوسکتا
مگر جب کہ حق تعالی اور روح رسول اللہ کی طرف سے حاصل ہو بس جب کہ منصب منذ علم کا جنا
الوہیت سے لازم نہوا ہر خبر کا قطعی ہونا بھی کہ اسی پر موقوف تھا ثابت نہوا پس خبر تسویہ بھی
کہ مخالف اجماع اور احادیث صحیحہ اور نصوص صریحہ کے ہی کیونکر قطعی ہوئی **قوله سوال** عقائد اہل سنت
وجماعت سے یہ حکم ثابت ہی کہ ولی مرتبے کو نبی کے نہین پہونچتا ہی اور حضرت مہدی موعود علیہ السلام
ولی ہین اب کسطرح برابر ہوسکینگے افضل انبیا علیہم السلام کے **جواب** ان ہمارا بھی یہی اعتقاد ہی ولیکن
مہدی علیہ السلام علماے محققین اہل سنت رضی اللہ تعالی عنہم کے پاس اس حکم مین داخل نہین ہین کیونکہ
علماے مستندین اپنے کتب مین بلا تعرض روایت کیے ہین کہ عقد الدرر کے ساتوین باب مین مذکور ہی کہ فرماے
ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہ مہدی بہتر ہی ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے اور برابر ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور دوسری ایک روایت ہی کہ فرماے کہ بہتر فضیلت رکھتا ہی بعض انبیا علیہم السلام پر لایا ہی ان دونون
روایتونکو حافظ ابو عبد اللہ نعیم بن حماد کتاب الفتن مین انتہی اور یہ دوسری روایت علی متقی کے رسالہ
برہان کے بارھوین باب مین بھی مذکور ہی **جواب** تمام اہل سنت وجماعت صحابہ اور اہلبیت اور تابعین اور تبع
تابعین اور تمام اولیاء کاملین اور علما اور مجتہدین زمانہ حضرت رسالت سے آج کے دن تک یہی اعتقاد
رکھتے ہین کہ انبیا علیہم السلام افضل ہین اپنے امتیون سے اور کوئی شخص انکی امت مین سے ولی ہو
یا غیر ولی مہدی ہو یا غیر مہدی ہو انکے رتبے کو نہین پہونچتا ہی اور افضل ہونے کا کیا مجال ہی اور حضرت خاتم
الرسالۃ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ افضل ہین تمام انبیا بلکہ تمام مخلوقات علوی وسفلی سے کہ خداے پاک کی
بارگاہ عالی مین کوئی نبی یا ولی یا فرشتہ کروبی آن حضرت کے برابر قرب ومنزلت نہین رکھتا ہی وللہ در قائل
شعر یا صاحب الجمال ویا سید البشر + من وجھک المنیر لقد نوّر القمر +
لا یمکن الثناء کما کان حقہ + بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر + اور شیخ محی الدین بن عربی کہ
تمھارے مہدی جنپوری انکے حق مین بولے ہین کہ جو کچھ شیخ محی الدین بن عربی نے لکھا ہی اول لوح محفوظ
دیکھکر بعد قلم ترکیا ہی بھی یہی اعتقاد رکھتے تھے چنانچہ تصانیف انکے اس اعتقاد پاک سے مالامال ہین پس

تم لوگ اپنے مہدی کے کون سے کلام کو خطا جانتے ہو یہ دعوی تسویہ کا کہ مخالف ہی لکھے شیخ اکبر کے اور
نوشتۂ لوح محفوظ کے خطا ہی یا یہ بشارت کہ شیخ اکبر کے حق مین دی ہی خطا جانتے ہو اور ہر دو صورت مین تمہارے
اصول پر مہدویت برباد ہو جاتی ہی کہ مہدی معصوم چاہیے ہر خطا سے شرح مقاصد مین لکھا ہی کہ بعضے
کرامیہ سے کہ ایک فرقہ ہی اہل ہوا سے منقول ہی کہ ولی کبھی درجۂ نبی کو پہنچتا ہی بلکہ اعلی ہو جاتا ہی اور بعضے صوفیہ
سے منقول ہی کہ ولایت افضل ہی نبوت سے اور ولی جب کہ نہایت مقام محبت اور صفائی قلب کو پہنچتا ہی
اوس سے امر و نہی آلہی ساقط ہو جاتی ہی اور یہ سب باتین فاسد و باطل ہین باجماع مسلمین بعد اسکے ہر ہر کا
تفصیل رد کیا اور دوسرے مقام مین لکھا کہ تمام مسلمانون نے اجماع کیا ہی اس بات پر کہ افضل الانبیا محمد ہین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شرح مواقف مین خم مرد لائل عصمت انبیا مین لکھا ہی کہ غیر انبیا کو انبیا پر فضیلت دینا باطل
ہی بالاجماع اور کسی کو آحاد امت سے افضل کہنا انبیا علیہم السلام پر باطل ہی کہ اسکے بطلان مین کچھ شک
نہین ہی انتہی اب انصاف کا مقام ہی کہ اجماع دلائل قطعیہ سے ہی اور انکے مہدی خود قائل ہین کہ منکر اجماع صحابہ
نبوت کا کافر ہوتا ہی چنانچہ مذکور ہوا باین ہمہ ان تمام احکام اجماعیہ کا انکار کرتے ہین اور اپنے مہدیکو افضل
انبیا سے اور برابر سید الانبیا علیہ وعلیہم التسلیمات کے جانتے ہین اور کہتے ہین کہ علماے محققین اہل سنت
کے پاس مہدی اس حکم مین داخل نہین ہین استغفر اللہ العظیم حاشا کہ علماے محققین یہ اعتقاد رکھتے
ہون بلکہ علماے محققین اہل ظاہر اور باطن بالتمام اسکے منکر ہین اور اس اعتقاد والون کو زمرۂ اہل اسلام سے
نہین جانتے ہین اور مہدی یا غیر مہدیکو کبھی اس کلیہ سے مستثنی نہین کرتے ہین چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ
علیہ نے مکتوب مجددی مین نقل کیا کہ حافظ نسفی نے تفسیر مدارک مین فرمایا ہی کہ پھسلا ہی قدم بعضی
قوم کا کہ ولی کو نبی پر تفضیل دیتے ہین اور یہ کفر جلی ہی اور تعرف مین کہ اس قوم کے علم مین کتاب معتبر ہی
اور شیخ شہاب الدین سہروردی فرماتے ہین لولا التعرف ما عرفنا التصوف مذکور ہی کہ اجماع
کیے ہین اس بات پر کہ انبیا علیہم السلام افضل بشر ہین اور کوئی بشر ایسا نہین ہی کہ فضل مین برابر انکے ہووے
تصدیق نہ ولی نہ اور کوئی اگرچہ بزرگ ہووے قدر اوسکی اور بڑی ہووے شان اوسکی اور بلند ہووے
رتبہ اوسکا اور ابو یزید بسطامی قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ آخر نہایت صدیقین کی اول احوال انبیا کا ہی اور نہایت
انبیا کی کچھ حد و غایت معلوم نہین ہو سکتی ہی اور یہ بھی فرمایا ہی کہ مثال معرفت اور علم خلق کی نسبت پیغمبر کے
ایسی ہی جیسے کہ تری کہ مشک دہان بستہ سے نکلتی ہی اور بعض مشائخ نے کہا ہی کہ کسی پیغمبر نے تعرض

ف
بیان اجماع مسلمین کا اسبات پر کہ ولی درجے نبی کو نہین پہونچتا ہی اور اقوال علما اور اولیاے امت کے افضلیت انبیا اور خاتم الانبیا مین صلواۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین

وتسلیم کا کمال سوائے حبیب و خلیل علیہما السلام کے نہین پایا ہی اس سبب سے اگرچہ حالت مشاہدہ اور تقرب
مین ہون اس کمال پر پہونچنے سے نا امید ہین اور ابو العباس نے کہا ہی کہ ادنی منازل مرسلین کے اعلی مراتب انبیا
کے ہین اور ادنی منازل انبیا کے اعلی مراتب صدیقون کے ہین اور ادنی مراتب صدیقون کے اعلی مراتب
شہدا کے ہین اور ادنی مراتب شہدا کے اعلی مراتب صالحین کے ہین اور ادنی منازل صالحین کے اعلی مراتب مومنین کے ہین
تمام ہوا کلام تعرف کا اور شرح تعرف مین لکھا ہی کہ مراد بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی کلام مذکور الصدر سے
یہ ہی کہ کوئی شخص خلق مین سے اسرار مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مطلع نہین ہو سکتا ہی اور اگر تمام خلق
جمع ہووے اور یہ معرفت اور علم اپنا جمع کرین کمال مصطفی کو نہ پہچانین اور اس کے پہچاننے کو پہچاننا مانند
تری سر مشک کے ہی کہ اوس تری سے اس قدر معلوم ہوتا ہی کہ مشک مین کیا ہی لیکن مقدار و صفات
معلوم نہین ہوتی اور اگر یہ تری نہوتی تو یہ بھی معلوم نہوتا کہ اسمین کیا ہی انتہی یہ علمائے محققین اہل ظاہر و
باطن کے اقوال و اعتقاد ہین نہ جیسا کہ تم لوگ سمجھے ہو اور جواب روایات صاحب رسالہ کا کہ جسپر دعوی
کیا ہی کہ ان روایات کو علمائے مستندین نے اپنے کتب مین بلا تعرض روایت کیا ہی یہ ہی کہ حاصل ان دو روایت
کا نعیم بن حماد اور ایک روایت ابن ابی شیبہ کا کہ بیان تفضیل ابو بکر صدیق رض مین گذر چکی یہی ہی کہ تمام اولین
اور آخرین اہل سنت مین سے مہدویونکو ایک ابن سیرین کا قول ہاتھ لگا ہی کہ اوسکے بعضے طریقون روایت
مین تفضیل ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر اور بعض مین بعض انبیا پر بھی مذکور ہی اور اس قول کو مخالف
اجماع اہل اسلام کے دیکھکر کسی نے پسند نکیا مگر مہدویون نے اس قول ضعیف کو اپنے دین کا اصل
اصول ٹھہرایا اور آیات قرآنی کو کہ دال ہین تفضیل انبیا علیہم السلام اور افضلیت حضرت خاتم المرسلین پر
اور احادیث صحیحہ کو کہ صریح و نص جلی ہین اس مقدمے مین اور اجماع صحابہ وغیرہ مسلمین کو کہ دلائل قطعیہ
دینیہ سے ہی اس قول کے سامنے ترک کیا اب ان مصنف رسالہ سے کہ اپنے کلام کو نہایت مطابق قواعد
علم اصول کے سمجھتے ہین پوچھا جاتا ہی کہ یہ کس کتاب اصول مین لکھا ہی کہ قول تابعی کو قرآن و حدیث و
اجماع پر ترجیح دینا اور یہ دعوی بھی غلط ہی کہ علمائے مستندین نے اس قول کو بلا تعرض روایت کیا ہی
اسواسطے کہ مؤلف کتاب عرف الوردی نے نعیم کی روایت کہ جسمین تفضیل علی بعض الانبیا ہی بیان
کرکے کہا کہ فی ھذا ما فیہ یعنی اس کلام مین جو قباحت ہی کہ ظاہر ہی پھر مصنف ابن ابی شیبہ کی
روایت محمد بن سیرین سے کہ اسمین فقط فضیلت شیخین پر مذکور ہی لاکر کہا کہ یہ لفظ ضعیف تر ہی پہلی لفظ

سے اور میرے نزدیک دونون کی وہی تاویل ہے جو کہ حدیث بل اجر خمسین منکم کی تاویل ہے یعنی
زمانہ مہدی مین فتنے نہایت سخت ہوینگے اور نصاری بالاتفاق ہجوم کرینگے اور محاصرہ دجال کا ہوگا
کہ اسقدر آفات اور مصائب متقدمین اور انبیا علیہم السلام مین پیش نآئے تھے اس سبب سے مہدیکو ان پر
ایکنوع کا فضل جزئی ہے نہ یہ کہ کثرت ثواب و تقرب الہی مین یہ اون سے افضل ہون اسواسطے کہ
احادیث صحیحہ اور اجماع اسی بات پر ہے کہ ابوبکر و عمر افضل الخلق ہین بعد انبیا اور مرسلین کے انتہی اور یہی
تقریر رسالہ برہان مین بھی ہے پیچھے روایات مذکورہ کے منقول ہے با این ہمہ مصنف مذکور کے خیال مین آیا کہ
کچھ تعرض اس روایات کا سو یہان تک تو لکھدیا کہ یہ قول احادیث صحیحہ اور اجماع کے خلاف ہے یعنی اگرچہ
نسبت اوسکی ابن سیرین تک روایت صحیح ابن ابی شیبہ کے پہونچتی ہے لیکن متن اس قول کا بسبب مخالفت
مذکورہ کے باطل ہے اب اس سے زیادہ تعرض کیا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم رہے کہ علماے حدیث نے فقط
ابن ابی شیبہکی روایت کو صحیح کہا ہے کہ اوس مین اسیقدر ہے کہ محمد بن سیرین نے کہا کہ اس امت مین ایک
خلیفہ ہووے گا افضل ابوبکر و عمر سے اور لفظ خلیفہ کا مہدی اور عیسیٰ دونون پر صادق ہے چنانچہ
تفصیل اسکی بیان تفضیل امیر المومنین ابوبکر رضہ مین گذر چکی پس اگر مراد عیسی علیہ السلام ہین تو کسیکے اصول پر
کچھ اشکال نہین ہوتا ہے اسلیے کہ عیسی علیہ السلام من وجہ داخل امت محمدیہ ہین اور افضل ہین صدیق اکبر سے
چنانچہ یہی مقولہ شیخ اکبر کا ہے کہ اوپر گذرا اور اگر مراد امام مہدی ہین تو وہی تاویل کرنا چاہیے جو کہ صاحب عرف
وردی نے کی ہے ورنہ مخالفت کلام شیخ اکبر سے مخالفت لوح محفوظ کی لازم آوے گی یا وہ بشارت
کہ مہدی متنازع فیہ نے شیخ اکبر کے حق مین دی ہے غلط ہو جاوے گی اور بطلان معصومیت کہ مستلزم ہے
بطلان مہدویت کو بھی لازم آوے گا اور روایت نعیم کہ جس مین تفضیل مہدی کی انبیا علیہم السلام پر
مذکور ہے علماے حدیث مثل صاحب عرف وردی وغیرہ کے اوسکے متن کو باطل المضمون بسبب مخالفت احادیث
و اجماع کے جانتے ہین یا ماؤل جانتے ہین اور اوسکی سند کو کسی نے صحیح نہین کہا اور قاعدہ مقررہ ہے کہ عدم تعرض مستلزم صحت
کو نہین ہے اور صحت مستلزم معمول بہ ہونے کو نہین ہے علماے حدیث اپنی کتابون مین بہت سی حدیثین بلا
تعرض لکھتے ہین حالانکہ اوس مین ضعاف وغیرہ سب آتی ہین مگر بعضے محدث مثل ترمذی وغیرہ کے
کہ اپنے اوپر التزام بیان کا کر لیتے ہین وہ البتہ ضعیف حدیث کے ضعف اور وجہ ضعف کو بھی بیان
کر دیتے ہین اور بہت حدیثین اگرچہ صحیح ہوتی ہین مگر معمول بہ نہین ہوتی ہین کہ بسبب ثبوت نسخ کے

یا مخالفت دلیل اقوی کے اوسپر عمل نہین کرتے ہین پس روایت نعیم مین تفضیل مہدی کی انبیا علیہم السلام پر یا
برابری ساتھہ سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یا الحاقات بعضے ملاحدہ اور زنادقہ یا روافض سے ہی
کہ ایمۂ طاہرین کو افضل انبیا ومرسلین سے سمجھتے ہین یا اگر یہ قول محمد بن سیرین سے صادر ہوا ہی تو مراد وہی فضل جزئی
ہی کہ اوپر ہم نے بیان فرمائی اور مراد برابری سے مشابہت بیچ اخلاق کے ہی جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہو
کہ یشبہہ فی الخُلق ولا یشبہہ فی الخَلق یعنی امام مہدی مشابہ ہونگے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اخلاق محمدیہ مین اور مشابہ نہونگے بیچ شکل وصورت کے شارحین حدیث لکھتے ہین کہ مراد یہ ہی کہ جمیع
شکل مین مشابہ نہونگے ورنہ بعضی باتون مین ہم شکل حضرت رسالت کے ہونا احادیث مین وارد ہی چنانچہ ابو داؤد مین
ہی کہ فرمایا حضرت رسالت پناہ نے کہ المہدی مني اجلی الجبہۃ اقنی الانف یملؤ الارض قسطا
وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یملك سبع سنین یعنی مہدی میری نسل و ذرّیت سے ہی کشادہ
پیشانی بلند بینی بھر دیگا زمین عدل و انصاف سے جیسا کہ بھری ہوگی ظلم وستم سے مالک ملک ہیگا سات
برس انتہی پس محمد بن سیرین کے کلام مین لفظ یعدل النبی سے مقصود یہی ہی کہ تشبیہ النبي فی الاخلاق نہ یعنی
برابری ومساوات مرتبے کے جیسا کہ مہدوی سمجھے ہین کس عاقل کے ذہن مین آوے گا کہ جب صحابہ کا اجماع
جمہوری یا کلی علی اختلاف الاقوال افضلیت ابوبکر صدیق پر یا اجماع مرکب افضلیت ابوبکر وعلی پر ہو چکا کہ اوسسے
لازم آیا کہ کوئی شخص اولین و آخرین سے امت محمدیہ مین افضل ابوبکر وعلی رضی اللہ عنہما سے نہین ہی چنانچہ
مہدی متنازع فیہ کے قول سے بھی منکر اجماع صحابہ نبوت کا فر ہوتا ہی جیسا کہ اپنے مقام مین گذر چکا با این ہمہ
محمد بن سیرین سے تابعی جلیل القدر کے حق مین گمان کیا جاوے کہ وہ ایک شخص کو اس امت مین سے
خرق اجماع کرکے امیر المومنین ابوبکر صدیق رض پر تفضیل دیتے تھے بلکہ اس سے بڑھکر انبیا پر تفضیل دیتے تھے
اوسپر طرہ یہ کہ حضرت خاتم المرسلین کے برابر جانتے تھے استغفر اللہ العظیم کبرت کلمۃ تخرج من
افواھھم ان یقولون الا کذبا کیا مسائل اجماعیہ پر ابن سیرین کو اطلاع نہ تھی یا آیات قرآنیہ کہ دال
ہین تفضیل انبیا علیہم السلام پر اونکو یاد نہ تھین یا احادیث صحیحہ کہ نص صریح ہین افضلیت حضرت خاتم المرسلین
مین اونکے گوش تک نہ پہنچی تھین کہ ایسا اعتقاد تمام اہل اسلام کے خلاف اختیار کرلے العیاذ
باللہ العظیم اب چند آیات واحادیث اس قسم کی بیان کیجاتی ہین دلیل اول ان اللہ اصطفی
آدم ونوحا وآل ابراھیم وآل عمران علی العالمین یعنی اللہ تعالی نے چن لیا اور اختیار کیا آدم

نما [illegible]

اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو عالمین پر شرح مقاصد مین لکھا ہی کہ آل ابراہیم اور آل عمران مین سے غیر
انبیا مخصوص ہین بدلیل اجماع پس آدم اور نوح اور تمام انبیا علیہم السلام برگزیدہ ہین عالمین پر انتہی عالمین
ہین ملائکہ اور اولیا اور مہدی وغیرہ سب داخل ہین اور کوئی دلیل مخصص کسی کے واسطے موجود نہین ہی
پس انبیا علیہم السلام سب عالم علوی اور سفلی سے افضل ہین اور باتفاق جمیع اہل اسلام حتی کہ مہدوی بھی
اس بات کے قائل ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیا سے افضل ہین اور یہ بھی مسلم ہی کہ افضل کا
افضل افضل ہوتا ہی پس ثابت ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہین سب عالم سے **دلیل دوم**
تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ
یعنی ان پیغمبرون مین ہمنے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہی اون مین سے بعضے ایسے ہین کہ اللہ تعالی
نے اونسے کلام کیا اور بعضون کے درجات بلند کر دیے تفسیر کشاف مین لکھا ہی کہ کلام جنسے کیا وہ موسی
علیہ السلام ہین اور درجات بلند کیے یعنی تمام انبیا سے اونکو بلند رتبہ کیا کہ سبب بدرجات کثیرہ افضل ہوئے ظاہر ہی
کہ اس سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اسلیے کہ جو آیات و معجزات کہ انکو ملے ہین دوسرون کو نہین ملے
ہین اگرچہ ہزار سے زیادہ آیات انکو ملے ہین مگر ایک قرآن ایسی آیت باہرہ ہی کہ اگر کوئی آیت نہوتی سوا اسکے
تو بھی سب انبیا کے معجزون سے افضل ہوتا چہ جائیکہ سوا اسکے اور بہت سے معجزات باہرہ اور کمالات
ظاہرہ اور اخلاق طاہرہ کہ متمم اخلاق اولین اور ہادی آخرین کے ہین ذات اقدس مین موجود ہون کیونکر
رتبہ سب سے عالی تر نہو اور شیخ جونپوری کے نقائص اخلاق اور معائب احوال ما قبل مین خصوصا دلیل اخلاق مین
بخوبی واضح ہو چکے امام رازی نے تفسیر کبیر مین فرمایا کہ امت نے اجماع کیا ہی اس بات پر کہ بعضے پیغمبر افضل ہین
بعض سے اور اجماع کیا ہی اس بات پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہین سب سے ابتدا لے بحث سے یہان تک
سنتے جائیے کہ کیسے کیسے اکابر اجماع کے ناقل ہین مگر مہدوی ایسے غافل ہین کہ اپنی ترانہ سرائی مین کسی کی
نہین سنتے کہ شعر محبت مہدی بروگشتہ تمام تن تناتن تن تناتن تن تناسو اس ترانے کے اور بہت سے دوہرے
اور چھند انکے بزرگون سے منقول ہین کہتے ہین کہ وہ چھند عرش کے کنگرون پر لکھے ہین مختصر کلام کہ حضرت
امام فخر الدین رازی نے اونیس دلیلین اس امر اجماعی یعنی فضل محمدی پر گنائی ہین کہ یہ چار دلیلین مابعد کی اونمین مین
سے ہین **دلیل سوم** فرمایا اللہ سبحانہ وتعالی کا **وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ** یعنی نہین
بھیجا ہمنے تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر رحمت واسطے عالمین کے جب رحمت سب عالم کے واسطے ہوئے

تو لازم ہوا کہ افضل سب عالم سے ہووین اور مہدی بھی اعلیٰ علم ہین **دلیل چہارم** كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی ہو تم بہترین امت کہ نکالی گئی اور ظاہر کی گئی واسطے آدمیون کے اور امت کو جو یہ بہتری اور خوبی حاصل ہوئی بسبب متابعت آنحضرت کے ہوئی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ یعنی کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر ہو تم لوگ محبت رکھتے اللہ تعالیٰ سے پس میری پیروی کرو خدا تمسے محبت رکھیگا یہان سے معلوم ہوا کہ مہدی کو جو کچھ مرتبہ ملے گا بسبب پیروی و تبعیت حضرت کے ملے گا پس جسکی پیروی سے مرتبہ حاصل ہووے اُسکا مرتبہ کیونکر عالی ہوگا **دلیل پنجم** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہین طرف جن و انس کے اور حضرت کے پیرو لوگ جس قدر ہین کسی کے نہین ہین اور بموجب حدیث شریعت کے کہ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ یعنی جسنے ایک سنت و طریقہ اچھا نکالا اوسکو اس طریقے پر آپ چلنے کا بھی ثواب ملے گا اور جس قدر لوگ قیامت تک اس طریقے پر چلینگے اون سب کے ثوابون کے برابر بھی ثواب اُسکو ملے گا اب ثابت ہوا کہ اگر مہدی جونپوری نے مدت العمر جو کچھ ریاضت و عبادت ظاہری اور باطنی کہ دونون مین دعوی بکمال اتباع حضرت رسالت کا رکھتے تھے کرکے ثواب کمایا تھا اوسکے برابر حضرت کو بھی پونچا اور سوا انکے بارہ سو برس مین مشرق سے مغرب تک جس قدر مسلمان علما و اولیا و ائمہ دین و جمہور مسلمین روم و شام و مغرب و کردستان و بلاد مصر و حبش و عربستان و سیستان و کابلستان و چین و ترکستان و سند و دکن و ہندوستان و خطا و ختن و تبت و جاپان و عراق و خراسان و بلغار و داغستان و مکران و مازندران و جزائر دریاے شور وغیرہ مین اعمال صالحہ بجا لائے ہین کہ وہ خلائق اور انکے حسنات حد حساب سے باہر ہین سب حضرت کے واسطے موجب ترقی درجات کے ہین اسیواسطے حضرت جابجا احادیث صحیحہ مین کثرت امت پر فخر فرماتے ہین اور مہدی جونپوری کے پیرو اس خلائق بیشمار کے سامنے ایسی نسبت رکھتے ہین جیسے کہ قطرے کو دریا سے اسلیے کہ وہ تو یہی چند ڈھونڈاری و مارواڑی و گجراتی و دکنی ہین اور بس سو وہ بھی بہتون سے سوا چند فقیرون اور سیونکے جلاجو خورنی و ظلم شعاری و دنیا داری مین مشغول ہوکر مرجاتے ہین کہ انکے مہدی کے اقوال کے موافق سوا ہجرت اور ذکر دائمی کے انکا ایمان بھی صحیح کہان ہوتا ہی جیسا کہ باب اول مین معلوم ہوا اور مرتے وقت کا ترک دنیا اور توبہ کرنا اگر بالفرض مقبول بھی ہو جب بھی تمام مدت عمر گذشتہ مین اعمال صالحہ سے آپ بھی محروم رہے اور اپنے مہدی کو بھی محروم رکھا اور کچھ انکی ترقی درجات کا سبب نہوئی **دلیل ششم**

اللہ سبحانہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا کہ قرآن کی ہر ایک سورت سے خلق کا مقابلہ کرو پس
فرمایا کہ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ یعنی اگر اس قرآن میں کچھ شبہہ ہے تو اسکے مانند ایک سورت بنا لاؤ اور
سب سے چھوٹی سورت سورۂ کوثر ہے کہ تین آیت کی ہے پس ہر تین آیتیں تمام مخلوق کو مقابلے میں عاجز
کردیں اور چونکہ قرآن میں کچھ اوپر چھہ ہزار آیت ہے پس لازم ہوا کہ فقط قرآن میں کچھ اوپر دو ہزار معجزہ ہوا قطع نظر
دوسرے معجزات سے اور جب کہ موسی علیہ السلام کو نو معجزون سے فخر تھا حضرت کو ہزار ہا معجزون سے
کیسا کچھ فخر حاصل ہو گا حالانکہ یہ معجزات قرآنیہ اور انبیا کے معجزون سے کیفیت میں بھی افضل ہیں اسواسطے
کہ وہ انہیں لوگوں تک تھے اور بعد انکے اب کوئی دیکھا چاہے تو میسر نہیں ہیں بخلاف معجزات قرآنی کے کہ
جسوقت جسکا دل چاہے دیکھ لے اور جس سے چاہے مقابلہ کرلے کہ کوئی جن و انس ایسا کلام بنا نہیں سکتا ہے
اور ظاہر ہے کہ خلعت جسقدر اشرف ہو گا صاحب اسکا افضل ہو گا اب سنیئے مہدی متنازع فیہ کے
قرآن کا حال کہ انھوں نے تمام عمر میں یہ عبارت تیار فرمائی اور دعوی کیا کہ یہ کلام مجھے خداے تعالی
نے بے واسطہ فرمایا ہے مگر اس مطلب کی تقریر ایسی بے ڈھب کی کہ اوسی سے واسطہ بھی نکلتا ہے
اور عبارت خدائی ایسی بنائی کہ جو سنتا ہے سو ہنستا ہے شاید کہ خراسان کے سفر میں کہیں کشمیر کے قریب
یہ عبارت بنی ہے کہ زعفران زار کی تاثیر رکھتی ہے وہ عبارت یہ ہے کہ سید خوندمیر انکے داماد و خلیفہ نے شرح
عقیدۂ شریفہ میں کہ جسکو مہدوی کلمات مہدی سے نازلات آسمانی سے جانتے ہیں نقل کی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم قال الامام المهدي صلی اللہ علیه وسلم علمت من اللہ
بلا واسطة جديد اليوم قل اني عبد اللہ تابع محمد رسول اللہ محمد مهدي الزمان وارث
نبي الرحمان عالم علم الكتاب والايمان مبين الحقيقة والشريعة والرضوان

انتہی اب انصاف کرکے خود اور انکے خدا دونوں کی عبارت کو بغور ملاحظہ کرنا چاہیے خود کا مقصود یہ ہے
کہ میں بلا واسطہ فرشتوں کے خداے عالم سے تعلیم پاتا ہوں اور عبارت سے بمقتضا اس قاعدے
کے کہ نفی مقید میں انتفا قید کا ہوتا ہے نہ اصل مقید کا یہ معنی نہیں سمجھے جاتے بلکہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ
واسطۂ جدید نہ تھا ورنہ لفظ جدید لغو ہو جاتا ہے اور اس سے واسطۂ قدیم کے نفی نہ نکلے اب پوچھا جاتا ہے
کہ واسطۂ قدیم کون ہے اگر جبرئیل مراد ہیں تو کیا سبب کہ ہمیشہ کلام معجز نظام لایا کرتے تھے اور تمھارے
پاس ایسا کلام لائے کہ طلبۂ نحو خوان بھی اس سے بہتر بنا سکتے ہیں اور اگر سواے جبرئیل کے کوئی

ف
[illegible] بیان

دوسرا ہی تو معلوم ہوتا ہی کہ کلام من اللہ نہین ہی ورنہ ایسا ساقط زنبہ بلاغت سے کیون ہوتا اور مہدوی
اپنی کتابون مین تیس فرض بیان کرتے ہین اوسمین ایک فرض یہ بھی ہی کہ مہدی کو ہر روز بے
واسطہ تو تعلیم خدا سے جاننا چنانچہ سید میران جی نے اسی عقیدۂ خوند میرسے یہ احکام مستنبط کیے ہین
اس عبارت مین اگر لفظ تو لفظ واسطہ سے متعلق رکھو تو اسکا تعرض ہو چکا اور اگر لفظ تعلیم سے
متعلق کرو تو یہ معنی عجب ہونگے کہ جدید منصوب پڑھا جاوے حالانکہ جیسا کہ جدید کے بعد تاے
تانیث نہین ہی الف بھی سواے الف الیوم کے کسی نسخے مین نہین ہی اور بالفرض اگر ہو تو بھی عبارت
تکلف و سخافت سے خالی نہین ہی اب عبارت آسمانی کو دیکھا چاہیے کہ قطع نظر رکاکت عبارت و ترکیب
سے کہ بادی النظر مین معلوم ہوتا ہی کہ کلام کسی عرب یا ادیب کا نہین ہی خطاے لفظی و معنوی سے
خالی نہین ہی اسواسطے کہ لفظ علم کا عالم علم الکتاب و الایمان مین بے موقع محض ہی عالم الکتاب بس تھا
علم کو عالم کا مفعول ثانی غلط یا پر تکلف ہی دوسرے یہ کہ ایمان کا عطف علم یا کتاب پر کسی پر ٹھیک نہین
معلوم ہوتا کہ عالم الایمان یا عالم علم الایمان ہر دو بے زیب ہی کیونکہ ایمان خود علم ہی گرویدگی کے ساتھ
اور الیسئی حال ہی مبین الحقیقت والشریعۃ و الرضوان کا کہ اگر رضوان سے مراد اسباب رضاے الٰہی ہین
تو حقیقت اور شریعت اوسکو جامع ہی پس عطف رضوان کا بجز دہشتی اسجاع کے بے معنی ہی اور اگر
مراد یہ ہی کہ مبین معنی لفظ رضوان کا ہون تو کچھ حاجت بیان کی نہین ہی کہ سب جانتے ہین غرض کہ
کلام کسی درجہ بلاغت کیا بلکہ محاورہ اور روزمرہ سوقیان عرب کے بھی مطابق نہین ہی پس اس
کلام کو ساتھ کلام قرآنی کے جو نسبت ہی وہی نسبت مہدی جونپوری کو ساتھ حضرت رسالت کے
ہی اور نسبت کلامین مین یہ ہی کہ کلام قرآنی اعلی درجہ بلاغت مین حد اعجاز پر ہی اور یہ کلام بلغا کے نزدیک
ادنی درجۂ بلاغت سے بھی ساقط اور نیچے ہی کیونکہ جو کلام کہ فی نفسہ صحیح الاعراب اور مفید معنی مقصود کو
موافق قواعد عربیت کے ہو لیکن لطائف اور خواص زائدہ سے معرا ہو بلغا اسکو ادنی درجۂ بلاغت
سے ساقط اور ملحق باصوات الحیوانات کہتے ہین **دلیل ہفتم** قال اللہ تبارک و تعالی
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا یعنی قریب ہی کہ اوٹھاوے تمکو اے محمد رب تمہارا مقام
محمود مین مواہب لدنیہ مین لکھا ہی کہ مفسرین کا اتفاق ہی کہ کلمۂ عسی کا جناب باری کی طرف سے واجب
ہوا کرتا ہی اسواسطے کہ کلمۂ عسی دال ہی اطماع پر اور محال ہی کہ جناب باری تعالی کسی کو طمع دیوے اور

امیدوار فرماوے پھر محروم رکھے پس یقینی ہوا کہ حضرت کو اللہ تعالی مقام محمود عنایت فرماویگا اور واحدی
نے کہا کہ مفسرین نے اجماع کیا ہے کہ مقام محمود مقام شفاعت کا نام ہے اور محمود اسواسطے کہتے ہین
کہ جب ایسی حالت اضطرار مین کہ اولین و آخرین اہل محشر بیقرار ہونگے اور سب انبیا علیہم السلام جواب دیدینگے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمر ہمت باندھکر شفاعت کرینگے اور مخلوق کو اوس حالت سے نجات دیوینگے تمام
اولین اور آخرین حمد و ثنا مین آنحضرت کی زبان کھولینگے اور سب ادنی اور اعلی پر منکشف ہوجاویگا کہ جو قرب
و منزلت حضرت کو درگاہ بے نیاز مین حاصل ہے کسیکو حاصل نہین ہے چنانچہ حدیث صحیح امام بخاری اور مسلم کی
اسپر شاہد عادل ہے کہ خلاصہ اسکا یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی مین
سردار آدمیونکا ہونگا دن قیامت کے تم جانتے ہو کہ کس سبب سے یہ سیادت مجھکو حاصل ہے اللہ تعالی اولین
اور آخرین کو ایک زمین پر جمع کریگا اور آفتاب اونکے سرونکے نزدیک ہوجائیگا اور اسقدر غم اور سختی ہوگی
کہ طاقت برداشت کی نرکھکر حامی اور شفیع ڈھونڈھتے پھرینگے پہلے آدم علیہ السلام کے پاس آوینگے اور
کہینگے کہ تم تمام بشر کے باپ ہو تمکو اللہ تعالی نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی طرف سے روح تم مین
پھونکی اور ملائک کو تمھارے سجدے مین جھکایا اور بہشت برین مین تمکو بسایا ذرا ہماری شفاعت اپنے
رب کے پاس نہین کرتے کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ ہم کس بلا مین گرفتار ہین حضرت آدم فرماوینگے کہ میرا رب
آج کے روز ایسا غضب مین ہے کہ نہ کبھی ایسا غضب مین ہوا تھا اور نہ ہوویگا اور مجھکو تو ایک درخت سے
ممانعت فرمائی تھی مجھسے نافرمانی ہوگئی ہے نفسی نفسی نفسی مین اپنے نفس کی بخشائش کی فکر مین ہون کسی
اور کے پاس جاؤ نوح کے پاس جاؤ پھر نوح علیہ السلام کے پاس آوینگے اور وہان سے بھی ایسی تقریر ہوکر
محروم پھرینگے غرض کہ اسیطرح حضرت ابراہیم اور موسی اور عیسی علیہم السلام کے پاس بدلالت ایک دوسرے
کے جاوینگے اور ہر جاے سے اسی قسم کے عذر و حیلے سنکر مایوس پھرینگے جب آخر کو بدلالت عیسی علیہ السلام
کے حضرت خاتم المرسلین سید الاولین والآخرین کے پاس آکر بولینگے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم رسول اللہ ہو
اور خاتم الانبیا ہو اور تمکو یہ شرف ہے کہ تمھارے پہلے اور پچھلے گناہ سب معاف ہین یعنی اگر تمسے بالفرض
کچھ گناہ بھی ہوا ہوتا تو پہلا اور پچھلا سب معاف ہوتا آپ نہین دیکھتے ہین کہ ہم کس حالت مین مبتلا
ہین ہماری سفارش کیجیے اپنے پروردگار کے پاس پس چلونگا مین پس آؤنگا نیچے عرش کے اور سجدے
مین گر رہونگا اور وہ حمد و ثنا خدا تعالی میرے دل پر کھولے گا کہ کسی پر مجھسے پہلے نہین کھولا ہے اور حکم

ہوگا کہ ای محمد اوٹھاؤ سر اپنا مانگو دیے جاؤ گے شفاعت کرو قبول کی جاویگی پس مین سر اٹھا کر عرض
کرونگا امتي يارب امتي يارب مین اپنی امت کو مانگتا ہون ای رب میرے الحدیث القصہ اگرچہ اصالۃ
امت کا سوال ہی مگر بطفیل انکے سب خلق کا راستہ نکلیگا کہ اس طپش اور انتظار سے نجات پاکر ہر شخص اپنے
مقام کو پہنچیگا کہ الانتظار اشد من الموت کہتے ہین اسوقت ایک عالم حضرت کی ثناخوانی مین معروف
ہوگا کہ جان لیوے گا کہ اس جوش غضب الہی مین کہ کسی نبی مرسل اور ملک مقرب کو طاقت دم مارنے کی
نتھی حضرت کا وہ جاہ و رتبہ تھا کہ جو مانگا سو دیا گیا اور جو کہا سُنا گیا کوئی شخص خداے عالم کے پاس
یہ مقام و منزلت نہین رکھتا ہی جو کہ آپ کو حاصل ہی اور کتب حدیث مین بروایات کثیرہ یہ حدیث وارد ہی
مگر کسی مین یہ نہین ہی کہ خلق اس حالت مین جیسا کہ پیغمبرونکے پاس دوڑے گی مہدی کے پاس بھی
آویگی یا کہ مہدی بھی حضرت کے ساتھ مقام محمود مین ہوینگے پس معلوم ہوا کہ اہل محشر سے جانتے
ہونگے کہ سواے انبیا علیہم السلام کے کوئی شخص طاقت اسکام کی نہین رکھتا ہی مہدی ہو یا فرشتہ یا ولی
اس سبب سے کسی سے سواے پیغمبرونکے ملتجی نہونگے جب امام مہدی حقیقی کو بھی اس مقام مین دخل
نہوگا تو مہدی جونپوری کا کیا حساب ہی اور قطع نظر اسکے اونکو اسوقت فرصت کہان ہوگی کہ خلق
خدا کے اس حال زار پر رحم کرین یا متوجہ ہووین وہ اپنی کد خدائی کی فکر مین تنگ ہو کر رہے ہونگے چنانچہ پنج فضائل
مین لکھا ہی کہ محشر مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مہدی نوری ناقہ پر سوار ہونگے کہ نام اوسکا محمود ا
ہوگا اور گرد اسکے انبیا اور رسل اولوالعزم اور اولیا و شہدا اور حجاج وغیرہم مومنین امت محمدی چلتے
ہونگے اور دانت اس ناقہ کے اسقدر لنبے ہونگے کہ آن پر تمام فرقہ مہدویہ سوار ہوگا غرض کہ
میدان حشر مین کہ خلق اپنے حال مین مبتلا ہی گشت کرکے آگے ذوالجلال کے آکر نکاح اور جلوہ
ساتھ بی بی مریم اور بی بی آسیہ کے ہوگا بعد اسکے عرصات مین آکر دو محمد شفاعت کرینگے انتہی
سبحان اللہ خلق اس حال پریشان مین مبتلا ہو کر آفتاب سر پر ہی اور مجمع اولین و آخرین سے
ایک کشاکش ہو رہی ہو اور پسینا کسیکے گھٹنون تک کسیکی کمر تک کسیکے مونہہ تک اور دوزخ کو
ملائک کھینچکر سامنے کر دیوین کہ اوسکے شعلے اور سوزش علاوہ تکلیف دے رہین ہو اوسوقت
ان گنہگارونکو اپنی شادی سوجھے اور شفاعت کو شادی کے بعد پر رکھین اور حضرت خاتم الرسالت
اور دوسرے انبیا کا حال تو معلوم ہوا کہ انبیا اپنے اپنے نفسون کی فکر مین ہیبت الٰہی سے گھبرا رہے

[illegible]

ہونگے اور آنحضرت خلق کے بچانے کی فکر مین سات روز تک سجدے مین پڑے ہونگے کہان یہ
شادی اور فیل سواری اور کہان وہ حضرت **نظم** سینہ صافان اغم محنت کشان بیش از خود ست ✣
آب می نالد از ان باری کہ بر پشت پل ست ✣ بنی آدم اعضاے یکدیگرند ✣ کہ در آفرینش زیکگوہرند
تو کز محنت دیگران بیغمی ✣ نشاید کہ نامت نہند آدمی ✣ طرہ یہ کہ ہاتی کسی روایت مین اوس عالم کے
مراکب مین سننے مین نہین آیا تھا شاید کہ مارواڑ یا پورب و دکن سے گیا ہوگا کہ وہان کے عالم کا
رنگ دیکھکر نوری بن گیا ہوگا غلط کہا بیٹے محمود نام اوس ہاتی کا تھا کہ اصحاب فیل کے ہاتون
مین کہ خانۂ کعبہ ڈھانے کو آئے تھے سب سے زیادہ قوی و بڑا تھا اس ہاتی کا بھی یہی نام ہے اغلب
کہ وہی ہو اور سب سواریان براق اور گھوڑے اور اونٹ اور تخت روان چھوڑکر ہاتی کے اختیار
کرنے کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ شادی ساتھ بی بی آسیہ جورو فرعون کے ہے اور پہلا خاوند کہ ہاتی دانت
کے تخت پر بیٹھا تھا جب تک دوسرا خاوند خود ہاتی پر نہ بیٹھے تو کیا فخر و ترجیح ہوگی اور اسیواسطے
تمام مہدویونکو دانتون پر سوار کیا تاکہ معلوم ہو کہ شوہر نخستین اگر برائے خود ایک تخت عاج رکھتا تھا
یہان ہر چیلہ اور بالکا آج عاج پر سوار ہے کہ نخوت فرعونی اوسکے سامنے نگونسار ہے علاوہ یہ کہ دیلمی نے
حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی تزویج کردیگا میرے
ساتھ بہشت مین مریم بیٹی عمران اور کلثوم خواہر موسی اور آسیہ عورت فرعون کو اور طبرانی نے بھی
کبیر مین حضرت مریم اور آسیہ کا زوجۂ آنحضرت ہونا روایت کیا جیسا کہ سیرت محمدیہ مین موجود ہے
پس یہ دونون بہ بیان مہدی جونپوری کی مان ہوئین بمنطوق اس آیت کے کہ ازواجہ امہاتہم
یعنی جوروان پیغمبر کی مائین ہین مومنین کی پس شیخ جونپور کو اپنی مان کے ساتھ نکاح کسطرح حلال
ہوسکتا ہے کہ یہ ٹھاٹھ شادی کا باندھا جاتا ہے نعوذ باللہ من سوء الفہم اب اس خرافات کو چھوڑکر
دلیل ہشتم کا بیان کیا جاتا ہے **دلیل ہشتم** عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیامۃ واول من ینشق عنہ القبر
واول شافع واول مشفع رواہ مسلم وابو داود یعنی فرمایا حضرت رسالتپناہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ مین سردار اولاد آدم کا ہون دن قیامت کے اور سب سے پہلے قبر مین سے مین
نکلونگا اور سب سے پہلے شفاعت کرونگا اور سب سے اول میری ہی شفاعت مقبول ہوگی

انتہی شرح عقائد مین علامۂ تفتازانی نے کہا کہ استدلال اس حدیث سے ضعیف ہے اسواسطے کہ
اس سے اسیقدر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت افضل اولاد آدم سے ہین نہ کہ آدم سے ملا علی قاری نے
جواب دیا کہ اولاد آدم مین بعضے بالاجماع آدم علیہ السلام سے افضل ہین جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام پس
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہ حضرت آدم کے افضلون سے افضل ہوئے آدم سے بالاولیٰ
افضل ہونگے اور علاوہ یہ کہ ابن آدم سے کبھی نوع انسانی مراد ہوتی ہے پس آدم بھی داخل ہوئے اسیواسطے
حدیث شفاعت مین لفظ انا سید الناس کا آیا ہے اور بعضی حدیثون مین جو آیا ہے کہ پیغمبرون مین
ایک کو دوسرے پر تفضیل نہ دیو اور مجھکو موسی پر تفضیل نہ دیو اور کسیکو لائق نہین ہے کہ کہے مین یونس
ابن متی سے بہتر ہون اسکا جواب پانچ طرح سے ہے ایک یہ کہ یہ باتین اوسوقت فرمائی ہین کہ حضرت کو
ابھی معلوم نہوا تھا کہ مین افضل سب سے ہون دوسرے یہ کہ تواضع اور انکسار سے فرمایا ہے
تیسرے یہ کہ اوس تفضیل سے منع فرمایا ہے کہ جس مین دوسرے انبیا کی تنقیص اور بے ادبی ہووے چوتھے یہ کہ
اوس تفضیل سے نہی فرمائی کہ جس مین جھگڑا اور خصومت اوٹھے پانچوین یہ کہ نفس نبوت مین تفضیل نہین
ہے بلکہ تفضیل خصائص اور فضائل زائدہ مین ہے اور نہی کا مدار تفضیل نفس نبوت پر ہے اور اعتقاد تفضیل کا توضرور
ہے کہ قرآن شریف مین ہے کہ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ و وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّيْنَ
عَلٰى بَعْضٍ دلیل نہم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انا سید ولد آدم یوم القیامۃ ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ
آدم فمن سواہ الا تحت لوائی الحدیث رواہ الترمذی یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ مین سردار اولاد آدم ہون دن قیامت کے اور نہین ہے یہ بات کچھ فخر سے بلکہ بیان نعمت
الٰہی کا کرتا ہون یا کہ مامور ہون اس امر کے اظہار کا تاکہ اسکے موافق لوگ اعتقاد رکھین اور میرے ہاتھ اور
تصرف مین ہوگا نشان حمد کا اور نہین ہے یہ بات کچھ فخر سے اور نہوگا کوئی پیغمبر اوس دن آدم اور سوائے
آدم مگر سب نیچے نشان میرے کے ہونگے اور تخصیص دن قیامت کی اگرچہ آن سرور سردار سب کے
دنیا اور آخرت مین ہین اسواسطے ہے کہ اوس روز سیادت اور سرداری آپکی بے خلاف اور بلا نزاع ظاہر ہوگی
بخلاف دنیا کے کہ یہان ملوک کفار اور فجار بیہودہ نزاع بھی رکھتے ہین جیسا کہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ
اور لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کے معنی ہین یعنی اگرچہ آج بھی مالک اللہ تعالی ہے اور ملک

سب وسیکا ہی لیکن چونکہ بعضے مجازاً اپنی طرف بھی نسبت کرتے ہین اوس وزیہ نسبت بھی منقطع ہوجاوے
گی **فائدہ** اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ آنحضرت افضل ہین سب خلق سے اسواسطے کہ مذہب اہلسنت کا
یہ ہی کہ آدمی افضل ہی ملائک سے اور آنحضرت بموجب اس حدیث کے سب آدمیون سے افضل ہین اور شیخ محمد
صاحب جونپوری بھی آدمی ہین **دلیل دہم** عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم
ذالک المقام غیری رواہ الترمذی یعنی فرمایا خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس پہنایا جاونگا
مجھکو ایک لباس لباسون بہشت سے پھر کھڑا ہونگا مین سیدھے جانب عرش سے کہ کوئی شخص مخلوقات
الٰہی مین سے سوائے میرے اس مقام مین نہین کھڑا ہوگا اب غور کیجیے کہ شیخ جونپور بھی مخلوقات الٰہی مین سے
ہین اونکو بھی یہ مقام میسر نہوگا **دلیل یازدہم** عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قال اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی
علی صلوۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی
الا لعبد من عباد اللہ وارجو ان اکون انا ہو فمن سأل لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ
رواہ مسلم یعنی فرمایا حضرت رسالتمآب نے کہ جب سنو تم مؤذن کو اذان کہتے پس کہو تم جیسا کہ وہ
کہتا ہی پھر بعد اذان کے درود بھیجو مجھپر اسلیے کہ جو شخص مجھپر ایکبار درود پڑھتا ہی اللہ تعالیٰ اوسپر دس بار رحمت
بھیجتا ہی پھر مانگو اللہ تعالیٰ سے میرے واسطے وسیلہ اسواسطے کہ وہ ایک مقام ہی بہشت مین کہ نہین لائق ہی
مگر ایک بندے کے واسطے بندگان خدا مین سے اور مین امید رکھتا ہون کہ وہ بندہ مین ہوؤن پس
جو شخص کہ مانگے گا میرے واسطے وسیلہ اوترے گی اوسپر شفاعت مواہب لدنیہ مین لکھا ہی کہ حافظ عماد الدین
ابن کثیر نے فرمایا کہ وسیلہ نام ہی ایک نہایت عالی مقام کا جنت مین کہ تمام مکانات بہشت سے قریب تر عرش
کے ہی اور وہ گھر ہی رسول خدا کا بہشت مین کہ اوسیکو درجۂ رفیعہ اور بعضے فضیلہ بھی کہتے ہین اور بعد ایک
ورق کے اوسمین ہی کہ قول اللہ تعالیٰ کا طُوبٰی لَهُم وَحُسنُ مَاٰبٍ طوبیٰ نام ہی ایک درخت کا
کہ اوسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بویا ہی زیور اور لباس اوس مین اوگتے ہین اور شاخین اوسکی
دیوارون بہشت کے باہر سے نظر آتی ہین اور جڑ اوس درخت کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر مین ہی اور ہر
مومن کے گھر مین ایک شاخ اوسکی پہنچی ہی تاکہ ہر ولی کا حصہ حضرت کے پاس سے ہووے اور حضرت

سے بہشت کو بھر دیا ہی پس ہر ہر ولی کو جو نعمت بہشتی حاصل ہو حضرت کو وہ سب حاصل ہی اسواسطے کہ
ولی نے جو نعمت پائی ہی بدولت پیروی آنحضرت کے پائی ہی ایسی ابلیس نے دوزخ کو بھر دیا ہی کہ جو عذاب کسی
دوزخی کو ہی ابلیس اوس میں شریک ہی انتہی یہ اشارہ ہی طرف اوس حدیث کے کہ مسلم نے ابوہریرہ سے
روایت کی کہ فرمایا حضرت رسالت نے کہ من دعا الی ہدی کان لہ من الاجر مثل اجور من
تبعہم لا ینقص ذلک من اجورہم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل
آثام من تبعہ لا ینقص ذلک من آثامہم شیئا یعنی جسنے خلق کو بلایا طرف ہدایت کے اوسکو
اوسکے پیروں کے برابر ثواب ملیگا اور اس سے کچھ اوسکے ثواب کم نہو جاینگے اور جسنے کہ بلایا طرف گمراہی کے
اوسپر اسکے پیروں کے برابر گناہ ہووینگے اور یہ بات کچھ اونکے گناہوں کو کم نکرے گی یہ بھی ایک دلیل قوی ہی
افضلیت حضرت رسالت پر کہ تمام امت محمدی وغیرہ کا ثواب حضرت کی ذات جامع الکمالات میں جمع ہو
اور ثوابات ذاتی علاوہ اسکے ہیں چند ورق پیشتر اسکی بحث ہو چکی ہی اور مواہب لدنیہ میں لکھا ہی کہ آیت
ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین
والشہداء والصالحین یعنی جو شخص اطاعت کرینگے خدا و رسول کی وہ اون لوگوں کے ساتھ
ہونگے کہ جن پر حق تعالی نے انعام کیا ہی کہ انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین ہیں اور صحیحین کی حدیث
کہ انت مع من احببت یعنی تو اوسکے ساتھ ہوگا کہ جس سے محبت رکھتا ہی اور سوا اسکے اور احادیث
اس مضمون کی ہیں ان سب کا یہ مطلب نہیں ہی کہ اطاعت کرنے والے اور محبت رکھنے والے پیغمبروں کے
ساتھ ایک درجے میں ہونگے ورنہ لازم آوے کہ فاضل و مفضول اور خادم و مخدوم برابر ہو جاویں
کہ یہ ہرگز جائز نہیں ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ یہ لوگ جنت میں اس وضع پر ہونگے کہ ہر ایک دوسرے کو دیکھنے کی
اور ملاقات کرنے کی قدرت رکھتا ہوگا اگرچہ مکان دوسرے کا عالی اور مرتبہ بلند ہو اسواسطے کہ جب حجاب
اور پردہ اوٹھ گیا تو ایک دوسرے کو مشاہدہ کر سکتا ہی یہی معنی ہیں اس معیت کے **دلیل دوازدہم**
عن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ کنت
امام النبیین وخطیبہم وصاحب شفاعتہم غیر فخر رواہ الترمذی یعنی فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب ہوگا دن قیامت کا ہونگا میں امام پیغمبروں کا اور خطیب اونکا اور صاحب شفاعت
اونکا بلا فخر طریق استدلال اس حدیث سے یوں ہی کہ حضرت کا امام الانبیا ہونا یہاں سے ثابت ہوا

اور انبیا باجماع امت اور بمقتضاے آیت اِنَّ اللهَ اصْطَفٰى آدَمَ وَنُوحًا الایہ کے افضل ہین بنی آدم
بلکہ عالم سے پس حضرت بھی امام اور افضل ہین سب سے دلیل سیزدہم عن انس قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدهم اذا وفدوا وانا
خطیبهم اذا انصتوا وانا مستشفعهم اذا حبسوا وانا مبشرهم اذا ایسوا الکرامة
والمفاتیح یومئذ بیدي ولواء الحمد یومئذ بیدي وانا اکرم ولد آدم علی ربي یطوف
عليّ الف خادم کانهم بیض مکنون او لؤلؤ منثور رواه الترمذي والدارمي یعنی فرمایا حضرت
صلی الله علیه وآله وسلم نے کہ مین سب آدمیون سے پہلے قبر سے نکلونگا جب کہ اوٹھائے جاوینگے
اور مین آگے ہوکر لے چلونگا اونکو جب کہ خدا ے تعالی کے پاس آوینگے اور مین انکی طرف سے خطبہ
خوانی اور معذرت خواہی کرونگا جب کہ وہ حیران ہوکر چپ ہوجاوینگے اور مجھے شفیع ہونے کے
خواہان ہونگے جسوقت کہ میدان موقف مین روکے جاوینگے اور مین خوشخبری سنانے والا ہونگا
جسدم کہ نا امید ہوجاوینگے کرامت اور کنجیان اوسدن میرے ہاتھ مین ہونگی اور نشان حمد کا اوسدن
میرے ہاتھ مین ہے اور مین بزرگتر اولاد آدم کا ہون اپنے پروردگار کے پاس پھرینگے میرے اطراف
ہزار خادم مانند انڈون صاف اور محفوظ کے یا مانند موتیون بکھرے ہوے کے دلیل چہاردہم
انا اول من یحرک حلق الجنة فیفتح الله لي فید خلنیها ومعي فقراء المؤمنین وانا اکرم
الاولین والآخرین علی الله ولا فخر یعنی فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم نے کہ مین سب سے اول
حلقے دروازے بہشت کے ہلاؤنگا پس کھولے گا الله تعالی واسطے میرے پھر داخل کریگا مجھکو اوسمین
اور میرے ہمراہ فقراے مومنین ہونگے اور مین اکرم و افضل اولین و آخرین کا ہون الله تعالی کے پاس
صلی الله علیه وآله وسلم صلوة وسلاما دائما ابدا یہ ٹکڑا ہے ایک بڑی حدیث کا کہ ترمذی و دارمی نے
روایت کی اور مشکوة مین بھی موجود ہے اسقدر آیات واحادیث مسلمان باایمان کے واسطے کافی ہین
اسلیے اسیقدر پر بس کیا ورنہ سوا ے اسکے اور بہت احادیث اس مضمون کی بروایات مختلفہ کتب حدیث
مین موجود ہین کہ اگر سب کے راویون کو جمع کرکے دیکھا جاوے تو تواتر معنوی کا ہوجاتا ہے غرض کہ یہ بات
کہ حضرت خاتم المرسلین صلی الله علیه وآله وسلم افضل الناس ہین اور کوئی آدمی اولین و آخرین مین حضرت کے
رتبے کے برابر نہین ہے باحادیث متواتر المعنی کہ دلیل قطعی ہوتی ہے اور باجماع اہل اسلام کہ وہ بھی دلیل قطعی ہے

ثابت ہی بلکہ خاص صحابہ حضرت سے اسپر ترقی کر کے حضرت کو تمام اہل زمین اور اہل آسمان سے بھی افضل
جانتے ہین چنانچہ مشکوۃ المصابیح مین بروایت دارمی کے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی
کہ فرمایا انھون نے کہ ان اللہ فضل محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی الانبیاء وعلی اهل السماء الخ
یعنی تحقیق اللہ تعالی نے فضیلت دی ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبرون پر اور اہل آسمان پر اور پیغمبر تو
سب بنی آدم سے افضل ہین باجماع اور بآیت مذکور الصدر پس آنحضرت سب سے افضل ٹھہرے مگر فرقہ
مہدویہ عجب قوم ہی کہ کتابین انکی بھری ہین اس مطلب سے کہ ہمارے عقائد اور مہدویکے اقوال کوئی
مخالف اجماع اور دلائل قطعیہ کے نہین ہین حالانکہ صدہا باتین انکی مخالف اجماع اور نصوص قطعیہ ہین چنانچہ

کوئی ادنی درجہ بھی کو نہین ہونچتا اس حکم عام کے شمول اور قطعیت کا بیان

مقامات گذشتہ مین بخوبی ظاہر ہو چکا اور آگے بھی انشاء اللہ آویگا **قولہ** اور پھر یہ حکم عام ہی نور الانوار مین مذکور ہی
کہ مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہی کہ ہر عام ظنی ہی کہ اُس سے کوئی نکوئی فرد خارج ہی اگرچہ ہم واقف نہوین
پس عام واجب کرتا ہی عمل کو نہ اعتقاد کو مثل خبر واحد اور قیاس کے انتہی ہان امر اختلافی ہین المجتہدین
ظنی ہی بالاتفاق اب بنابر اس مسئلہ کے ہوا یہ حکم ظنی نہ یقینی **جواب** اگر یہی مطلب امام شافعی کا ہی جو کہ
تم سمجھے ہو تو تم کو لازم ہی کہ بیان کرو کہ اس عام سے کہ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ کونسا فرد مخصوص ہی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام تو نہایت عالی ہی سوائے تمہارے
کوئی ادنی مسلمان بھی کہیگا کہ کسی شی کو اللہ تعالی نہین جانتا ہی یا کوئی چیز آسمان و زمین مین ایسی ہی
کہ اللہ سبحانہ اُسکا مالک نہین ہی تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا حقیقت حال یہ ہی کہ میان مہدوی
نے اپنے مطلب کی دُھند مین اندھا دھند کر کے خلط بحث کر دیا **شعر** چون غرض آمد ہنر پوشیدہ شد
صد حجاب از دل بسوئے دیدہ شد ورنہ اگر ذرا بھی تامل کتابون اصول مین مانند تحقیق الحسامی وغیرہ
کے کرتے تو صاف معلوم ہو جاتا کہ ہر عام مین خلاف نہین ہی بلکہ جس عام پر کوئی دلیل عدم تخصیص قائم
نہین ہی اُسکو اکثر شافعیہ اور مالکیہ اور بعضے ہم مین سے جیسے امام ابو منصور ماتریدی اور مشائخ سمرقند
ظنی کہتے ہین اور ابو الحسن کرخی اور ابو بکر جصاص اور مشائخ عراق اور عامہ متاخرین قطعی اور یقینی
جانتے ہین اور جس جگہہ کوئی دلیل اس بات پر دال ہی کہ یہان اس عام کے جمیع افراد مراد ہین اور کوئی فرد اسکا
اس حکم عام سے مخصوص و خارج نہین ہی اسکو یہ سب اہل سنت بالاتفاق یقینی اور قطعی جانتے ہین
اور اسی عام مدلل کو کلیہ ما من عام الا وقد خص منہ البعض سے مخصوص کرتے ہین گرنہ

وہ کلیہ خود اپنے نفس کا مبطل ہو جاوے اب خیال کیجیے کہ کوئی ولی مرتبہ نبی کو نہین پہونچتا ہی اس عقیدۂ عامہ پر کسقدر کثرت سے دلائل قرآن و حدیث و اجماع و اقوال سلف و خلف سے اوپر کے قول کے جواب مین مذکور ہو چکے کہ سب دال ہین اس بات پر کہ اہل اسلام کے نزدیک کوئی فرد اس عام سے مخصوص نہین ہی اور کوئی ولی کسی نبی کے درجے کو یا جناب سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کو نہین پہونچتا ہی پس حکم عام سب شافعیہ و حنفیہ وغیرہم کے نزدیک بالاتفاق قطعی و یقینی ٹھہرا اور بیان مہدویہ کا طن فاسد نکلا **قولہ** اور پھر دلیل اس حکم کی کتب کلامیہ مین مثل شرح عقائد نسفی کے اسطرح ہی کہ انبیا علیہم السلام معصوم ہین مامون ہین خوف خاتمہ سے مکرم ہین وحی اور مشاہدے سے ملک کے مامور ہین تبلیغ احکام وارشاد انام سے انتہی یہان یہ اوصاف حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے لیے بھی ثابت ہین شرع شریعت مین بخلاف باقی اولیا کے جیسا کہ اوائل طحطاوی شرح درمختار مین امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کے مقام مین مذکور ہی کہ تحکم کریگا مہدی مگر ایسا حکم کہ لایا ہی طرف اسکے فرشتہ نزدیک سے اللہ تعالی کے جو بھیجا ہی اوسکو اللہ تعالی نے کہ باز رکھے مہدی کو خطا سے اور یہ حکم مہدی کا وہی شرع پاک محمدی ہی ایسی کہ اگر ہوتے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ اور ظاہر ہوتے یہ مسئلے تو نہ تحکم کرتے انمین مگر موافق حکم مہدی کے انتہی اب بنظر اس دلیل کے نہین داخل ہی مہدی علیہ السلام اس حکم مین **جواب** خلاصہ کلام طحطاوی کا یہی ہی کہ مہدی علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ موکل رہیگا کہ اونکو احکام مین خطا کرنے سے بچاویگا اور یہ کچھ خاصہ حضرت مہدی کا نہین ہی بلکہ ہر حاکم عادل اور قاضی منصف کے ساتھ کہ بغیر اپنی خواہش و درخواست کے جبرا قاضی کیا جاوے ایک فرشتہ رہتا ہی چنانچہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ کہا انس رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

من ابتغی القضاء وسأل وکل الی نفسہ ومن اکرہ علیہ انزل اللہ علیہ ملکا یسددہ

یعنی جسنے کہ خدمت قضا کو خود طلب کیا اوسکو اوسکی ذات پر چھوڑ دیتے ہین اور جسکو بہ جبر واکراہ کسیطے قاضی بنایا اوسپر اللہ تعالی ایک فرشتہ نازل کرتا ہی کہ اوسکو راہ راست پر چلاتا ہی اور احکام مین خطا سے بچاتا ہی انتہی اب اگر مہدویوں کے مذہب مین ویسی فرشتے کے اوترنے سے آدمی پیغمبر ہو جاتا ہی تو مہدی جونپوری کیا بلکہ تمام دنیا کے قاضیونکو شاید یہ لوگ اپنے مذہب کے انبیا بناوینگے بلکہ توریت شریعت مین لکھا ہی کہ قاضی برحق کے ساتھ تخت اوٹھانے والے دو فرشتے رہتے ہین

کہ اسکو احکام ہیں یا وراست بتاتے ہین یا تعلیم فرماتے ہین چنانچہ مشکوٰۃ المصابیح مین بروایت سعید
بن المسیب آگے منقول ہی اب منطوق اس مثل کے کہ ہر سیر کو سوا سیر ہی یہ قاضی وفرشتے والا کچھ مہدی
جونپوری سے بھی پہلے درجے پر ہی اشاید کہ میان مہدوی اسکو دو ہرا پیغمبر جانینگے اور اپنے مہدیکو
اکہرا پیغمبر سمجھینگے اتنا بھی تامل نکیا کہ طحطاوی کی عبارت سے یہ کہان نکلتا ہی کہ مہدی معصوم ہین
مامون ہین خوف خاتمے سے مکرم ہین وحی سے اور مشاہدے سے ملک کے مامور ہین تبلیغ احکام اور ارشاد
انام کے اور کیسے مونہہ بھر کے کہہ دیا کہ یہ سب اوصاف مہدی کے لیے ثابت ہین شرع شریف مین وہ کونسی
تمھاری شرع ہی کہ جس مین یہ سب اوصاف مہدی کے واسطے ثابت ہین اس شرح درمختار کو جو شرع
بنایا تھا اوسمین تو ان مین سے ایک بات بھی مذکور نہین ہی اور فرشتے کے نازل ہونے سے فرشتے
کا مشاہدہ لازم نہین آتا ہی **قولہ** سوال اگر یہ اوصاف ثابت ہین حضرت مہدی علیہ السلام کے لیے
تو ہوئے حضرت بھی نبی کیونکہ شرع شریف مین نبی ایسے اوصاف والے کو کہتے ہین اب یہ بات مخالف ہی
کتاب وسنت واجماع کے کہ بعد خاتم انبیا علیہم السلام کے نبی ہونا جائز نہین ہی جواب طحطاوی کے
مقام مذکور مین مذکور ہی کہ ولیکن حدیث کہ نہین ہی وحی بعد میرے سو یہ حدیث باطل بے اصل ہی ہان
حدیث ثابت ہی کہ نہین ہی نبی بعد میرے سو معنی اسکے علما کے پاس یہ ہین کہ نہوگا نبی ایسا کہ صاحب
شرع جدید ہو جو منسوخ کر دیوے اس شرع شریف کو انتہی اب اس تقریر سے معلوم ہوا کہ معنی
کتاب وسنت و اجماع کے بھی علماے اہل سنت وجماعت کے پاس یہی ہی کیونکہ تینون ایک معنی پر
وارد ہین پس اب ہونا مہدی علیہ السلام کا اس اوصاف پر متبع اس شرع شریف کے ہوکر نہین مخالف ہی
کتاب وسنت واجماع کا کیونکہ بنا بر معنی مذکور کے نبی مشرع ہونا شرع شریف سے ممنوع ہی نہ نبی
متبع ہان حضرت متبع ہین نہ مشرع جیسا کہ طحطاوی مین یہ بات مذکور ہی **جواب** غرض کہ کج فہمی کا
علاج نہین ہو سکتا یہ میان مہدوی جس کتاب پہ ہاتھ ڈالتے ہین ایسا مطلب اس سے نکالتے ہین
کہ مصنف کی روح کو بھی اسکی خبر نہ تھی چنانچہ یہان بھی اپنی عادت کے موافق ایسا ہی کیا کہ آج تک
اپنے دل کا حال در پردہ رکھکر اپنے شیخ کو فقط مہدی پکارتے تھے اب کھول کر خلاصہ اپنے مکنون
خاطر کا ظاہر کیا کہ وہ پیغمبر ہین معلوم ہوا کہ محض اتنے واسطے کہ مسلمانون کو پیغمبری جونپوری سنکر
دہشت ہو وسواس نفسانی سے راز نہین کرتے ہین نہ یہ پیغمبری کیا پیغمبر وہ ہے اونکو نصل جانتے ہین

عالم میان نے صاف دعوی کیا کہ مہدی جونپوری نبی تھے

چند روز کے اول ایک عالم اس مذہب کے ملاقات عید کے واسطے آئے تھے میںنے اونسے کہا کہ تم لوگ
اپنے پیر کو پیغمبر اعتقاد کرتے ہو نہایت انکار کیا کہ حاشا کہ ہم پیغمبر کہتے ہوں ہم فقط مہدی جانتے ہین
بندے سے یہی مقام اس کتاب کا دکھلایا نے تامل مصنف اس کتاب کی تکذیب کرنے لگے اور یہ
نہ سمجھے کہ اس بیچارے نے کیا کیا تمھارے سب بزرگوارون نے جیسا مہدیکو برابر و مساوی حضرت
خاتم النبیین کے ٹھہرایا البتہ حضرت ابراہیم و موسی و عیسی علی نبینا و علیہم السلام سے افضل جانا
چہ جاے دوسرے انبیا کی اور ہر کہ ومہ کی زبان پر کلمہ نبی مہدیکا جاری رہتا ہی آدم بر سر مطلب کے علماے
اہل سنت حضرت امام ہمام مہدی حقیقی کو بھی پیغمبر نہیں جانتے پس تمھارے مہدی جعلی کو کیا مانتے
ہین اور طحطاوی کا مطلب یہ نہین ہی جو کہ تم سمجھے ہو بلکہ طحطاوی سنے صاحب ذخائر مہمات سے اور اونسے
صاحب اشاعہ سے اور اونسے المشرب الوردی فی مذہب المہدی تالیف ملا علی قاری رحمہم اللہ
سے نقل کیا کہ حاصل اسکا یہ ہی کہ بعضے جاہل حنفی جو اعتقاد رکھتے ہین کہ عیسی علیہ السلام تقلید مذہب
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کرینگے سو سراسر باطل ہی اور جو حکایات اس مقدمے مین وضع کی ہین وہ
بالکل خطا و ناحق ہین اور عیسی علیہ السلام صفت نبوت پر برقرار ہین جو شخص انکے سلب نبوت کا
قائل ہووے وہ کافر ہی یقینًا جیسا کہ امام سبکی نے تصریح کی ہی اسواسطے کہ پیغمبرون سے وصف
نبوت نہین جاتی ہی نہ حیات مین نہ بعد ممات کے اور امام سبکی نے اپنی ایک تصنیف مین صاف لکھا ہی
کہ عیسی علیہ السلام ہمارے حضرت کی شریعت پر حکم کرینگے موافق قرآن و سنت کے اور اس صورت مین
راجح یہ بات ہی کہ سنت کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمشافہہ بے واسطہ سیکھینگے یا بطریق وحی
اور الہام کے اونکو پہنچیگی اور حدیث لا وحی بعدی کی باطل و بے اصل ہی ہان لا نبی بعدی صحیح ہی
لیکن معنی اسکے علما کے نزدیک یہ ہین کہ کوئی نبی صاحب شرع کہ شرع محمدی کو منسوخ کرے بعد
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حادث نہوگا اور عیسی علیہ السلام پر بعد نازل ہونیکے وحی آنا حدیث
نواس بن سمعان سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ اوسمین یہ ہی کہ عیسی علیہ السلام دجال کو دروازہ شرقی مقام
لد کے پاس قتل کرینگے پھر اللہ تعالی حضرت عیسی کیطرف وحی بھیجیگا کہ مینے اب اپنے ایسے بندے
نکالے ہین کہ تمکو اونسے مقابلے کی طاقت نہین ہی تم اپنے لوگون کو طور پر لیجا کر محفوظ رکھو الخ پھر ظاہر
بلکہ یقینی یہ ہی کہ وحی لانیوالے طرف عیسی علیہ السلام کے حضرت جبرئیل ہونگے اسواسطے کہ یہ خدمت

اونھین کی ہی اور وہی حق سبحانہ اور انبیا علیہم السلام کے درمیان سفیر ہین اور کسی فرشتے سے کے
واسطے یہ خدمت ثابت و معروف نہین ہوئی اور یہ جو مشہور ہی کہ جبرئیل بعد موت حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے زمین پر نہ اترینگے سنے اصل ہی بلکہ وارد ہوا ہی کہ جو شخص طہارت سے مرتا ہی اوسکی موت کے
وقت حاضر ہوتے ہین اور شب قدر مین اُترتے ہین اور دجال کو مکے اور مدینے مین داخل ہونے سے
مانع ہونگے انتہی اب اس تقریر سے صاف ظاہر ہی کہ حدیث لا نبی بعدی کی تخصیص اسیواسطے کی ہی
کہ عیسی علیہ السلام کا آنا مقرر ہی اور وہ نبی بلاشک ہین پس فرمانا حضرت کا کہ میرے بعد کوئی نبی
نہوگا باین معنی ہی کہ کوئی نبی صاحب شرع جدید نہوگا او عیسی ور الیاس اور خضر علیہم السلام تابع شریعت
محمدیہ کے ہین کہ اولیاے امت اور خلفاے حضرت خاتم الرسالت مین محسوب ہین اور یہ مراد علماے
اہل سنت کی نہین ہی کہ سواے انبیاے سابقین کے اور کوئی شخص مہدی یا غیر مہدی پیدا ہووے
اور اسکو مرتبہ نبوت کا تازہ بعد حضرت خاتمیت آپ کے ملے سُبحَانَكَ هٰذَا بُهتَانٌ عَظِيمٌ
اسیواسطے مفسرین کہتے ہین کہ مراد آیت خاتم النبیین سے یہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخر
من نُبِّیَ یعنی حضرت کے بعد کسیکو نبوت ندی گئی نبوت ملنا حضرت سے ختم و منقطع ہوگیا اور جو کہ حضرات
کے ظہور سے پہلے نبوت پا چکے ہین اگر بعد حضرت کے زندہ بوصف نبوت رہین کچھ مضایقہ نہین ہی
البتہ کسی نئے شخص کو یہ وصف بعد حضرت کے ملنا جیسا کہ مہدوی سمجھے ہین محال ہی بالاجماع کہ کلام
الٰہی مین کذب لازم آویگا تعالی اللہ عن ذلك علوا کبیرا **قولہ** اور بعضے فارسی شروح فصوص الحکم
مین فص شیثی ذکر خاتم اولیا مین مذکور ہی کہ تقیید نبوت و رسالت بتشریعی اشارت ست بآنکہ نبوت و
رسالت غیر تشریعی میباشد و آن اینست کہ متعلق باشد باظہار حقائق الٰہیہ و اسرار غیوب و ارشاد عباد
وغیر ذلک من غیر ان یتعلق بالتشریعی اور بعثت حضرت مہدی علیہ السلام کی واسطے اظہار اسی
حقائق کے ہی تقریب مذکور ہوگا **جواب** نہ مصنف فصوص الحکم کی یہ مراد ہی نہ اوسکے شارحین کو یہ خیال
ہی کہ بعد حضرت خاتم الرسالت کے انبیا پیدا ہوتے رہینگے جیسا کہ مہدوی سمجھتے ہین بلکہ شیخ اکبر کی
اصطلاح مین ایک قسم کے اولیا کو انبیاء الاولیا بولتے ہین یہان انبیا غیر تشریعی سے وہی اولیا مراد ہین
اور مثل مشہور ہی کہ لا مشاحۃ فی الاصطلاح یعنی اصطلاح مین کچھ نزاع و دخل نہین ہی جسکا
دل چاہے سو اصطلاح ٹھہراوے اور انبیاے عرفی شرعی مراد نہین ہین چنانچہ مصنف موصوف نے

وجہ تخصیص لا نبی بعدی بہ نبی تشریعی و معنی خاتم النبیین [illegible]

اس بات کو فتوحات مین بجا بجا بخوبی واضح و شروح کردیا ہی چنانچہ فتوحات کے چودھوین باب مین فرماتے
ہین کہ نبی وہ شخص ہی کہ اُسکے پاس فرشتہ اللہ تعالی کے پاس سے وحی لاوے کہ متضمن ہو وہ وحی ایک
شریعت پر کہ وہ نبی فقط بذات خود اوس شریعت کے موافق خداے تعالی کی عبادت کیا کرے اور اگر
اوس شریعت پر دوسرونکو بھی چلانے کا حکم ہووے تو وہ نبی رسول بھی ہوا اور فرشتے کا آنا دو طرح
پر ہوتا ہی کبھی پیغمبر کے دل پر وحی اوتارتا ہی اور کبھی صورت جسدی پکڑ کر کان پر یا بصر وغیرہ قواے حساسہ پر
القا کرتا ہی اور پیغمبر کو جیسا کہ کان سے معلوم ہوتا ہی ایسی آنکھ وغیرہ قواے حسی سے بھی حاصل ہوجاتا ہی
اور یہ دروازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بند کردیا گیا اب کسیکو یہ بات میسر نہین ہی کہ کسی شریعت
ناسخہ سے خدا کی عبادت کرے اور عیسی علیہ السلام جسوقت اوترینگے یہی شریعت محمدیہ پر حکم کرینگے اور
عیسی علیہ السلام خاتم الاولیا ہین اور یہ بھی حضرت کا شرف ہی کہ انکی امت کی ولایت کو اللہ تعالی نے ایک رسول
مکرم پر ختم کیا اب عیسی علیہ السلام کو دن قیامت کے دو طرح کا حشر ہوگا پیغمبرون مین رسول ہوکر محشور
ہونگے اور ہمارے ساتھ ولی تابع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوکر محشور ہونگے اور الیاس بھی اسی مقام
پر ہین لیکن حالت انبیاء الاولیا کی اس امت مین یہ ہی کہ اللہ تعالی ولی کو ایک تجلی بتاتا ہی اور مظہر محمد اور
مظہر جبرئیل کو قائم فرماتا ہی کہ مظہر جبرئیل مظہر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر احکام مشروعہ خطاب کرتا ہی اور
اوس ولی کو سناتا ہی اور یہ ولی بسبب حاضر ہونے کے سب سنکر سمجھ لیتا ہی اور علم یقین حاصل ہوجاتا ہی
پس یہ ولی مانند اون صحابہ کے ہوا کہ جنھون نے حدیث جبرئیل کہ جسمین اسلام و ایمان و احسان کا مذکور ہی
حضرت اور جبرئیل کی زبان سے سنی اور صورت مجلس مشاہدہ کی مگر انھون نے عالم حس مین دیکھا اور
اس ولی اللہ نے کشف مین مشاہدہ کیا پس یہ لوگ انبیاء الاولیا کہلاتے ہین اور کبھی شریعت جداگانہ
انکو حاصل نہین ہوتی ہی اور یہ سب داعی الی اللہ علی بصیرۃ ہوتے ہین اور مانند انبیاے بنی اسرائیل کے
شریعت محمدی کو نگاہ رکھتے ہین اور اعلم الناس ہوتے ہین حال شرع مین مگر فقہا بعضی باتین کہ
اونکو کشفا ثابت ہوئی ہین کہ فقہا و علماے رسوم کے نزدیک وہ بسبب گڑبڑا دیون کے اور طرح پر
پہونچی ہین نہین مانتے ہین اور یہ اولیا بھی باوجودیکہ اونکی غلطی پر مطلع ہوتے ہین اون پر رد نہین کرتے
ہین اور نہ دلیل قائم کرنا لازم جانتے ہین بلکہ اون پر اپنے مقام کا چھپانا واجب ہوتا ہی انتہی ملخصا
اور فتوحات کے تہترویں باب کی شروع مین فرماتے ہین کہ یہ باب ہی بیان مین اقسام اولیا اللہ کے

اور بیان ہین اون مسائل کے کہ اونکو کوئی نہین جانتا سواے اکابر عباد اللہ کے کہ وہ اپنے زمانے
مین ایسے ہوتے ہین کہ جیسے انبیا زمانۂ نبوت مین ہوتے تھے اور اوسکو نبوت عامہ کہتے ہین اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کہ منقطع ہو گئی ہی وہ نبوت تشریع ہی نہ مقام اوسکا پس اب کوئی شرع حضرت
کی شرع کو نسخ کریگا اور نہ کوئی حکم بڑھاوے گا اور یہی معنی ہین فرمان حضرت کے کہ رسالت اور نبوت
منقطع ہو گئی اب کوئی رسول ہی بعد میرے نہ کوئی نبی یعنی مخالف شرع میری کے کہ یہ دروازہ بند ہو گیا اور نہ
حضرت عیسی علیہ السلام کا اترنا بلا اختلاف محقق ہی کہ وہ اترکر ہماری شرع پر حکم کرینگے نہ شرع جدید لاوینگے اور نہ اوس
شرع پر چلاوینگے کہ پہلے جیسے بنی اسرائیل کو چلایا تھا پس معلوم ہوا کہ حضرت کی مراد یہ ہی کہ میرے بعد نبوت
تشریع نہوگی اور اسی مرتبۂ تشریع کو اہل نظر کی اصطلاح مین اختصاص بولتے ہین اور اسیکو غیر کسبی
کہتے ہین اور جو لوگ کہ نبوت کو کسبی کہتے ہین اونکی مراد اوس سے یہی ہی کہ اللہ تعالی کے پاس بندے کو ایک مرتبہ ملے کہ نہ اوسمین اوسکی
ذات کے واسطے تشریع ہو نہ دوسرونکے واسطے اور ہمنے نام نبوت کا اطلاق اس مقام والے پر اسواسطے
چھوڑ دیا کہ لوگونکو دعوی کا نہو اور نبوت تشریع نہ سمجھین جیسا کہ بعضے لوگونکو دعوی کا ہو گیا کہ بولتے ہین
کہ امام ابو حامد غزالی کیمیاے سعادت وغیرہ مین اکتساب نبوت کے قائل ہین معاذ اللہ کہ ابو حامد سواے
مذکور الصدر کے کچھہ اور ارادہ کیے ہون انتہی ملخصا اور ایکسو چھپن باب مین فرماتے ہین کہ نبوت بشریہ
دو قسم پر ہی ایک یہ کہ اللہ تعالی اور بندے مین فرشتے کا واسطہ نہین ہی بلکہ من جانب اللہ کچھہ اخبار اور تجلیات
اسکے دل پر وارد ہوتے ہین کہ کچھہ تحلیل اور تحریم کا حکم اوس مین نہین ہوتا ہی بلکہ معرفت آلہی اور تصدیق
احکام شرعیہ کی حاصل ہوتی ہی الی غیر ذلک اور یہ شخص تابع و محکوم ہوتا ہی نہ متبوع و حاکم اور اس قسم کے
اولیا جو اس امت مین ہوتے ہین اونکو سنت حسنہ نکالنے کا بھی اختیار ہوتا ہی بموجب فرمانے حضرت کے کہ
مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً الحدیث مگر بشرطیکہ اوسکی اصل احکام مشروعہ مین موجود ہو اور کسی حلال کو حرام
یا حرام کو حلال نہ ٹھہراوین جیسا کہ بلال کا سوال صلوۃ بعد اذان کے اور ہر حدث صغیر و کبیر کے ساتھہ
طہارت تازہ کرنا اور دوگانہ ادا کرنا بعد وضو کے اور باطہارت بیٹھنا اور بعد فراغ طعام کے دو رکعت پڑھنا
اور ہر ادب مستحسن کہ شارع نے اوسکو معین نہین کیا ہی ان لوگون کو اسکی تسنین اور ترویج درست ہی اور اوسپر
عمل کرنے والون کا اجر ان کو ملے گا مگر حکم البتہ اور قطعی پیدا نہین کرسکتے ہین اور قسم ثانی نبوت بشریہ
کے وہ لوگ ہین کہ مانند تلامذہ کے زیر بر و ملک کے ہوتے ہین کہ روح امین انکی ذات کے حق مین اونپر

شریعت لیکر اُترتے ہین اور اُسی طور پر اونسے خدا کی عبادت کرواتے ہین اور تحلیل و تحریم کرتے ہین اور اونکو رسولون کی اتباع لازم نہین ہوتی ہی اور یہ قبل مبعوث ہونے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا اب اس مقام کا کچھہ اثر بھی باقی نہین ہی مگر مجتہدین البتہ اپنی دلیل و اجتہاد سے تحلیل و تحریم کرتے ہین نہ کشف و وحی الٰہی سے اور صاحب کشف فقط تصحیح شرع محمدی کی کرتا ہی اسکو حکم اجتہاد کا نہین ہی انتہی ملخصا اور باب ایکسو انسٹھہ مین فرماتے ہین کہ فرق درمیان نبی اور رسول کے یہ ہی کہ جسکو اُسکی ذات خاص کے واسطے احکام اوترین وہ نبی ہی اور اگر دوسرونکو بھی وہ حکم پونہچانے کا فرمان آوے وہ رسول ہی اب اگر اوسکی ذات خاص کے واسطے کچھہ حکم خاص نہین ہی تو وہ رسول محض ہی اور اگر بعض احکام مختصہ اپنے واسطے رکھتا ہی کہ دوسرونکو اوسکے پونہچانے کا حکم نہین ہی تو وہ رسول نبی بھی ہوا پس ہر رسول کو نبی ہونا لازم نہوا اور نہ ہر نبی کو رسول ہونا اور انکے وارثین بھی تبلیغ احکام کرتے ہین جیسے معاذ و علی و دحیہ رضی اللہ عنہم اور انکو رسول رسول اللہ بولتے ہین بعضے بے واسطہ اور بعضے بوسائط اور یہ رسالت منقطع نہین ہوئی بلکہ جو رسالت کہ منقطع ہوئی وہ اترنا حکم الٰہی کا قلب بشر پر بواسطے روح کے ہی کہ یہ دروازہ بند ہوگیا ہی لیکن القاے بلا تشریع اور تعریفات الٰہیہ کسی حکم شرعی کی صحت یا فساد کے باب مین منقطع نہین ہوا اور ایسی اولیاء اللہ کے دل پر قرآن اوترنا موقوف نہین ہی باوجودیکہ اونکو حفظ ہوتا ہی لیکن ذوق انزال شی دیگر ہی چنانچہ منقول ہی کہ بایزید نے جب تک کہ تمام قرآن بطور انزال مذکور کے حاصل نکیا رحلت نکی انتہی ملخصا اور باب تین سو تریپن مین فرماتے ہین کہ جان تو کہ ہمکو اللہ تعالی کی طرف سے الہام ہی نہ وحی اسلیے کہ راستہ وحی کا ساتھہ وفات رسول خدا کے منقطع ہوگیا اور وحی قبل حضرت کے تھی وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اور کوئی خبر الٰہی اس باب مین نہین آئی کہ بعد حضرت کے بھی وحی ہوگی اور حضرت عیسی علیہ السلام کو بھی مانند اولیاے اس امت کے کشف و الہام ہوا کریگا اور اس الہام مین کچھہ شبہہ جانب غیر کا نہین ہوتا ہی بلکہ وہ اخبار الٰہی ہی بواسطے فرشتے کے اور بلا واسطہ بھی ہوتا ہی اور فرق نبی اور غیر نبی مین یہ ہی کہ نبی و رسول وقت وحی کے فرشتے کو مشاہدہ کرتے ہین اور بروئیت بصر دیکھتے ہین اور غیر رسول اوسکے آثار معلوم کرتے ہین اور روئیت بصری سے نہین دیکھتے ہین انتہی ملخصا اور باب تین سو چونسٹھہ کے وصل مین فرماتے ہین کہ ہمارے اصحاب مین سے بعضے مانند امام ابو حامد غزالی وغیرہ کے ادھر گئے ہین کہ فرق درمیان نبی اور ولی کے اترنا فرشتے کا ہی

کہ ولی پر فقط الہام ہوتا ہی اور نبی پر فرشتہ اُترتا ہی اور الہام بھی ہوتا ہی اسلیے کہ وہ جامع نبوت اور ولایت
ہوتا ہی مگر یہ فرق ہمارے نزدیک غلط ہی اور دال ہی اسبات پر کہ قائلین مذکورین کو یہ ذوق حاصل نہوا
تھا بلکہ فرق منزل بہین ہی نزول ملک مین اسواسطے کہ جو باتین کہ انبیا اور رسولون پر اوترتی ہین
وہ اور ہین اور اولیا پر جو اوترتی ہین سو اور ہین پس فرشتہ کبھی تابع نبی پر بھی اوترتا ہی او پیغمبر کی اتباع اور
بمقتضے احکام پیغمبر کے کہ ولی کو علم کی راہ سے معلوم نہوے تھے تبلاتا ہی اور بعضی احادیث نبوی کی صحت
وسقم سے خبر دیتا ہی پس بعضی حدیث کہ بسبب ضعف راوی کے علما کے نزدیک متروک ہوتی ہی بیان
صحیح نکلتی ہی یا بالعکس اور کبھی خبر دیتا ہی کہ وہ ولی اہل سعادت اور اہل فوز سے ہی چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی
اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ... لَہُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا
الآیۃ اور زیادت ثقہ عادل کی مقبول ہی اور اگر قول نزول ملک کا اونکے اول والون یا معاصرون سے اونکو پہونچا
ہوتا تو قبول کر لیتے انتہی ملخصا کتاب مذکور مین یہ مطلب دربہت جاے مذکور ہی یہان اسیقدر پر کفایت
کی گئی حاصل اِن مذکورات کا یہ ہوا کہ نبوت اصطلاحیہ شرعیہ کا دروازہ بعد رسول خدا کے بند کر دیا گیا کہ
اب قیامت تک کوئی شخص اوس تک نہین پہونچ سکتا ہی بلکہ عیسی اور الیاس علیہما السلام بھی اس
دولت محمدیہ کے زمانے مین مانند اولیا کے رہینگے کہ اونپر الہام وکشف مانند اولیا کے ہوا کرے گا نہ وحی پیغام
مانند انبیا و مرسلین کے اور الہام اگرچہ سب اولیا پہ ہوتا ہی مگر ایک طور خاص الہام کا ہی کہ مظہر جبرئیلی مظہر محمدی
پر احکام مقررہ شرع محمدی اور معارف وحقائق کو القا کرے اور ولی نے ایسے قسم کے الہام والے اولیا
کو انبیاء الاولیا کہتے ہین یہ انبیا متشارع فیہم کی قسم سے نہین ہین بلکہ ایک قسم خاص اولیا کے ہین اور نبوت
ورسالت مین جہان قید تشریعی کی لگاتے ہین اونہین کے اخراج کے واسطے لگاتے ہین اسواسطے کہ شیخ کے
کلام سے فتوحات مین متبادر ہوتا ہی کہ انبیا وحی تشریعی سے خالی نہین ہوتے ہین خواہ فقط اونکی
ذات کے باب مین ہو جیسا کہ آیت اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآئِیْلُ عَلٰی نَفْسِہٖ سے مفہوم ہوتا ہی یا غیر کے واسطے
بھی وہ تشریع ہو جیسا کہ شان رسالت کی ہی چنانچہ جا بجا تشریع خاص و عام کر تعریف نبی ورسول کی
کرنا اور ولی کی تعریف مین غیر تشریع کو جزو ماحصل ٹھہرانا اس بات پر دال ہی اور حکیم ترمذی کے جوابات مین
فصل ستاون مین صاف فرماتے ہین کہ فان النبوۃ لا بد فیہا من علم التکلیف ولا تکلیف
فی حدیث الصدیقین جملۃ واحدۃ یعنی نبوت علم تکلیف یعنی تشریع سے خالی نہین ہوتی ہی اور الہام

اولیاے محدثین مین بالکل تکلیف نہین ہی اور جب تشریع ان سب انبیاے عرفی کو عام ہوئی تو غیر تشریع
مین فقط اولیا رہ گئے ولا حرج فیہ اور ولایت چونکہ کسبی ہی یہ نبوت اولیا کہ عین ولایت ہی بھی کسبی ہوگی
اور یہین مراد مطلب کلام امام غزالی کا بھی درست ہوگیا ورنہ نبوت عرفیہ کہ جسکی تعبیر باختصاص کرتے ہین
ہرگز کسبی نہین ہی اور نبی اور ولی مین سواے تشریع کے ایک امر بھی فرق ہی کہ نبی پر جب کہ فرشتہ اوترتا ہی
وہ اوس فرشتے کا معاینہ اور مشاہدہ بھی کرتے ہین اور ولی پر اول تو فرشتہ نہین اوترتا ہی بلکہ بلا واسطہ
الہام ہوتا ہی اور اگر اوترتا ہی تو ولی اوسکو رویت بصر سے نہین دیکھتا ہی بلکہ فقط آثار معلوم کرتا ہی اب صاف معلوم
ہوا کہ شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی وہی بات ٹھہری ہی جو کہ تمام مسلمانون کے نزدیک ہی اور مہدویونکی
سمجھ تمام جہان سے نرالی ہی ید اللہ فوق الجماعۃ و من شذ شذ فی النار علاوہ یہ ہی کہ مہدوی اقرار کرتے
ہین کہ مہدی جونپوری نبی غیر تشریعی ہین اور نبی تشریعی ہونا بعد حضرت خاتم الرسالت کے مخالف ہی نص قرآنی کا کہ
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ہی اور مخالف ہی احادیث صحیحہ کا
کہ اوسمین لا نبی بعدی ہے مراد یہی ہی کہ میرے بعد کوئی نبی تشریعی نہوگا اور مخالف ہی اجماع صحابہ اور سائر مسلمین کا
کہ اونکے اصول کے موافق منکر اجماع صحابہ کا کافر ہوتا ہی اور یا این ہمہ اپنے مہدی جونپور کو نبی تشریعی بناتے ہین
اور ہرگز نہین سمجھتے کہ نبی تشریعی کسکو کہتے ہین اب یہان فقط شیخ اکبر کے کلام مذکور الصدر سے کہ انکے
مہدی کے اقرار کے موافق جو کچھ اونھونے لکھا ہی لوح محفوظ کے موافق لکھا ہی معنی تشریعی کے معلوم کرنا
چاہیے فتوحات کے چودھوین باب مین فرماتے ہین کہ نبی وہ شخص ہی کہ اوسکے پاس فرشتہ اللہ تعالی کے پاس سے
وحی لاوے کہ متضمن ہو وہ وحی ایک شریعت پر کہ وہ نبی فقط بذات خود اوس شریعت کے موافق خدا تعالی
کی عبادت کیا کرے انتہی عبادت خداے تعالی کی امتثال امر اور اجتناب نہی سے ہوتی ہی پس مطلب
یہ ہوا کہ وہ وحی متضمن ہو کچھ امر و نہی پر کہ وہ نبی اوس امر و نہی کے موافق عبادت کیا کرے اور اس امر و نہی کو
شریعت فرمایا اور تہترویں باب مین فرماتے ہین کہ جو نبوت کہ بعد رسول خدا کے منقطع ہوگئی ہی وہ نبوت تشریع
ہی نہ مقام اوسکا پس اب کوئی شرع حضرت کی شرع کو نسخ کریگا اور نہ کوئی حکم بڑھاوے گا انتہی معلوم ہوا
کہ حکم بڑھانے کو شرع کہتے ہین اور شرع کے معنی راہ ڈالنے کے ہین نہ راہ مٹانے کے قاموس مین ہی
کہ شرع لهم کمنع سن پس نسخ کو اسواسطے ذکر کیا کہ اوس مین بھی حکم ہوتا ہی کہ جیسا کسی حکم کو منسوخ
کیا تو اوسکی اباحت کی یا اعتقاد فرضیت کی نہی ہوئی اور نہی بھی حکم ہی اسواسطے کہ حکم شرعی کہتے

[illegible]

ہین خطاب اللہ المتعلق بافعال العباد علی وجہ الاقتضاء او التخییر او الوضع کو اور وہ امر و نہی دونون کو شامل ہی پس ثابت ہوا کہ مدار تشریع کا امر و نہی ہی اور تنتروین باب مین انبیا علیہم السلام کی تعریف مین فرماتے ہین کہ روح امین اونکی ذات کے حق ہین اونپر شریعت لیکر اوترتے ہین اور اوسی طور پر اونسے خدا کی عبادت کرواتے ہین اور تحلیل اور تحریم کرتے ہین انتہی بیان سے بھی معلوم ہوا کہ تحلیل و تحریم اور امر و نہی کو جسپر عبادت کی بنا ہی شریعت کہتے ہین اور ایک سو اونسٹھوین باب مین فرماتے ہین کہ جو رسالت کہ منقطع ہوگئی وہ اترنا حکم آلہی کا قلب بشر پر بواسطے روح کے ہی کہ یہ دروازہ بند ہوگیا ہی لیکن القاے بلا تشریع اور تعریفات آلہیہ کسی حکم شرعی کے صحت یا فساد کے باب مین منقطع نہین ہوا انتہی بیان سے بھی معلوم ہوا کہ حکم جدید کے اوترنے کو تشریع کہتے ہین اور حکم قدیم کی تعریف اور تصحیح ہوجانا اوسکو القاے بلا تشریع کہتے ہین اور سواے اسکے اور مقامات فتوحات کے اس مطلب پر دال ہین اور فصوص الحکم مین نہایت صراحت سے فص عزیزی مین فرماتے ہین کہ وذلک انک تعلم ان الشرع تکلیف باعمال مخصوصۃ او نہی عن اعمال مخصوصۃ انتہی یعنی شرع اسیکا نام ہی کہ چند اعمال مخصوصہ کرنیکا حکم کرنا یا چند اعمال سے نہی اور منع فرمانا آب صاف معلوم ہوا کہ امر و نہی کو تشریع بولتے ہین اور یہ بات حضرت خاتم الرسالت کی ذات باکمالات پر ختم ہوگئی کہ بعد حضرت کے کوئی نبی یا ولی امر و نہی ایجاد کرنے کا اختیار نہین رکھتا اور نہ اوسپر یہ حکم اوترتا ہی چنانچہ فتوحات کے باب ایک سو چھپن مین لکھا ہی کہ اولیا اس امت کو سنت حسنہ بطور استحباب کے نکالنے کا اختیار ہوتا ہی مگر حکم قطعی ہرگز پیدا نہین کرسکتے ہین انتہی یہی معنی ہین انقطاع تشریع کے سو آب سنیئے کہ فرقہ مہدویہ سراسر اسکے خلاف کرتے ہین یعنی جانتے ہین کہ مہدی جونپوری کے احکام مثل احکام قرآنی کے فرض ہین اور وہ جسقدر چاہین فرض و واجب بڑھا سکتے ہین اور انکے نکالے ہوئے فرضون پر انکار کرنے بلکہ عمل نکرنے سے کفر لازم آتا ہی چنانچہ سواے پانچ نماز کے چھٹی نماز فرض کی کہ وہ دوگانہ ستائیسوین رات رمضان کا ہی اور تیس فرض دوسرے مہدی کی زبانی مقرر پائے اسکی تصدیق کے واسطے رسالہ میرانجی کا نقل کیا جاتا ہی وہ یہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم منکہ سید میرانجی ابن میان سید سلام اللہ ام بر جملہ مصدقان مہدی علیہ السلام واضح ولائح باد کہ حاصل احکام محکمات مہدی علیہ السلام کہ در عقیدہ بندگی میان سید خوندمیر نارکور ند مجموع ستی حکم اند بعضے ازان فرائض اعتقادی و برخی فرائض عملی اندا ما احکام فرائض اعتقادی کہ ہر مصدق را

فرقہ مہدویہ قایل ہین [illegible] مہدی [illegible] رسالہ [illegible]

بران اعتقاد داشتن فرض ست وبجز اعتقاد بران چاره نیست بیست عدد اند بدین تفصیل اول تصدیق مهدی
با محبت نمودن دوم منکر مهدی را کافر دانستن سوم تسویة الخاتمین حق دانستن چهارم مهدی را بے واسطه
هر روز نو تعلیم از خدا دانستن پنجم تمام احکام مهدی ثابت بامر الله دانستن ششم منکر یک حرف از زبان مهدی
عند الله ماخوذ دانستن هفتم صحت حدیث نبوی بر موافقت کتاب خدا و احوال مهدی دانستن هشتم ایمان
آوردن و اطاعت کردن هر کسی از روز میثاق ثابت دانستن نهم موافقت چهار صفت یعنی هجرت و اخراج
و ایذا و قتال نشان تصدیق دانستن دهم مخالفت هجرت و صحبت حکم نفاق دانستن یازدهم در تصحیح مقبول
و مردود پیش مهدی موعود حق دانستن دوازدهم حکم مجتهدان و مفسران و جز آن مخالف بیان مهدی ناصحیح
دانستن سیزدهم هر اعمال و بیان مهدی از تعلیم خدا و باتباع مصطفی علیه السلام دانستن چهاردهم تقلید عمل
بر مذاهب ائمه اربع نارو ا دانستن پانزدهم خصوصیت بعث مهدی برای ظاهر کردن و بیان نمودن احکام ولایت
محمدی دانستن شانزدهم ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ این بیان مبین مهدی ثابت دانستن هفدهم وقوع دیدار خدا
در دنیا جائز و ممکن دانستن هیجدهم ایمان ذات خدا دانستن نوزدهم جاودانی دوزخ بحکم آیات قرآن دانستن بیستم
وعده در دوزخ بارادۀ دنیا بحکم آیتها حق دانستن فقط دیگر هر چه ورای اینها احکام و نقول در باب اعتقاد دینی اگر
بنظر تدبر و تفکر آنرا ملحوظ فرمائی تحت همینها مندرج یابی والله اعلم بالصواب و اما احکام فرائض عملی انجمله
که هر مومن مرد و زن را بران عمل کردن فرض ست بجز اختیار کردن این فرائض چاره نیست ده عدد اند بدین
تفصیل اول ترک دنیا کردن دوم هجرت وطن کردن سوم صحبت با صادقان کردن چهارم پرهیز بدن عما سوی
الله یعنی عزلت از خلق کردن پنجم ذکر الله دوام کردن ششم طلب رویت الله تا آنکه چشم سر یا بچشم دل یا بخواب
هفتم پنج صفات طالب صادق که ایمان حکمی بر وجود حصول آن موقوفست مشرف شدن هشتم جهاد
فی سبیل الله تیر و از آهن یا از شمشیر قهر با نفس نهم توبه در حالت حیات پیش از غرغرۀ مرگ دهم پنج صفات
که حصر ایمانست حاصل کردن کما قال الله تعالی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ
الآیة حتی که طالب صادق بحکم آن مومن شده هست چنانکه ترسیدن دل از خوف خدای تعالی و زیاد شدن
ایمان بعد شنیدن آیات قرآن و توکل نمودن بر خدای تعالی در جمیع امور و نماز پنجگانه بر وقت آن ادا کردن
و از آنچه خدای تعالی روزی داده است انفاق کردن یعنی عشر آن کما حقه ادا کردن اما احکام عملی که بر احکام
عقیده زیاده می نمایند آن همه تحت همین ها داخل اند چنانچه سویت و نوبت و اجماع و ترک حرفت یعنی کسب

داخل صحبت ولوازم وی اند وترک کردن تعین وبرات ورفتن در خانهاے موافقان و تدبیر وتردد ومیراث
در ترک حیات دنیا داخل است و ترک کردن برون رفتن از دائرہ و بیرون دائرہ آتش سوزان ویدہ دست وپاے
بستہ ودعا نار منحصر شدن تحت عزلت داخل و ترک سوال کردن از ہر سہ جنس یعنی حال و قول و فعل و ترک لذات
گرفتن و ترک فتوحی کردن کہ خبر آن پیش از رسیدن آن میرسد داخل توکل ست و ذکر کثیر کردن و ہر دو وقت
سلطان اللیل و سلطان النہار محافظت نمودن داخل ذکر دوام ست کذا باقی در ہوا کی داخل اند پس
بر مصدق را ایمان آوردن واعتقاد داشتن و عمل کردن بران واز تاویل و تحویل آن دور بودن
فرض عین ست زیرا کہ بر صحت این احکام اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم متفق شدہ اند برین جملہ تمام
اعتقاد و ایمان داشتہ اند چنانچہ بندگی میان سید خوندمیر فرمودہ اند ای طالبان حق کہ مہدی را گرویدہ اید
معلوم باد تا آخر الغرض باید دانست بجز ایمان آوردن بدین جملہ احکام واعتقاد داشتن و عمل کردن بدان و دور بودن
از تاویل و تحویل آن شمار در گروہ مہدی نباشد وامید داری فلاح و نجات ہم نیست انتہی بلفظہ رسالہ تمام ہوا اور کتاب
زبدۃ البراہین تصنیف سید عبد الرحیم بن سید اسحق بن سید عبد الحی مہدوی مین لکھا ہی کہ ساتوان فرض
عشر ہی جانکہ میران نے خداے تعالی کے امر سے عشر کو فرض کیا ہی اور عشر اسکو کہتے ہین کہ بندے کو جو کچھ
اللہ تعالی نے تھوڑا یا بہت مال کسب یا بلا کسب دیا ہی اوسمین سے دسوان حصہ مستحقون کو پونچانا یہ
عبادت مالی ہی مانند زکوۃ کے اگر زکوۃ اور عشر ادا نکریگا وعید مین داخل ہوگا انتہی اور دوگانہ مذکور الساتھ
کے فرض ہونے کی کیفیت سید مصطفی نے اپنی کتاب تالیف سنہ بارہ سو تینتیس مین لکھی ہی کہ رمضان
کی ستائیسوین رات کو بعد عشا کے میران کو حکم ہوا کہ آسمان کی طرف دیکھ جب او سمت نگاہ کی تو دیکھا
کہ تمام آسمان اور بہشتین ساتھ حور و قصور کے آراستہ کی گئی ہین اور تمام ملائک کھڑے ہین تب میران نے
فرمایا کہ یہ شب قدر ہی اللہ تعالی کا امر ہوا کہ مین تجھکو یہ دیتا ہون ای سید محمد اسمین دو رکعت نماز پڑھا کہ جیسا کہ حضرت
آدم نے نماز فجر پڑھی تھی اور حضرت ابراہیم نے نماز ظہر پڑھی تھی اور یونس نے نماز عصر پڑھی تھی اور عیسی نے نماز مغرب
پڑھی تھی اور موسی نے نماز عشا پڑھی تھی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز وتر پڑھی تھی اور تو ای سید محمد
شب قدر مین اس نماز کو پڑھا کر پس اس رات نے اپنے گیارہ اصحاب کے ساتھ امامت کرکے نماز دوگانہ ادا کی
رکعت اول مین سورہ ضحی اور رکعت دوم مین سورہ قدر پڑھکر بعد ادا ے نماز یہ دعا پڑھی اللهم احینا مسکینا
وامتنا مسکینا واحشرنا یوم القیامة فی زمرة المساکین برحمتك یا ارحم الراحمین

ساتوان فرض عشر کی زکوۃ عید اور نماز عید کے فرض ہونے کا بیان

اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه اللهم ارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه برحمتك
یا ارحم الراحمین انتہی مگر افسوس کہ پچھلا فقرہ دعا کا مستجاب نہوا ورنہ اتنی تکلیف مسلمانون کو نہوتی
اب مانند روز روشن کے ظاہر ہوا کہ مہدوی لوگ اپنے مہدی کو رسول تشریعی جانتے ہین پس عقیدہ
مخالف ہی احادیث صحیحہ صریحہ اور اجماع امت اور نص قطعی قرآنی کا کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ
وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا اور اگر عناداً اب بھی اصرار کرین کہ شرع
نے نسخ کے نہین ہوتی ہی تو باب اول مین عقیدۂ شانزدہم کو ملاحظہ کرین کہ بخوبی ثابت ہو چکا ہی کہ احکام
شرع جونپوری ناسخ احکام شرع محمدی کے ہین پس بہر حال مخالفت نص خاتم النبیین کی لازم ہی کہ جس سے
بطلان مذہب ظاہر و باہر ہی **قوله** اور حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ فصوص الحکم مین فص شیثی مین فرماتے ہین
کہ نہین ہی یہ علم مگر واسطے خاتم انبیا و خاتم اولیا کے حتی کہ رسولان نہین دیکھتے ہین اوسکو مگر مشکوۃ خاتم اولیا
سے اب کیا حال ہوگا دوسرے اولیا کا اور اگرچہ کہ ہی خاتم اولیا تابع حکم شرع خاتم رسل کا اب یہ تبعیت نہین
ناقص کرتی ہی مقام کو اوسکے کہ وہ ایک وجہ سے اوتر کر ہی تو ایک وجہ سے برتر ہی انتہی اور پھر بعد چند
سطر کے فرماتے ہین کہ ہر ایک نبی حضرت آدمؑ سے آخر نبی تک نہین لیتا ہی فیض نبوت کا کوئی ایک
دوسرے سے مگر مشکوۃ خاتم النبیین سے اگرچہ کہ آخر ہی وجود عنصری آپکا ولیکن فی الحقیقت آپ موجود تھے
جیسا کہ فرماتے ہین کہ تھا مین نبی اور آدم درمیان پانی اور کیچڑ کے تھے اور سوائے آپ کے باقی
سب انبیا نہین تھے نبی مگر وقت بعثت کے اور اسیطرح خاتم اولیا تھے ولی جب کہ آدمؑ درمیان
پانی اور کیچڑ کے تھے اور سوائے آپ کے اور اولیا نہ ہوئے ولی مگر بعد حاصل کرنے شرائط ولایت کے
اب نسبت خاتم الرسل کی باعتبار ولایت کے ساتھ خاتم اولیا کے مثل نسبت انبیا علیہم السلام کے ہی
ساتھ ختم رسل کے انتہی **جواب** مصنف مہدوی نے اس بحث تسویہ کے آخر مین مولانا جامی رحمۃ اللہ
علیہ سے نقل کیا کہ اونہون نے نصوص شرح فصوص مین فص شیثی مین خاتم اولیا کی تعریف کے مقام مین
لکھا ہی کہ حقیقت محمدی مشتمل ہی کل حقائق نبوت اور کل حقائق ولایت پر پس احدیت جمیع حقائق نبوت کی
ظاہر ہی اس حقیقت محمدیہ کا اور احدیت جمیع حقائق ولایت کی باطن ہی اوسکا اور خاتم اولیا مظہر ہی اس احدیت
جمیع حقائق ولایت کا اور یہی احدیت حقیقت ہی اس خاتم اولیا کی پس حقیقت اس خاتم اولیا کی بعض ہی حقیقت خاتم
انبیا کا انتہی اس تقریر سے ظاہر ہوا کہ ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع ہی جمیع

کمالات نبوت اور جمیع کمالات ولایت کو اور خاتم اولیا فقط حضرت کے کمالات ولایت کا مظہر ہی پس خاتم اولیا
کو حضرت رسالت مآب کے ساتھ نسبت جزو کی ہی کل کے ساتھ اور تمام عقلاے عالم کا اتفاق ہی کہ الکل اعظم
من الجزو اجلی بدیہیات سے ہی اور مساوات جز کی ساتھ کل کے قسم محالات سے ہی پس مہدوی لوگ ہر گاہ کہ
اقرار کرتے ہین کہ مہدی فقط ولایت محمدیہ کے مظہر ہین اور رسالت و نبوت تشریعی سے علاقہ نہین رکھتے ہین اور ذات
حضرت خاتم الرسالت کی جامع ان تمام کمالات کی ہی کہ وہ ولی و نبی و رسول ہین پھر عقیدہ تسویہ اور برابری کا
رکھنا گویا کہ محال عقلی و نقلی کو اپنا عقیدہ بنانا ہی اور شیخ اکبر کی مراد یہ ہی کہ خاتم اولیا کہ مظہر ولایت محمدی کے ہین
گویا کہ خزانچی خزینۂ ولایت کے ہین اور سلطان اگر اپنے خزانچی سے کچھ لیوے عیب نہین ہی کہ وہ خزانہ اوسیکا
ہی چنانچہ قیصری رحمۃ اللہ علیہ نے یہی تمثیل دی ہی اور اس فضل جزئی سے مساوات یا برتری لازم نہین آتی
ہی اسلیے کہ افضل کو ہر وجہ سے افضلیت ضرور نہین ہی چنانچہ بدر کے قیدیونکے مقدمے مین حضرت عمر فاروق
کی تجویز نے حضرت کی تجویز پر ترجیح پائی اور تابیر نخل کے مقدمے مین صحابہ کو فرمایا کہ انتم اعلم بامور دنیاکم بلکہ قطع نظر کلام
فصوص سے اگر بغور و انصاف دیکھیے تو معلوم ہوتا ہی کہ یہان فضل جزوی بھی نہین ہی اسلیے کہ فضل جزئی
اوسے کہتے ہین کہ مفضول مین ایک بات پائی جاوے کہ افضل مین نہووے اور یہان ولایت محمدیہ ذات اقدس
محمدی سے منتقل ہو کر خاتم اولیا مین نہین گئی ورنہ ذات اقدس کا اوس صفت سے خالی ہونا لازم آوے اور یہ
کوئی مسلم نکہیگا کہ حضرت کی ذات وصف ولایت سے معرا ہو گئی اور کوئی عاقل نکہیگا کہ وصف ولایت کہ اعراض
نفسانی سے ہی ایک محل سے دوسرے محل کو منتقل ہوئے بلکہ مطلب یہ ہی کہ خاتم اولیا مقام ولایت مین قدم
محمدی پر ہین اور ولایت انکی ہمرنگ ولایت محمدیہ کے ہی کہ اوسیکا عکس و ظل ہی پس خاتم اولیا کو فضل جزئی
اس مقدمے مین نہوا بلکہ اس وصف خاص مین حضرت رسالت کے شریک ہوئے لیکن بطور شرکت طفیلی و
تابع کے ساتھ اصل و متبوع کے اور چونکہ اس فرع اور ظل کو ساتھ اصل کے نہایت مشابہت اور ہمرنگی حاصل
ہوئی ہی احکام اصل کے اوسپر بھی جاری ہوتے ہین یہان تک کہ جو لوگ کہ اصل سے اصالۃ مستفید ہین اس
فرع کے بھی مستفید کہلاتے ہین بطور مجاز کے یہانتک کہ انبیا و مرسلین بلکہ خود حضرت خاتم المرسلین بھی
کہ ولایت محمدیہ یعنی باطن محمدی سے مستفید ہین اوسکے اس مظہر اور ظل سے بھی مجازاً مستفید کہلاتے ہین
اور منشا افادے کا اصل ہی اور پس اسی سبب سے شیخ اکبر اسی مقام پر فصوص مین لکھتے ہین کہ وھو حسنة
من حسنات خاتم الرسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مقدم الجماعة وسید ولد ادم

فی فتح باب الشفاعة یعنی خاتم اولیا ایک جہ اور نیکی ہین درجات و حسنات محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
اوسلیے محمد کہ پیشوا سے جماعت اور سردار اولاد آدم ہین دروازۂ شفاعت کے کھولنے مین انتہی اور ظاہر ہے
کہ جو شخص کہ ایک حسنہ ہو گا حضرت کے حسنات کے برابر کیسے ہو سکتا ہے اور شیخ اکبر کو برابری کا اعتقاد رکھتے
حسنہ من حسنات محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہیکو کہتے بلکہ فتوحات مکیہ مین اس سے زیادہ بولے ہین کہ باب
تین سو باسی مین کہ معرفت منزل خاتم مین ہے خاتم ولایت محمدیہ کا ذکر کر کے فرماتے ہین کہ ومنزلته
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منزلة شعرة واحدة من جسده صلی اللہ علیہ
وسلم انتہی یعنی منزلت خاتم اولیا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نسبت منزلت ایک بال کی ہے
حضرت کے جسد شریف سے اور چوبیسوین باب مین فرماتے ہین وللولایة المحمدیة المخصوصة بهذا الشرع
المنزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ختم خاص وهو فی الرتبة دون عیسی لکونه رسولا
یعنی ولایت محمدیہ کے واسطے کہ خاص ہے اس شرع محمدی کے ساتھ ایک ختم خاص ہے کہ وہ رتبے مین کم ہے عیسی
علیہ السلام سے اس واسطے کہ وہ رسول ہین اب صاف معلوم ہوا کہ شیخ اکبر جب کہ خاتم اولیا سے مہدی کو حضرت عیسی
علیہ السلام سے کم جانتے ہین فصوص الحکم مین حضرت خاتم الرسالت کے برابر یا برتر کا ہیکو لکھینگے الحمد للہ کہ تمام
اہل اللہ بلکہ شیخ اکبر بھی کہ مہدی جونپوری کے اقرار کے موافق لوح محفوظ دیکھکر لکھتے ہین عقائد مہدویون سے
سراسر مخالفت رکھتے ہین **قولہ** اور شارحون سے لکے اس مسئلے مین خلاف نہین دیکھا گیا اور اگر کسی سے
خلاف ہووے تو وہ مسئلہ درمیان علماے اہل سنت و جماعت کے اختلافی ہے جیسا کہ تعیین مین
شخص خاتم اولیا کے اختلاف ہے ملا جامی رحمۃ اللہ تعالی شرح فصوص مین لکھتے ہین کہ ظاہر کلام سے
شیخ مؤید الدین جندی رح کے یہ ہے کہ مراد شیخ اکبر کی خاتم ولایت سے اپنی ذات ہے اور شیخ شرف الدین داؤد
قیصری صاف کہتے ہین کہ مراد خاتم ولایت سے حضرت عیسی علیہ السلام ہین اور شیخ کمال الدین عبد الرزاق
اشارہ فرماتے ہین کہ خاتم ولایت وہی مہدی موعود علیہ السلام ہین انتہی اور صاحب مفاتیح الاعجاز تحت
اس بیت کے لکھتے ہین **شعر** اندو عالم شود بر عدل و ایمان ٭ جماد و جانور یابد ازو جان ٭ بہت کاملان سابق
ولاحق فرماتے ہین کہ خاتم ولایت ہم ہین جو کمال بینائی سے ان سب کو نظر اس حقیقت مرفوع رہنے
تعیین پڑی ہے انتہی لیکن اس صاحب مفاتیح الاعجاز اور اکثر محققون کے پاس خاتم ولایت ذات مہدی
معین اور مقرر ہے اسیطرح ہے مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف مین باب اشراط الساعۃ مین جواب فصوص

اور اوسکے شروح سے سواے فضل جزوی کے خاتم اولیا کو حضرت رسالتمآب پر اور کچھہ ثابت نہین ہوتا ہی
بلکہ دوسری تصانیف شیخ اکبر سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ سواے فضل جزوی کے شیخ کو ہرگز اعتقاد تسویہ وغیرہ کا نہ
ہی اور فضل جزوی سے تسویہ بالکل ثابت نہین ہوتا ہی پس فضل جزوی خواہ علماے اہل سنت مین اختلافی ہو خواہ
اتفاقی تمھارے مطلب تسویہ کے کیا کام آتا ہی اور یہ فضل جزوی بھی جبھی ہی کہ خاتم اولیا مہدی ہوا
اور مہدی سید خان جونپوری کے سنئے تمھارے پیر و مرشد ہون دوسرا مقدمہ سراسر باطل ہی چنانچہ
اس کتاب سے خصوصًا باب سوم سے بطلان اوسکا ظاہر و باہر ہی اور پہلا مقدمہ مشکوک و اختلافی
ہی اور تفصیل اوسکی یہ ہی کہ خاتم الاولیا کا لفظ قرآن و حدیث مین نہین ہی اور محدثین کے نزدیک یہ
یہ قصہ غلط ہی چنانچہ ابن جوزی کی کتاب الثبات عند الممات کی آخرین فصل ملحق مین لکھا ہی کہ لفظ خاتم
الاولیا کا باطل ہی اور اسکی کچھہ اصل نہین ہی اسلیے کہ افضل اولیا اس امت کے صحابہ سابقین اولین
ہین اور اون مین بہتر سب سے ابوبکرؓ ہین پھر عمرؓ اور بہترین قرون امت قرن اول ہی پھر دوسرا قرن
پھر تیسرا قرن اور خاتم اولیا حقیقت مین پچھلا مومن ہی آدمیون مین سے اور وہ سب اولیا سے افضل
نہین ہی بلکہ افضل سب سے ابوبکر ہین پھر عمر رضی اللہ عنہما انتہی اور شیخ مؤید بن محمود شرح فصوص
مین لکھتے ہین کہ مقام خاتم ولایت محمدیہ کا اولیاے متقدمین پر منکشف نہوا تھا پہلے سب سے امام علامہ
محمد بن علی الترمذی الحکیم صاحب کتاب نوادر الاصول ہی کہ مشائخ طبقہ عالیہ سے ہین منکشف ہوا جب اونھون
اپنی کتابون مین اس خاتم اولیا کا ذکر کیا اور اوس عصر کے علما و مشائخ مین یہ بات مشہور ہوئی اہل دعوی
نے موقع پایا اور ہر ایک نے اس مقام کا دعوی شروع کیا امام موصوف نے جانا کہ یہ دعوی بلا معنی
اور لائق نہین ہی بلکہ مضر ہی اسواسطے ایک کتاب تصنیف فرمائی کہ اوس مین سوالات نہایت با
جمع کیے اور کہا کہ اسکی شرح جیسا کہ چاہیے کوئی شخص نکریگا مگر خاتم اولیا اور اس خاتم اولیا کے
نام اس حکیم سائل کے نام کے مطابق اور اسکے باپ کا نام اسکے باپ کے نام کے موافق ہوگا جب
اہل دعوی نے یہ معاملہ دیکھا اس دعوے سے پلٹ کر تائب ہوگئے اور جب شیخ محی الدین محمد بن علی بن
بن العربی الطائی الحاتمی الاندلسی ملک مغرب مین مبعوث ہوئے ان سوالات کا جواب جیسا کہ چاہیے
ہی لکھا اور مطابقت ناموں کی بھی ظاہر ہوئی پس یہ ایک دلیل ہی شیخ اکبر کے خاتم الاولیا ہونے
اور شارح مذکور نے اور دلائل بھی اس دعوے پر نقل کیے منجملہ اسکے ایک یہ ہی کہ خود شیخ اکبر فرماتے ہین انا

ف خاتم الاولیا القب قدیمی نہین ہی بلکہ ابتدا اسکی حکیم ترمذی سے ہوئی اور حکیم ترمذی اور شیخ اکبر کے فرائد و تصریحات کے موافق خاتم الاولیا شیخ اکبر ہین نہ مہدی

ن شلعۂ نور دف الهاشمي مع المسيح اور معلوم رہے کہ جوابات مذکورہ فتوحات مکیہ کے
مین بہ تفصیل تمام مذکور ہین اور فصوص الحکم مین فص شیثی مین فرماتے ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
کی مثال یون فرمائی کہ گویا ایک محل ہے اینٹ کا کہ تمام تیار ہو چکا ہے مگر ایک اینٹ کی جاے
یعنے اس اینٹ کی جاے ہو کر اوس مکان کو پورا کیا انتہی پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ویسی ایک اینٹ کی جاے خالی دیکھی ہے اور خاتم اولیا کو ایسی خواب دیکھنا ضرور ہے لیکن وہ
جاے دو اینٹ کی خالی دیکھیگا کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی جاے خالی
ے اون دو اینٹ کے منطبق ہو کر دیوار مذکور کو پورا کر دیگا اور خاتم اولیا اپنے تئین دو اینٹ
رت رسالت ایک اینٹ دیکھنا اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت رسالت مآب چونکہ مستقل محض ہین اور
ے ہین کہ فیض و علوم فقط خداے تعالی سے حاصل کرتے ہین اور بس اسواسطے اپنے تئین ایک
فرمایا بخلاف خاتم اولیا کے کہ بالکل مستقل نہین ہے بلکہ تابع ہے شریعت خاتم المرسلین کا اور
ہے مین بواسطے حضرت کے اوسکو پہونچتے ہین اور یہ متابعت اور احکام متبوع ظاہر یہ بشکل چاندی کی
ہوینگے اور یہ بسبب قرب مقام ولایت کے انھین احکام کو اللہ تعالی سے بھی معلوم اور حاصل
یت والہام الٰہی بصورت سونے کی اینٹ کے نظر پڑینگے انتہی اب ثابت ہوا کہ شیخ اکبر کی غرض یہ ہے
ہین مگر اوسکے اخذ و تحصیل کے دو طریق ہین ایک یہ کہ بواسطے سلسلے راویون اور استادون
حضرت رسالت سے خاتم اولیا کو پہونچے دوسرا یہ کہ وہی احکام حضرت حق سے بطور الہام کے
پہنچے کہ جس سے تصدیق اور ایمان کو کمال حاصل ہوا اور فتوحات کے شروع مین لکھا ہے کہ انھون
تے ہین کہ تمنے اپنا علم میت عن میت سے حاصل کیا اور ہمنے علم حی لا یموت سے حاصل
ریق کو چاندی سے تشبیہ دی اور دوسرے کو سونے سے شیخ محب اللہ الہ آبادی فرماتے
اہر مانند آفتاب کے روشن ہے اور سب پر ظاہر ہے اسواسطے چاندی سے مشابہ کہا اور
ن سے حاصل کرنا ہر ایک کو دستیاب نہین ہوتا ہے یعنی سواے انبیا اور ملائک اور کمل
سطے اوسکو سونے سے تشبیہ دی انتہی چنانچہ محدثین بھی اگر ایک حدیث کئی طریق
کی جاوے اور ایک سند اسکی ائمہ اہل بیت سے ہو اسکو سلسلۃ الذہب نام رکھتے ہین اور
مثلاً اگر وہ بھی ایسی حدیث کی سند ہے اور دونون کا سوال حضرت تک پہونچتی ہین اس نام کر ملقب نہین کرتے

ایسی اگر شیخ اکبر نے احکام الٰہی جو بواسطہ حضرت رسالت اور اوبیان حدیث کے پہنچے تو اون احکام کو باین
حیثیت یا اوس طریق اند کو چاندی سے تشبیہ دی اور جو بلا واسطہ حق تعالی سے پہنچے تو سونے سے تشبیہ
دی کیا برا کیا چنانچہ جس بات کو حضرت رسالت اپنی طرف نسبت کرتے ہین اوسے حدیث نبوی کہتے
ہین اور جسے حق سبحانہ کی طرف نسبت کرتے ہین اوسے حدیث قدسی کہتے ہین یہ تطویل اسواسطے کی
گئی کہ بعضے جاہل ایسا سمجھتے ہین کہ شیخ اکبر نے اپنے تئین سونے کی اینٹ اور حضرت رسالت پناہ کو چاندی
کی اینٹ کہا ہے معاذ اللہ ہرگز مراد نہین ہے بلکہ دو طریق علم کو چاندی اور سونے سے تشبیہ دی ہے
علاوہ یہ کہ وجہ شبہ بھی ظاہر ہے جیسا کہ ماقبل مین شیخ محب اللہ کے کلام سے معلوم ہو چکا القصہ شیخ اکبر نے
فصوص مین یہ خواب خاصہ خاتم اولیا کا لکھا اور پھر فتوحات مین فرمایا کہ مینے یہ خواب دیکھا اور مجھکو
اوسمین کچھ شک نہین تھا کہ مین خواب کا دیکھنے والا ہون اور مین دونون اینٹ کی جاے پر منطبع ہو گیا
اور مجھسے وہ دیوار پوری ہو گئی پس مینے تعبیر کی کہ خاتم اولیا مین ہون اور مینے اوس زمانے کے مشائخ کے
سامنے یہ خواب بیان کیا مگر دیکھنے والے کا نام نہ لیا سب نے وہی تعبیر کی جو کہ مجھکو سوجھی تھی علامہ
قیصری فرماتے ہین کہ اس مقدمے مین جو کلام شیخ کا مینے دیکھا تو اوس سے یہی ظاہر ہوا کہ شیخ خاتم
ولایت مقیدہ محمدیہ ہین نہ خاتم ولایت مطلقہ کہ وہ عیسیٰ ع ہین اسیواسطے اول فتوحات مین باب تک
اپنے مشاہدے کے احوال مین فرماتے ہین کہ مجھکو رسول خدا نے پیچھے ختم کے دیکھا بسبب ایک مشارکت
حکمی کے کہ مجھ مین اور اون مین ہے پس حضرت سید نے اون سے فرمایا کہ یہ تمہارا عدیل اور بیٹا اور خلیل ہے اور
تیرھوین فصل جلالات امام محمد بن علی ترمذی مین فرماتے ہین کہ ختم دو طرح کے ہین ایک وہ ختم ہے کہ اوس سے اللہ تعالی ولایت
مطلقہ ختم کردیگا اور ایک وہ ختم ہے کہ جس سے حق سبحانہ فقط ولایت محمدیہ کو ختم فرما دیگا لیکن خاتم ولایت
مطلقہ عیسیٰ ع ہین کہ وہ ولی ہین بہ نبوت مطلقہ اس امت کے عصر مین اور نبوت اور رسالت تشریعی اون پر
بند کردی گئی ہے پس اوترینگے آخر زمانے مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہو کر اور خاتم ہو کر کہ
بعد انکے کوئی ولی بہ نبوت مطلقہ نہوگا جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبوت ہین کہ بعد انکے نبوت
تشریعی نہین ہے اگرچہ بعد حضرت کے عیسیٰ ع کہ رسول ذو العزم ہین اوترینگے لیکن بمقتضاے اس زمانے کے
مقام تشریعی نہ رکھتے ہونگے بلکہ ولی صاحب نبوت مطلقہ ہونگے کہ دوسرے اولیاے محمدی بھی اس صفت
مین انکے ساتھ شریک ہین پس عیسیٰ ہماری قسم مین ہین اور سردار ہمارے ہین پس اول اس امر مین بھی

م علیہ السلام ہین اور آخرین بھی ایک نبی ہوئے کہ عیسیٰ ہین یہان مراد نبوت اختصاص
ود وحشر ہونگے ایک حشر ہمارے ساتھ اور ایک حشر رسولون کے ساتھ اور لیکن ختم ولایت
مرد کو قوم عرب سے حاصل ہی کہ اکرم ہی اونمین اصالت اور سخاوت مین اور وہ ہمارے زمانے
موجود ہی مین ملا و سکو سنہ پانچ سو نوے پچانوین مین پہچانا اور وہ علامت کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے
ادس مین پوشیدہ رکھی ہی مجھپر شہر فاس مین منکشف فرمائی کہ میرے خاتم الولایت اوسمین دیکھی اور
مہر کہ نہین جانتے ہین اوسکو بہت آدمی اور اللہ تعالیٰ نے اوسکو مبتلا کیا ہی کہ جو اسرار اوسکو
رتے ہین لوگ اوسپر انکار کرتے ہین اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
ی ایسی ختم محمدی ہے وہ ولایت ختم کردی کہ وراثۃً محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوا کرتی تھی خود وہ
یاس سے حاصل ہوتی ہی اسلیے کہ بعضے اولیا ابراہیم علیہ السلام کے وارث ہوتے ہین اور بعضے موسیٰ کے اور بعضے عیسیٰ کے
محمدی کے بھی پائے جاوینگے لیکن ایسا ولی کہ قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہووے بعد اس
پایا جاوے گا یہ معنی ہین خاتم ولایت محمدیہ کے اور لیکن ختم ولایت عامہ کہ بعد اوسکے کوئی ولی
عیسیٰ علیہ السلام ہین اور مین ایک جماعت اولیا سے ملا ہون کہ وہ عیسیٰ اور دوسرے رسولون کے
ور بعضے عبد اللہ اور اسمعیل بیٹون سودکین کو اس ختم سے ملایا اور انھون نے ان دونون سے
یہ دونون مستفید ہووے وللہ الحمد انتہی اور معلوم ہو کہ اس عبارت مین جو چند جا لفظ نبوت
مطلاح ہی حضرت شیخ کی کہ ایک قسم کی ولایت کو نبوت مطلقہ فرماتے ہین اور اوس قسم کے
لیا بولتے ہین چنانچہ تفصیل اسکی قبل چند ورق کے گذر چکی اور نبوت اختصاص اور نبوت
و نبوت عرفی شرعی ہی کہ جسکو سب جانتے ہین اور پندرھوین فصل مین فرماتے ہین کہ جیسا
لے ابتدا اور اختتام ہی ایسی اللہ تعالیٰ نے جو چیزین کہ دنیا مین ہین سب کے واسطے ابتدا اور ختم
ملا اونکے شریعتونکا نازل کرنا ہی اوسکو شرع محمدی پر ختم فرمایا کہ حضرت خاتم النبیین ہوئے
یت عامہ ہی کہ اوسکو حضرت آدم سے ابتدا ہی اور حضرت عیسیٰ پر ختم ہی کہ بادی اور خاتم مشابہ ہین
ی عند اللہ کمثل ادم اور چونکہ احکام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے انبیا و رسولون
سے مخالف تھے مستحق اس بات کے ہوئے کہ انکی ولایت خاصہ کے واسطے ایک خاتم جدا ہو کہ اوسکا
نام کے موافق ہو اور اخلاق محمدی کا جامع ہو اور یہ خاتم مہدی معروف کہ جنکا انتظار ہی

نہین ہین اسواسطے کہ مہدی حضرت کے سلالہ اور عترت سے ہین اور خاتم حضرت کے سلالہ حسیہ سے نہین
بلکہ سلالہ ارواح اور اخلاق حضرت سے ہو انتہی مختصراً علامہ قیصری شرح فصوص مین ان مقالات کو نقل کرکے
کہ شیخ اکبر یہ سب اشارہ اپنے نفس کیطرف فرماتے ہین رضی اللہ عنہ غرض کہ معلوم ہوا کہ شیخ اکبر کے نزدیک
خاتم اولیا نہین ہین سید محمد جونپوری کہتے ہین کہ شیخ اکبر جو کچھ لکھتے ہین لوح محفوظ دیکھکر لکھے ہین پس ثابت ہوا کہ
محمد جونپوری کے نزدیک مہدیکا خاتم اولیا ہونا لوح محفوظ مین لکھا ہے اب بالکلیہ اونکے ناحق اپنی اوقات
ضائع کرکے صفات خاتم اولیا کے اپنے پیر پہ جماتے ہین الحمد للہ کہ رد مذہب فرقہ مہدویہ کا تمام و کمال کو پہونچا
اور ابتدائے کتاب سے یہان تک صدہا مخالفات نصوص قطعیہ اور نقائص و عیوب شرعیہ انکے مہدی
کی ذات و صفات مین ثابت ولازم ہوئے کہ جب تک اون مین سے ایک چیز بھی بلا جواب رہے گی ثبوت
مہدویت کا محال ہوگا وللہ الحجۃ البالغۃ

خاتمہ بحث خاتم ولایت محمدیہ کا کہ وہی خاتمہ اس کتاب ہدیۂ مہدویہ

جو کہ کلام سابق مین شیخ اکبر سے منقول ہوا کہ معنی ختم ولایت محمدیہ کے یہ ہین کہ ایسا ولی کہ قلب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پہ ہووے بعد خاتم اولیاے محمدیین کے نپایا جاوے گا مراد اوس سے یہی ہے جیسا کہ دوسرے مقام
فتوحات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ولی محمدی بعد خاتم ولایت محمدیہ کے بالاستقلال نپایا جاوے گا بلکہ اگر ہوگا تو
یہ مقام بواسطہ خاتم اولیا کے حاصل کریگا اور اونکا تابع اور مستفید رہے گا گویا کہ یہ مقام اب اپنے واسطے
خاتم اولیا کے حاصل کرنا ختم ہوگیا ہے جیسا کہ مقام نبوت حضرت خاتم انبیا پہ ختم ہوگیا اب عیسی
اور الیاس حضرت کے تابع رہینگے اور حضرت کے واسطے سے احکام الٰہیہ حاصل کرینگے چنانچہ شیخ
چوبیسوین ۲۴ باب کے آخر مین فرماتے ہین کہ واسطے ولایت محمدی کے کہ مختص بشرع محمدی ہے ایک ختم
ہے کہ رتبے مین حضرت عیسی سے کم ہے اسواسطے کہ حضرت عیسی رسول ہین اور یہ خاتم ہمارے زمانے مین
ہو چکے ہین اور مینے اونکو دیکھا بھی ہے اور علامت ختمیت کی بھی اون مین دیکھی ہے اب کوئی
بعد اونکے نہین ہے اور اگر ہوگا تو انہین کی طرف رجوع رہے گا جیسا کہ بعد محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے کوئی نبی نہین ہے اور اگر ہوگا تو انہین کی طرف رجوع رہے گا جیسا کہ عیسی علیہ السلام
پس نسبت ہر ولی کی کہ بعد اس خاتم کے ہوگا مانند نسبت اوس نبی کے ہے کہ بعد محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہوگا مقید نبوت مین مانند الیاس اور عیسی اور خضر علیہم السلام کے اون

ف: اس کتاب مین جو عیوب و نقائص کہ انکے مہدی کی ذات و صفات مین ثابت کیے گئے ہین جب تک ان مین سے ایک بات بھی بلا جواب کافی رہیگی ثبوت مہدویت کا محال ہوگا

ف: [illegible]

باب نسترویتن مین فرماتے ہین کہ خاتم ہر زمانے مین نہین ہوتا ہی بلکہ وہ عالم مین ایک ہی کہ اوسپر اللہ تعالی
محمدیہ ختم کرے گا پس اولیاے محمدیین مین کوئی اوس سے بڑا نہین ہی پھر ایک خاتم اور ہی کہ ولایت
مہ سے آخر ولی تک جسکا سلسلہ ہی اوسپر ختم فرماوے گا وہ عیسی علیہ السلام ہین انتہی اور باب مین
ین فرماتے ہین کہ خاتم ولایت محمدیہ وہ ختم خاص ہی ولایت امت محمدیہ ظاہرہ کا اور اوسکی خاتمیت کے
مثلی ور الیاس اور خضر اور جو ولی کہ ظاہر ہے ہی سب داخل ہین پس عیسی علیہ السلام اگرچہ خود خاتم ہین لیکن
ن تحت ختم اس خاتم محمدی کے اور حدیث اس خاتم محمدی کی مجکو شہر فاس مین کہ بلاد مغرب سے ہی
ہ سو چوراسی مین معلوم ہوئی اور اللہ تعالی نے مجکو اوسکی علامت اور منزلت بتلائی اور مین اوسکا نام
یان کرتا ہون انتہی امت ظاہرہ شاید کہ اسواسطے کہا کہ امت باطنہ مین تمام انبیا علیہم السلام داخل ہین
یت امت سے مراد ولایت محمدیہ ہی اور معلوم ہوا کہ حضرت الیاس اور خضر اور عیسی کو بھی ولایت محمدیہ ہی
تم محمدیہ کے مختوم ہوے اور اوپر مذکور ہوا کہ مینے سنہ پچانوے مین اس خاتم سے ملاقات کی ہی معلوم ہوا
ے مین علامات اور احوال خاتم اولیا کے بتلائے گئے اور پچانوے مین مشاہدہ ہوا اور باب پانسو
ن مین فرماتے ہین **الاشعار** الا ان ختم الاولیاء رسول ✤ ولیس له فی
ن عدیل ✤ هو الروح وابن الروح والام مریم ✤ وهذا مقام ما الیه سبیل ✤
ے فینا مقسطا حکما بنا ✤ وما کان من حکم له فیزول ✤ فیقتل خنزیرا ویدمغ
✤ ولیس له الا الا له دلیل انتهی الابیات جان تو کہ منجملہ کرامت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
یہ ہی کہ اللہ تعالی نے رسولون کو اون کی امت مین کیا پھر ایسے رسول کو امت مین گردانا کہ بشریت سے
ہ کر آدھا بشر ہی اور آدھا فرشتہ ہی اسواسطے کہ جبرئیل نے اوسے مریم کو بخشا ہی اور اللہ تعالی نے اوسکو
اوٹھا لیا پھر اوسکو ولی اور خاتم الاولیا کر کے آخر زمانے مین نازل فرماوے گا کہ شرع محمدی کے موافق
مدی مین حکم رانی کرے گا اور ختم کریگا مگر ولایت انبیا و رسل کو اور ختم اولیا محمدی ختم کریگا ولایت اولیا
ی مراتب سے ہے درمیان ولایت ولی اور ولایت رسل کے پس جب کہ عیسی علیہ السلام ولی اور حاکم شرع غیر
ہ ہونگے اس حیثیت سے خاتم الاولیا ہونگے بھی خاتم ہونگے اگرچہ اوسی زمانے مین مقدم ہین جیسا کہ
مد علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہین اگرچہ عیسی علیہ السلام بعد اونکے اوترینگے اور منتہا اونکا [illegible] نبی کا
مغرب مین ذکر کیا ہی کہ اوس مین اونکا بھی ذکر ہی اور مہدی کا [illegible] انتہی مراد اس فقرے سے کہ نہ ختم [illegible]

Accession ٨٦٣
Subject

مگر ولایت انبیا و رسل کو بسبب کمالیت انبیا و رسل خواہ انبیا و رسل کی ذاتون مین ہو خواہ اون اولیا مین کہ اونکے
اقدام پر ہین سب کو حضرت عیسی ختم کرینگے اور مراد اس فقرے سے کہ ختم اولیا محمدی ختم کریگا ولایت اولیا کو
یہ ہی کہ ولایت اون اولیا کو کہ قدم محمدی پر ہین اور ولایت محمدیہ کے وارث ہین ختم کریگا اور عیسی بھی جب کہ اس امت
مین داخل ہونگے اسی قسم کی ولایت رکھتے ہونگے کہ یہ خاتم محمدی اونکے خاتم ہونگے اور فرق مراتب ولایت
ولی اور ولایت رسل مین یہ ہوا کہ حضرت عیسی چونکہ رسل ہین خاتم ہوے ولایت ورثۂ انبیا و رسل کو اور ولایت
ذات انبیا و رسل کو بھی جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اونکی نبوت کے خاتم ہوئے تھے اور خاتم اولیاے
محمدی چونکہ ولی محض ہین فقط ولایت اولیاے وارثین محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خاتم ہوئے نہ ولایت
ذات محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کہ باعتبار اوس ولایت کے ذات محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خاتم عیسی
علیہ السلام ہین اسواسطے کہ وہ ولایت جمیع انبیا و رسل کے خاتم ہین اور حضرت بھی اون مین داخل ہین اور جواب
اس شبہے کا کہ جب کہ عیسیٰ ورثۂ انبیا و رسل کے بھی خاتم ہین چاہیے تھا کہ وارثان ولایت محمدیہ کے بھی یہی خاتم
ہوتے ما قبل مین شیخ کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہی کہ چونکہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہت سے احکام و
خصائص مین دوسرے رسولون سے ممتاز ہین اسواسطے مناسب ہوا کہ انکے وارثین کی ولایت کا بھی
خاتم علیحدہ اور متمیز ہووے یہ سب تاویلات اسواسطے کی گئین کہ حضرت شیخ کا کلام سابق اور لاحق کہ کئی
مواضع سے اس کتاب مین نقل کیا گیا ہی نسق و نظم واحد پر ہے واللہ اعلم بمراد اولیائہ الکرام
الحمد للہ منزل الکتاب و مجری السحاب و ہازم الاحزاب کہ یہ کتاب اوسکی تایید و فضل سے شہر
رجب سنہ بارہ سو پچاسی ہجری مین کمال کو پونہچی اور امید قوی ہی کہ جیسا کہ اوسنے اسکی تالیف کی توفیق
اور تکمیل مین تایید فرمائی ہی بموجب اپنی رحمت بے پایان اور فضل فراوان کے قبول فرماکر نافع اور مفید
خلائق کرے اور اس بندۂ ناچار و امیدوار کو مع اہل و احباب کے اسی حیلے اور ذریعے سے اس عالم مین
ہدایت اور عافیت اور اوس عالم مین رحمت و مغفرت سے سرفراز فرماوے آمین یا رب العالمین ربنا
اکتب لنا السلامة والعافية واهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم
وتقبل منا انك انت السميع العليم وصلى الله وسلم على خير خلقه محمد وآله وصحبه اجمعين

تمت

خاتمة الطبع الحمد للہ کہ رسالہ ہدیۂ مہدویہ اواخر جمادی الآخرہ ۱۲۸۵ ہجری مطبع نظامی واقع کانپور مین چھپکر طیار ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضمیمۂ ہدیۂ مہدویہ

مولویصاحب عالی مناصب جعل اللہ سعیکم مشکورا

بعد از سلام اطلاع باد کہ رسالۂ مرسلہ دیدم در اول نظر چند شبہات در آن مفہوم گردید از جواب آنہا تفہیم فرمایند فقط خلاصہ عبارت عقیدۂ اول سید محمد جونپوری کے اقوال و افعال سے انکا ولی ہونا در کنار زمرۂ اہل سنت سے ہونا مشکل ہے شبہہ اگر کوئی کتابی کہے کہ محمدؐ کے اقوال و افعال سے انکا نبی ہونا در کنار اہل اسلام سے ہونا مشکل ہے نقل کفر کفر نباشد نعوذ باللہ من ذلک کیونکہ انھون نے کہا ہے کہ اللہ بندے کے پاوان ہوتا ہے یہ حدیث صحیح بخاری مین اور مشکوٰۃ شریف کے باب ذکر اللہ مین موجود ہے اب اس بندے کے پاوان محمدؐ کے خدا ہین محمدؐ کا اور محمد یونکا یہ عقیدہ ہے اور انھون نے کہا ہے کہ اللہ آدم کی صورت پر ساخۃ گزکا ہے یہ حدیث بھی بخاری مین اور مشکوٰۃ شریف کے باب السلام مین موجود ہے پا ایسا عقیدہ محمدؐ و محمدیونکا ہے اور انھون نے کہتے ہین کہ مین خود خدا ہون یہ عقیدہ محمدؐ و محمدیونکا ہے کیونکہ انھون نے ظاہر خود آپ اپنے ہاتھہ پر بیعت لیکر کہتے ہین انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم اب اس شبہے کا کیا جواب ہے خلاصۂ عبارت عقیدۂ دوم مہدی کی شناخت تو موقوف ہے وجود ان علامات پر کہ احادیث صحیحہ مین مذکور ہین شبہہ جنکو تمنے خاتم المحدثین لکھے ہین شاہ عبدالعزیز دہلوی تحفۂ اثنا عشریہ کی بحث امامت مین لکھے ہین اگر در علامات و امارات مذکورہ خلاف کردہ برآید و در وقتے از اوقات مردم را برنگ علما ومشائخ دعوت بدین واحکام شریعت بلکہ خوارق عادات ومعجزات نماید یقین است کہ کسے متعرض حال او نخواہد بود آب اس لکھنے سے معلوم ہوا کہ علامات احادیث صحیحہ مین اسیقدر ہین اور اگر سوائے اسقدر کے اور بھی ہوتی تو یہ شاہ صاحب خروج مہدی کا اسکے خلاف پر ہرگز نہ لکھتے اور ظہور حضرت کا بھی و تین باتون مین انحصار ہے

یہ عدم تعرض مطلق اصلاً بیان نکرنے اب اسکا کیا جواب ہی اور وہ علامات احادیث صحیحہ بین بلا احتمال
دخل کیا کیا ہین اور کتنے ہین معتبر کتابون کے حوالے سے بتایئے اور آپ نبی صلعم کے باپ کا نام
عبداللہ ہونا اجماع کی خبر اتفاقی سے ثابت کیے ہین اور ہمارے حضرت کا نام سید محمد حضرت کے
زمانے سے آج تک سب اجماع اہل خلاف اور اہل وفاق کی خبر اتفاقی سے ثابت ہی سو اس
اجماع کا خلاف کر کے آپ شیخ لکھتے ہین یہ کیسا طرز ہی اور نبی فرماتے ہین ان اللہ لا یجمع
امتی علی ضلالۃ وید اللہ علی الجماعۃ فمن شذ شذ فی النار اب حضرت تمہارے زعم پر
فی الواقع شیخ ہوتے ہوئے اس امت کو حضرت کی سیدی پر جمع کرنا ضلالت پر جمع کرنا ہی توضیح
کے رکن اجماع مین ہی کہ قولہ تعالی وما کان اللہ لیضل قوما بعد اذ ھداھم یدل علی
انہ لا یلقی فی قلوب قوم ھم العلماء المھدیون خلاف الحق لکونہ ضلالا
لقولہ تعالی فماذا بعد الحق الا الضلال اور پھر نبی صلعم فرماتے ہین کہ اتبعوا السواد الاعظم
فانہ من شذ شذ فی النار اب حضرت کی سیدی سواد اعظم ہی کہ جسپر سب اہل خلاف وفاق
چلے ہین اور پھر نبی صلعم فرماتے ہین ان الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم یاخذ الشاۃ
والقاصیۃ والناحیۃ وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعۃ والعامۃ اب حضرت کی
سیادت بالجماعۃ والعامۃ ہی اور پھر نبی صلعم فرماتے ہین من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ
الاسلام من عنقہ اور اللہ تعالی فرماتا ہی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی
ونصلہ جھنم وساءت مصیرا اب حضرت کی سیادت بالجماعت اور سبیل المؤمنین ہی
پس اب حضرت کے اجداد مین ایک نام سید نعمت اللہ بعضی کتابون مین نپایا جانے سے
باوجودیکہ علم انساب وتواریخ مین صدہا کتب ہوتے ہوئے اور ان سب کا مطالعہ میسر نہوتے
ہوئے اور کشف الظنون مین علم انساب کی کتب کے ۲۶ نام ہین انسے عمدۃ المطالب ولطائف
اشرفی کا ذکر نہین ہی پھر اسمین بھی اختلاف اول مین امام موسی کاظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ
کے ۲۳ فرزند اور دوم مین ۶۰ فرزند مکتوب ہین الغرض ایسی سب صورتون پر مسلسل متواتر
جو اس نسب کی حضرت کے خاندان مین ثقہ بزرگون سے چلی آتی ہی سو اور دوسرے عالی مشائخ
خانوادون مین بھی مانند خاندان خواجہ بندہ نواز کے گلبرگہ شریف مین چلی آتی ہی سو اور امیرون کے

شجرون مین بھی یہی خبر جیسا کہ کرنول کے نوابون کے یہان موجود ہی ایسی خبر کو باطل ٹھہرا کر برخلاف اوس سنت وکتاب کے یقینا حکم غلطی اور خطاے ضلالت کا اس اجماع پر ثابت کرنا کسطرح راست و درست ہوسکے گا سو جواب دیجیے اور پھر حضرت سید محمد باوجودیکہ حسب و نسب مین شہرۂ آفاق ہوتے ہوئے اور حضرت کے ہمعصر اور قریب کے سب معتبر لوگ حضرت کے مہدویت کے اثبات وانکار کی دلیلون کے دریافت پر سخت تر حاجت رکھتے ہوئے اور کمال جستجو وتلاش ان دلیلون کے ہوتے ہوئے اس اصل سیادت کو جو اس مہدویت کی بڑی معتبر کی دلیل ہی سو خود ایسی بڑی دلیل دریافت نکرکے بلا دریافت اس سیدی پر اتفاق کر لیے ہین کہنا اور اپنی ویسی خام دریافت پر نازان ہوکر ان سب پر الزام رکھنا بہت نامعقول غیر مناسب بات صاف معلوم ہوتی ہی اسکا کیا جواب ہی اور پھر اس سلسلہ نسب مین امام موسی کاظم تک فقط ایک نام اس تمھاری خام دریافت پر ثابت نہوکر تمھارے زعم پر اس نسب مین اسقدر فتور برپا ہو تو اس صورت پر اگر کوئی ایک کتابی سوال کرے کہ تمھارے نبی کو وحی کا اور ما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی کا اور علم الاولین والآخرین کا دعوی ہوتے ہوئے عدنان تک اپنا نسب پوچھا کر کذب النسابون الی ما فوق العدنان کہنا اور ما فوق کے سب ناموں کو اسمعیل علیہ السلام تک چھپا رکھنا ظاہر و ثابت نکرنا اولاد اسماعیل سے ہونے مین خالی فتور و خلل سے نہین ہی اس سوال کا کیا جواب ہی اور پھر ایک تمھارے اس دریافت خام پر حضرت کی سیدی مین اسقدر خلل تمھارے ایک زعم پر واقع ہو تو اس صورت پر لاکھون شیعہ کی دریافت وتحقیق پر جناب محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الاعظم پیران پیر دستگیر قدس سرہ العزیز کی سیدی مین کسقدر خلل و فتور واقع ہوئے اس بات کا کیا جواب ہی اور پھر باوجود اس سیادت پر اسقدر ترجیحات ہوتے ہوئے اس لفظ سے اعراض کرکے جو آپ شیخ جابجا لکھتے ہین یہ شیخی کس دلیل سے ثابت کیے ہین بیان کیجیے والا یہ ترجیح بلا مرجح لازم آوے گی مرقوم ۱۴ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۷ ہجری راقم محمد ہوشدار خان

سر آمد اقران امثال محمد ہوشدار خان صاحب جمعدار وفقکم اللہ سبحانہ لما یحب ویرضاہ

از طرف خیر طلب مہدویان ابو رجا محمد زمان بعد تحیات فراوان واضح باد کہ رقعہ گرامی مع شبہات مخترعہ عالم میان صاحب موصول گردید وہر چند کہ متمنائے خاطر آن بود کہ میان موصوف ہرچہ برکتاب

ہدیۂ مہدویہ می نویسند تا منتہای ہوس خود بانجامش رسانند و بعد ازان ہر گاہ کہ بجملگی بر آرند و طبع کنانیدہ
بنظر مردم در آرند از ینطرف یکبارگی جوابش با استیعاب اغلاط ایشان نوشتہ شود و ہر چہ در ہدیۂ مہدویہ
از معائب مذہب و پیشوایان مذہب فرو گذاشت شدہ فرا گرفتہ قابلیت میان و خوبیہاے بزرگان
ایشان از سر نو پیش نظر جہانیان کشیدہ شود لیکن چونکہ ایشان را امتحان تحقیقات خود شان
ضرور نمودہ مستعجلانہ براے طلب جواب شبہات چند کہ سرمایۂ محنت سہ سالہ ایشان و جواب خط
رقیمۂ بندہ مورخۂ ۲۷ شوال ۱۲۸۳ھ ہجری مندرجۂ ہدیۂ مہدویہ صفحہ ۱۴۱ ہست دست بدامان
توسط گرامی زدند بپاس خاطر گرامی و نیز نظر بر ینکہ مشتے نمونہ خروارے باشد و اندکے دلیل بسیارے
بہ نگارش جوابش خامہ فرسائی نمودم و حیرانم کہ ازان اشکالات فراوان کہ در ہدیۂ مہدویہ موج زن
اند یکیدو را انتخاب نمودہ بجوابش مخنثے شافہ کہ آنہم بحقیقت ہباءً منثورا و خیال خام نسبت بر خود
ورزیدہ اند سودا این سودا چہ اندیشیدہ اند ایا بمقدمہ کہ در ہدیۂ مہدویہ تاکید و تنبیہ بر آن رفتہ منجملہ
خوش فہم جا نگرفتہ کہ از صدہا اشکال کہ بر ذات مہدی ایشان وارد می شوند تا وقتیکہ یکے ہم نے
جواب معقول باقی خواہد ماند مہدویت جز نقش بر آب و خیال سراب نخواہد بود چہ جاے آنکہ یکی را ہم جواب
شافی نصیب نیست چنانکہ از مطالعہ تحریر آیندۂ ذیل دانشمندان را مبرہن و واضح خواہد شد انشاء اللہ
تعالی والحق احق بالاتباع المرقوم ۱۹ ذی قعدہ ۱۲۸۳ھ ہجری **قولہ** خلاصۂ عبارت عقیدۂ اول الخ
جواب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں کوئی بات خلاف عقل یا قطعیات ادیان سابقہ کے
نہین ہی اور اگر کسی جا کوئی قول ظاہر موہم خلاف مقصود کا ہوتا ہی تو انکے دین مین اوسکی تاویل ہی
چنانچہ یہ حدیث کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ بندہ جب قرب نوافل کے سبب مقام محبوبیت کو پہونچتا ہی مین
اوسکے ہاتھ پاؤن وغیرہ جوارح ہو جاتا ہون مراد اوس سے یہ ہی کہ اس مقام مین چونکہ بندے کی تمام
حرکات موافق رضاے حق تعالی کے ہوتی ہین ساختہ و پرداختہ اسکا ساختہ و پرداختہ حق تعالی
ہوتا ہی اور جسکو گرفت و گیر کرتا ہی محض بقوت حق کرتا ہی اور یہ محاورہ دایر و سائر ہی کہ جو کام کسیکے حکم
و اجازت سے ہوتا ہی ہر چند کہ دوسرے کے ہاتھ سے ہو لیکن اوسکو اپنی طرف نسبت کرتا ہی چنانچہ
کتابون مین بلاغت کی موجود ہی کہ بنی الامیر المدینۃ وھزم الامیر الجند اور اسی قبیل سے ہی
حدیث مذکور اور یہ آیت بھی کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ اور حدیث

خلق اللہ آدم علی صورتہ طولہ ستین ذراعاً کی تاویل یہ ہی کہ صورت بمعنی صفت کے
ہی چنانچہ کہتے ہین کہ صورت مقدمے کی اور صورت مسئلے کی یہ ہی پس معنی یہ ہوئے کہ پیدا کیا اللہ
تعالی نے آدم کو اپنی صفت پر کہ سمع و بصر و علم و قدرت وغیرہا اونمین رکھکر مظہر صفات آلہی کا کیا بعد
اوسکے ایک صفت جداگانہ آدم کی بیان فرمائی کہ درازی اونکے قامت کی ساٹھہ ہاتھہ کی تھی اور بعضے
کہتے ہین کہ ضمیر صورتہ کی طرف آدم کے راجع ہی یعنی ابتدائے خلقت مین آدم علیہ السلام کو اونکی
صورت پر ساٹھہ ہاتھہ کا پیدا فرمایا نہ مانند دوسرے آدمیون کے کہ اول خلقت مین نطفہ ہوتا ہی پھر
علقہ پھر مضغہ پھر بچہ پھر جوان بالغ ہوکر قامت و صورت کامل پر پہونچتے ہین بخلاف مہدویونکے کہ اونکے مہدی کی
شریعت مین اونکے کلام مین تاویل کرنے سے آدمی غیر مہدی ہو جاتا ہی چنانچہ پنج فضائل مین
لکھا ہی کہ جو کہ فرمان مہدی مین تاویل کرے وہ آن مہدی سے نہین ہی اور عقیدہ شریفہ مین
لکھا ہی کہ جو شخص بیان مہدی مین کچھہ تاویل یا تحویل کرے وہ مخالف بیان اوس ذات کی ہوگا انتہی
پس جن اقوال مہدی کی کہ تاویل ہوسکتی ہی اگر تاویل کرین تاویل کنندہ غیر مہدی ہو جاویگا
اور اگر نکرین خود مہدی خارج فریق اہل سنت سے ہو جاوینگے اور جن اقوال کی کہ تاویل غیر ممکن
ہی وہان اشکال یکطرفی اور سنت سے برطرفی نقد وقت اور دست بدست ہی اور جو شخص کہ کتاب
ہدیہ مہدویہ کو بطریق انصاف و حق طلبی مطالعہ کریگا اوسپر ظاہر ہوگا کہ کس کثرت و شدت سے
شیخ جونپوری کے اقوال مخالف دین مسلمانی بلکہ تمام ادیان آسمانی کے ہین کہ اونمین تاویل کی
ہرگز گنجایش نہین ہی اگر فراموش ہوگئے ہون تو تمام کتاب کو دوبارہ ملاحظہ کیجیے اور اگر یہ بھی
نہو سکے تو فہرست کو دیکھیے اور ایسے اقوال کا نشان نکالکر اون مقدمات خاص کو مطالعہ
کیجیے **قولہ** خلاصۂ عبارت عقیدۂ دوم الخ **جواب** یہ شبہہ عالم میان کے رسائل مین بندے
کی نظر سے گذرا تھا لیکن نہایت بے اصل اور میان مذکور کی غلط فہمی پر حمل کرکے بلا تعرض
چھوڑ دیا تھا چنانچہ اکثر شبہات اسی قسم کے ملمعات سمجھکر چھوڑ دیے گئے کہ عقلا ایسے کلمات بے پایہ
کی طرف التفات نکرینگے یا بعد چندے میان خود مغز سخن کو پہونچکر اپنے مین آپ شرماکر چپ
ہو جاوینگے لیکن چونکہ باوجود فارسی سلیس ہونے کے تحفۂ اثنا عشریہ کے مقام مذکور کو اس عرصہ سالہا
مین نہ سمجھے اور اس مرتبہ پردہ وساطت مین ہوکر پھر گفتگو شروع کی کشف حقیقت حال کا ضرور ہوا

اور ناچار کہنا پڑا کہ میان نے اس جائے ایک عجیب طرح کی خیانت کو کام فرمایا ہی کہ آدھی عبارت تحفہ
کی کہ جس سے کل عبارت کا مطلب کھلتا تھا اور بلاریب انکے مقصود کے مخالف ہوتا تھا چھپا کر نصف
ثانی کو نقل کر کے اولٹا مطلب بیان کیا اب تمام عبارت کو ملاحظہ کیجیے کہ صاحب تحفہ شاہ عبد العزیز
مرحوم رد مین اہل تشیع کے کہ مہدی کے غار سر من رائے مین بخوف سنیون کے پوشیدہ ہونے
اور اختفائے مطلق اختیار کرنے کے قائل ہین لکھتے ہین کہ صاحب الزمان را کہ امام ہست اللہ علم
ما کان و ما یکون حاصل خواہد بود ولا اقل از زبان کسے کہ در بن غیبت از شیعہ باو میرسد شنیدہ باشد
کہ مخالفین او ہرگز دعوی مہدویت او را پیش از ہزار سال بلکہ زیادہ قبول نخواہند داشت زیرا کہ
نزد مخالفین از مسلمات ہست کہ ظہور الایات بعد المائتین بلکہ ہزار و دو صد از ہجرت می باید بلکہ بعد
ازان علامات قیامت شروع خواہند شد و نیز مخالفین او می گویند کہ مہدی سر صد خواہد بر آمد نہ در
اوسط آن و قریب بخروج عیسی بن مریم خواہد بود نہ بفاصل ازان و او را ابر سایہ خواہد کرد نہ در
سر من رائے و مخرج او حرم شریف مکہ ہست نہ سر من رائے و دعوت امامت در عمر چہل سال خواہد کرد
نہ در حالت صغر و نہ در آوان شیخوخت پس اگر در علامات و امارات مذکورہ خلاف کردہ بر آید و در وقتی
از اوقات مردم را در رنگ علما و مشائخ دعوت بدین و احکام شریعت بکند و خوارق عادات و معجزات
بنماید یقین ہست کہ کسے متعرض حال او نخواہد بود انتہی آپ بغور ملاحظہ کیجیے کہ اس عبارت مین مخالفین سے
مراد اہل سنت ہین اور یہ علامات ششگانہ مذکورہ مسلمات اہل سنت سے ہین اور حاصل کلام یہ ہی
کہ اہل سنت کے نزدیک یہ علامات ضروریات مہدویت سے ہین اور شیعہ کے نزدیک چونکہ اہل سنت
مہدی غار نشین کی مہدویت کے دشمن ہین اگر وہ بزرگ بغیر ان علامات کے گاہ گاہے بر آمد ہووین
اور برنگ علما و مشائخ کے دعوت دین و احکام شریعت کی فقط کرین یعنی مہدویت کو وقت
منظور تک چھپا رکھین کوئی سنی اونکو مہدی جانکر اونکا دشمن نہوگا اور تعرض اونکے حال کا نکریگا
اور انکو اسقدر غیبت دائمی اور اختفار شخصی و جسدی کیا ضرور ہی بلکہ برملا مانند علما و اولیا کے کرامت
و ہدایت نما بالائے زمین منتظر اپنے وقت کے بھی جی سکتے تھے اور افسوس ہی کہ اس مطلب واضح کو
عالم میان نہ سمجھے اور اولٹا یہ سمجھے کہ شاہ صاحب اور اہل سنت بغیر علامات کے محض مشائخی اور
پیری کے طور پر مہدویت کا اعتقاد رکھتے ہین اور غضب یہ کیا کہ اوپر کی عبارت کو بالکل اوڑا دیا

دگر نہ شخص دانشمند سالم عبارت دیکھا مطلب کو پہونچ سکتا تھا اور میان موصوف کہ جا بجا ایسے کام کرتے ہین چنانچہ ہدیۂ مہدویہ سے ظاہر ہے یہ بھی خیال آتا ہی کہ اسقدر کم استعداد و کم فہم نہون گے کہ ایسے سہل مقامون کو نہ سمجھے بلکہ اس تحریف و تغلیط مین کچھ ثواب سمجھ کر قصداً کرتے ہونگے کیونکہ انکے پیشوا اون کی سنت اور طریقہ بھی تھا چنانچہ ہدیۂ مہدویہ کا صفحہ ۹۸ ملاحظہ کیجیے کہ میان خوندمیر صدیق ولایت نے عبارت فتوحات مین بارہ جا تحریف کی اور ایضا صفحہ ۱۰۱ دوسری عبارت فتوحات مین انھین صدیق نے چھہ جا تحریف فاحش کی اور سوا اسکے اور بہت مقام ہین اگر کچھہ شک ہی تو مقامات مذکورہ ہدیۂ مہدویہ مین نکالکر فتوحات مکیہ منگواکر مقابلہ کیجیے تاکہ صدق انکے صدیق اکبر کا معلوم ہو جاوے اور یہ جو آپ نے لکھا کہ علامات احادیث صحیحہ مین بلا اختلاف وظن کیا کیا ہین بیان کیجیے نہایت حیرت ہوئی کہ آپ نے تمام ہدیۂ مہدویہ دیکھی مگر ہماری طرز بحث کو نہ پہچانا اور یہ نہ جانا کہ آداب مناظرہ سے ہمارا کیا منصب ہی اور آپ کا کیا آپ مستدل ہین کہ مدعی ہین ایک شخص خاص کی مہدویت کے دلائل لانا آپ کا کام ہی اور ہم کسی شخص خاص کی مہدویت کے مدعی نہین کہ اپنے دلائل نقل کرین بلکہ مانع یا سند ہین کہ فقط اعتراض کرنا اور اوسکو مستند کر دینا ہمارا کام ہی واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل **قولہ** اور آپ نبی کے باپ کا نام عبداللہ ہونا اجماع کی خبر اتفاقی سے ثابت کیے ہین اور ہمارے حضرت کا نام سید محمد حضرت کے زمانے سے آج تک سب اجماع اہل خلاف و اہل وفاق کی خبر اتفاقی سے ثابت ہی الی قولہ صاف معلوم ہوتی ہی اسکا کیا جواب ہی

جواب معلوم ہوتا ہی کہ آپ نے اب تک یہ نہ پہچانا کہ امت کسے کہتے ہین اور اجماع امت کیسا ہوتا ہی اور یہ بھی نہ سمجھے کہ جس چیز پر اجماع ہوا ہی وہ کیا ہی اور سند اجماع کیا ہی ورنہ اپنے مہدی کے سید محمد نام مشہور نام ہونے کو ہرگز اجماع امت مثبت سیادت برابر اسمیت عبداللہ والد حضرت خاتم الرسالت کے نہ ٹھہراتے کیونکہ دونون مین فرق آسمان زمین کا ہی اسواسطے کہ حضرت خاتم الرسالت کے والد ماجد کا نام عبداللہ ہونا اسطرح اجماع اور متواتر ہوا کہ ہنگام ولادت جب انکے والدین نے عبداللہ نام رکھکر مدت الحیوۃ اسی نام سے پکارا تمام اہل مکہ وغیرہ اہل عرب نے سنا اور جانا اور حضرت رسالت پناہ نے بھی بارہا اقرار کیا اور یہی نام بتایا اور تمام عرب بعد اسلام کے بھی اوسی نام کو جانتے اور مانتے رہے اور تمام صحابہ اسی بات پر اتفاق اور اجماع رکھتے رہے کہ آنحضرت

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم ہین اور حسب بلاد روم و شام و مصر و ایران و توران وغیرہ مفتوح
ہوئے تمام اہل آفاق مذکورہ کو زبان صحابہ و سائر اہل عربستان کے یہ خبر پونہچی پھر جہانتک جہان
مین آوازہ دولت محمدیکا پہونچتا گیا یہ نام بھی آویزہ گوش ہر ادنی و اعلی کا ہوتا رہا اور ہر قرن
سابق قرن لاحق کو یہ خبر پونہچاتا آج تک چلا آیا اور ہر قرن مین تمام امت نے اسکو تسلیم
کیا پس یہ خبر اجماعی ہر قرن مین اور متواتر رہی کہ آج تک ایک فرد بشر نے بھی اسکا انکار نکیا بلکہ
عوام مؤمنین بھی کہتے ہین کہ چار کرسی پیغمبر کی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف
ہین پس اس خبر اجماعی متواتر یقینی پر یقین کرنا جیسا کہ اہل سنت کے نزدیک فرض و لازم ہی اور
انکار اوسکا کفر ہی ویسیہی مہدویون کے نزدیک بھی ہی چنانچہ سید میران جی بن سید سلام اللہ
کے سلسلے مین لکھا ہی کہ منکر اجماع صحابۂ نبوت اور صحابۂ ولایت کافر ہین لیکن با این ہمہ انکے
مہدی نے اس خبر اجماعی متواتر یقینی کا انکار کیا چنانچہ انصافنامے کے باب اول مین کہ مہدویونکی
نہایت معتبر کتاب ہی لکھا ہی کہ علمانے انکے مہدی سے سوال کیا کہ رسول خدا نے فرمایا کہ یواطی
اسمہ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی یعنی مہدیکا نام میرے نام کے اور مہدی کے باپ کا نام میرے باپ کے
نام کے موافق ہوگا اور تمہارے باپ کا نام تو سید خان ہی اونھون نے جواب دیا کہ رسول خدا کے
باپ مرد کافر تھے اونکا نام عبداللہ کیونکر ہوسکتا ہی بلکہ محمد رسول اللہ کا نام محمد عبداللہ تھا اور مہدیکا
نام بھی محمد عبداللہ ہی اور ابن کا لفظ سہو کاتب ہی کہ محمد بن عبداللہ لکھدیا ہی انتہی سبحان اللہ یہ عجیب سخن ہی
اسوائے انکے جہان مین کسی سے سرزد نہوا اب مہدوی لوگ از برائے خدا انصاف سے جواب
دیوین کہ تمام جہان کے مخالف تمہارے مہدی اس کلام مین صادق ہین یا کاذب کوئی انسان
ہوش و حواس ثابت رکھتا ہوا ہرگز نہین کہہ سکتا ہی کہ صادق ہین بلکہ بلاشک اس سخن مین کذب
صریح انسے سرزد ہوا پس جو شخص کہ ایسی بات مین کہ جہان پر روشن ہی جھوٹ بولنے مین احتیاط
نکرے اوسکو ایسے امر باطنی و مخفی مین کہ مجکو خدا نے مہدویت کا حکم بھیجا ہی جھوٹ بولنا کیا
اچنبا ہی اور جبکہ ایک جھوٹ بھی ثابت ہوا وہ شخص مہدی کب ہوسکتا ہی کہ تمہارے نزدیک
مہدی معصوم چاہیے چہ جائے آنکہ سوائے اسکے اور بہت سے کذب و اغلاط اونسے سرزد
ہوئے ہوویں کہ مطالعۂ ہدیۂ مہدویہ سے معلوم ہوتے ہین غرضکہ وعیدات احادیث ان اللہ لا یجمع

امتی علی ضلالتہ ویداللہ علی الجماعۃ فمن شذ شذ فی النار اتبعوا السواد الاعظم
فانہ من شذ شذ فی النار اور آیت ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ
جہنم وساءت مصیرا وغیرہا جسنقدر کہ تمنے ہمارے حق مین لکھی ہین یہ سب مہدی پر صادق
آتی ہین اور یہ بھی تمہارے مہدی کی تقریر صدر سے معلوم ہوا کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب کے زمین سے
آسمان تک سب اونکی پیغمبری کے معتقد ہین یہ بزرگ معتقد نہین ہین بلکہ انکے پیغمبر محمد عبداللہ نامے
کوئی شخص فرضی ہین کہ یہ اونپر ایمان لائے ہین اور اونھین کی تصدیق کرتے ہین کہ لا الہ الا اللہ
محمد عبداللہ رسول اللہ اور ان محمد عبداللہ فرضی پیغمبر کے باپ کا نام ابتک نہ معلوم ہوا کہ کیا ٹھہرایا
گیا ہی لیکن چونکہ یہ تمام اوکھاڑ پچھاڑ فقط اتنے واسطے ہی کہ اپنے باپ کا نام اور پیغمبر کے باپ کا
نام ایک ہوجاوے اور یہ بغیر اسکے ہرگز نہین بنتا ہی کہ اودھر بھی نام عبداللہ کا ہو آخر نام سید خان
بتلایا جاوے پس ناچار عندیہ ین یہی ہوگا ورنہ جواب منتج مقصود اور مسکت سائل نہین ہوسکتا ہی
لیکن پھر انتہا عندیہ معلوم نہوئی کہ یہ سید خان فرزند عبدالمطلب کے ہین یا کسی اور خاندان سے
ہین سبحان اللہ عجب پریشانی ہی کہ جیسا کہ اپنا نسب تیئسوین پشت پر گم تھا اپنے پیغمبر کا نسب
پہلی پشت پر گم کردیا اور طرفہ یہ کہ باوجود ایسے کلمات کے مہدوی انکی شان مین لکھتے ہین کہ ما ینطق
عن الہوی جب اجماع و تواتر حقیقی بخوبی ذہن نشین ہوچکا اب اپنی طرف کے اجماع کا حال کہ جسکو
تمنے اجماع امت ٹھہرایا ہی سنیئے کہ اجماع امت جب ہوتا ہی کہ تمام امت محمدی مشرق سے مغرب تک
ایک بات پر اتفاق کرے جیسا کہ حضرت کے محمد بن عبداللہ ہونے پر سب کا اتفاق ہی نہ یہ کہ چند
شہر ہند و گجرات و دکن والے تمہارے مہدی اور انکے خاندان والون کی زبان سے سنکر اونکو
سید محمد بولنے لگے اور اجماع امت ہوگیا حالانکہ تمام اقالیم اسلام مین مانند روم و شام و مصر
و مغرب و عربستان و ایران و توران و ترکستان و ختا و ختن و افغانستان وغیرہا مین اونکا کسینے
نام بھی نہ سنا بلکہ ہندوستان کے بڑے شہرون مانند لاہور و ملتان و دہلی و لکھنؤ و بنگالہ مین
کسینے نہ پہچانا اور اگر ان ملکون مین کوئی انکا نام بھی لیتا ہی تو لوگ متحیر ہوتے ہین کہ یہ کون
شخص تھے اور یہ کیسا مذہب ہی اب اجماع امت کہانسے ہوا اور قطع نظر اس سب سے اتنا
غور نہین کرتے کہ یہان تواتر و اجماع ادعائی کس بات پر ہی میان نعمت اللہ یا اونکی اولاد مین

کوئی شخص اول مرتبہ ہندوستان مین خدا جانے کہان سے وارد ہوئے اونھون نے اپنے تئین سید کہلایا لوگ اونکی زبان سے گواہ ہوے نہ یہ کہ انتہا نسب تک مسلسل حقیقۃ مطلع ہو گئے ہون کہ وہ اب تک کسیکو حل نہوا ایسی گواہی مدعی کی زبان کی ہوئی حقیقت حال کی یہ گواہی لغو اور ہیچ ہوا کرتی ہے اور یہ گواہی زبانی بھی میان نعمت اللہ تک پہونچکر منقطع اور ختم ہو گئے کہ جب کوئی بیٹا اور پوتا اور پرپوتا امام کاظم کا نعمت اللہ نہ نکلا نعمت اللہ کے باپ کا پتا نہ لگا کہ کون تھا اور شیخ تھا یا سید یا مغل تھا یا افغان یا کرد تھا یا ترکمان اور وطن عربستان تھا یا مغلستان یا افغانستان تھا یا ترکستان یہ تمام مقدمہ مجہول رہا اور مہدویت کہ اوسیکے واسطے سیادت ضرور قطعی ہے وہ بھی بلاشبہہ مجہول ہوئی سبحان اللہ اس مجہول و مشکوک مہدویت پر تمام جہان کا ایمان اور بڑا اکفر فتوی دیتے ہین اور ایسے مجہولیت پر اتنا نہ سمجھنا بلکہ دوسری بہت سی باتین تمہارے شیخ مین ایسی ہین کہ قطعًا و یقینًا بطلان مہدویت کا لازم آتا ہے اگر دانشمندانہ ہدیہ مہدویہ کا مطالعہ کیے ہونگے تو سمجھے ہونگے اگر در خانہ کس است حرفی بس است شعر وگر صد باب حکمت پیش نادان بخوانند آید بشش بازیچہ در گوش غرضکہ طریقۂ مذکورالصدر کچھ خاندان شیخ جونپوری منحصر نہین ہے بلکہ تمام جہان کا دستور یہی ہے کہ جب کوئی تازہ وارد اپنی ذات بیان کرتا ہے سامعین اوسکی زبانی وہی ذات اوسکی نقل کرتے چلے جاتے ہین نہ یہ کہ ہر شخص اپنا نسب نامہ بغل مین لیے پھرتا ہو اور نام کے ساتھہ بتلا دیا کرتا ہو تاکہ اوس ذات سے پکارنے والے اوسکے سب نسب پر بھی مطلع ہو جایا کرین البتہ جبکہ حاجت پڑتی ہے اوسوقت نسب نامے منگوائے جاتے ہین اور اکثر اہل عرب کو زبانی اپنے نسب نامے یاد ہوتے ہین اوسوقت اوس نسب نامے کو کتابون علم انساب سے کہ کسوٹی نسب آزمائی کی ہین مقابل کیا جاتا ہے جسکا نسب صحیح و صاف ہوتا ہے طابق النعل بالنعل مطابق پڑتا ہے اور جس شخص نے کہ اپنے بزرگون کے نام کو زبردستی کسی شخص عالی مقام مشہور کا نام سے ملا دیا ہے اوس نام کا سراغ اوس عالیمقام کی اولاد یا اولاد الاولاد مین نہین نکلتا ہے لوہ شخص اگر خدا ترس ہے تو نادم ہو کر داخل النسب ہونے سے کہ بڑا سخت گناہ ہے توبہ کرتا ہے اور اگر طمع دنیا یا ضد اوسکے دل پر چھائی ہے تو مہدویون کی طرح اپنی آخرت سے خوف نکرکے ضد و اصرار کرتا جاتا ہے اور کسیکے نہین مانتا ہے کہ مرغ ایک ٹانگ کا ہے اور سوا اسکے اگر یہ کتابین علم انساب کی نہوتین

تو آج جسکا دل چاہتا ابن تیمویہ و امیر غثمان خان قلیچ خان و امام ابوحنیفہ و امام موسی کاظم و شیخ عبد القادر
جیلانی کے نسب میں گھس جاتا اور سب کتابیں علم نسب کی دیکھنا ضرور نہیں ہی اسواسطے کہ باپ
دادے آدمی کے متعدد نہیں ہوتے ہیں اس سبب سے ان کتابوں میں اختلاف بہت کم ہوتا ہی کہ اکثر جو
بات ایک کتاب میں نکلتی ہی وہی سب میں نکلتی ہی اگر تمکو شبہہ ہی اس سخن کا امتحان کیجیے کہ انشاء اللہ تعالی
اگر تمام کتابیں علم انساب کی دیکھو گے میاں نعمت اللہ کے نام کا خاندان موسوی میں پتا
نپاؤ گے ابھی ایک کتاب بھی آپ نے اس فن کی نہیں دیکھی اتنا غوغا بیفائدہ کیا ضرور ہے
اور کشف الظنون والے نے یہ دعوی نہیں کیا ہی کہ جہان کی معتبر کتابوں کا شمار کر دونگا تم خود
لکھتے ہو کہ علم انساب میں صدہا کتابیں ہیں اور کشف الظنون میں فقط چھبیس کا شمار کیا ہے
اسواسطے کہ اوسکے مصنف کو اوسیقدر نظر پڑیں اور بندے نے کہ عمدۃ المطالب فی نسب
آل ابیطالب و لطائف اشرفی سے احوال نسب کا لکھا ہی یہ کتابیں تمہارے مہدی کی پیدایش
سے مدتہا پہلے تصنیف ہوئی ہیں اور نہایت معتبر ہیں اور نہایت حیرت یہ ہی کہ آپ لکھتے ہیں
کہ کتاب اول میں موسی کاظم کے ۳۲ فرزند اور دوم میں ۶۰ فرزند مکتوب ہیں نہایت غضب کی
بات ہی کہ آپ جب ہدیہ مہدویہ کی عبارت نہ سمجھے تو کیا کیا جاوے اوسمیں یون لکھا گیا ہی
کہ عمدۃ المطالب میں لکھا ہی کہ موسی کاظم کی اولاد صلبی ساٹھ عدد ہیں ۳۷ بیٹیاں اور ۲۳ بیٹے
اور لطائف اشرفی میں لکھا ہی کہ ساٹھ فرزند ہیں سینتیس لڑکیاں اور تیئیس لڑکے انتہی اب
ملاحظہ کیجیے کہ کیسی صاف عبارت ہی اور آپ نہ سمجھے شاید کہ لفظ فرزند سے آپ کو دھوکا
ہوا اور یہ نہ سمجھے کہ لفظ فرزند فارسی میں عام ہی مذکر مؤنث کو حالانکہ نیچے اوسکی تفصیل موجود
تھی اور اگلے علماء اہل سنت نے تمہارے مہدی کا ذکر کرتے وقت جو تلاش اونکے نسب کی
نکی سبب اوسکا یہ تھا کہ سیادت دنیا میں کمیاب نہیں ہی کسیکے دل میں بھی یہ خطرہ نہ گذرتا
تھا کہ لاکھوں آدمی دنیا میں سید صحیح النسب موجود ہیں اور ان بزرگ کی سیادت مجہول
نکلے اور اول بندے کو بھی یہی دھوکا تھا یہ سب عالم میاں کی عنایت کا سبب ہی کہ اپنا نسب نامہ
لاکر دکھلایا اور اس نعمت غیر مترقبہ کو ہاتھ لگایا اور جب اللہ تعالی اپنی حجت کامل فرمایا
چاہتا ہی ایسے اسباب قائم کرتا ہی ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد + اب وقت خروج

توبہ کا ہی نہ شور وشغب کا وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ **قولہ** اور پھر اس سلسلۂ
نسب مین امام موسی کاظم تک نقطا ایک نام الی قولہ متعدد واقع ہوئے اس بات کا کیا جواب ہی
جواب نسبنامہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کا کتابون علم انساب مین ذیل
اعقاب امام حسن مجتبی علیہ السلام مین مسلسل ومتصل مسطور ہی اور شبہہ شیعہ کا محض وہم ونے دلیل
کہ قابلیت التفات وسماعت کے نہین رکھتا ہی یہی مذکور ہی اور نسب عدنان کا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام
تک بھی بلا انقطاع وانفصال بروایات متعددہ متنوعہ مسطور ہی لیکن اختلاف روایات سے کہ
کذب بعضے رواۃ وطرق کا لازم آتا ہی اوسکی تنقیح وتفتیش کردی گئی ہی ہرچند کہ راقم کے اسوقت
وہ سب پیش نظر ہی لیکن نقل کرنا اون سب جوابات طولانی کا عبث سمجھتا ہی اسواسطے کہ
ہماری تمھاری بحث کو اوس بحث سے ہرگز مناسبت نہین ہی کیا تمکو اتنا بھی معلوم نہین ہی کہ
ولایت اور پیغمبری کسی ذات ونسب پر موقوف نہین ہی ولایت کسب سے تعلق رکھتی ہی کسی ذات
وخاندان سے اوسکو خصوصیت نہین ع ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند **شعر** حسن زبصرہ بلال
از حبش صہیب از روم ✲ ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی است ✲ اور نبوت محض داد حق ہی کسی
قوم وخاندان کا اوسمین اجارہ نہین ہی اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ لیکن جب پیغمبر سے
معجزات واخلاق مطابقہ مسلمہ ادیان سماویہ سے ثابت ہوجاتے ہین وہ پیغمبر جو خبر دے بالمشافہہ
سننے والونکو مطلقا قطعی ہوتی ہی او بعد والونکو اوسمین سے جو متواتر پہونچی وہ قطعی ہوتی ہے
ورنہ ظنی ہوتی ہی پس جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ثبوت رسالت کے خبر دی کہ مین اولاد
اسمٰعیل وابراہیم سے ہون بالمشافہہ سننے والونکو بالقطع معلوم ہوگیا اور ہمارے حق مین چونکہ
بطریق خبر احاد کے پونہچا ظنی ہوا اور نسبنامہ عدنان کا بھی کہ ظنی ہی وہ ظنی اس ظنی کے مطابق
ہوتا ہی اور اگر نہ بھی ہوتا تو چندان ضرورت نہ تھی کہ بعد قطعی الثبوت ہوجانے پیغمبری کے کہ
کوئی نسب اوسکا موقوف علیہ نہین ہوتا ہی قول پیغمبر کا ایسے ابواب مین کفایت کرتا ہی بخلاف مہدویت
کے کہ قول پیغمبر کا ہم تک متواتر پونہچا کہ مہدی موعود سید فاطمی ہوگا پس مہدویت سیادت پر
موقوف ہوئی جب تک سیادت خارج سے ثابت نہو جائے مہدویت بے اصل محض ہی اور مدعی
مہدویت کا کوئی قول واجب التسلیم نہین ہی اور اگر انھین کے قول سے آپ کی سیادت تسلیم کیجاوے

دور محال لازم آوے کہ سیادت مہدویت پر موقوف اور مہدویت سیادت پر موقوف ہوئی کہ کوئی عاقل نمانے گا اور خارج سے ثابت ہونیکا حال تو اوپر معلوم ہو چکا کہ افواہ عام بھی میان نعمت اللہ تک تمام ہی اوسکے آگے نہ باپ کا نام ہی نہ دادیکا نشان اور یہ جو تمنے استعجاب کیا کہ پیغمبر نے علم الاولین والآخرین کا رکھتے ہوے مافوق عدنان اسما کو ثابت نکیا اوسکا جواب ہدیہ مہدویہ کے باب اول عقیدہ مقدمہ مین مذکور ہی کہ ہمارے اعتقاد مین پیغمبر کو تمام موجودات اولین و آخرین کا علم نہین ہوتا ہی اور قرآن سے بھی یہی ثابت ہوتا ہی البتہ تمہارے مہدیکو دعوی تھا کہ بندیکو حالات جملہ موجودات اور تمام مومنین اور مومنات کے مانند دانہ رائی کے ہاتھ مین رکھے ہین لیکن باوجود اس دعوے غیب دانی کے نسب خاندانی بھی برابر نہ بتلا سکے **قولہ** اور پھر باوجود اس سیادت پر اسقدر ترجیحات ہوتے ہوئے اس لفظ سے اعراض کرکے جو آپ جابجا شیخ لکھتے ہین یہ شیخی کس دلیل سے ثابت کی ہی والا یہ ترجیح بلا مرجح لازم آوے گی فقط **جواب** گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو ہوا از شما یک تن نشد اسرار جو آپ بہت تکلیف دیتے ہین کہین عبارت منقولہ مین تحریف کرتے ہین جیسا کہ تحفہ کی عبارت کا حال کیا اور کہین عبارت منقولہ کو سمجھتے نہین جیسا کہ ہدیہ مہدویہ مین ساٹھ کو تیئیس سمجھے اور کہین لفظ فارسی کو نہین سمجھے ہین جیسا ہدیہ مہدویہ لفظ فرزند کو نہ سمجھے اور کہین لفظ عربی کا محاورہ نہین پہچانتے ہین چنانچہ لفظ شیخ کو نہ پہچانا کہ بمعنی پیر و استاد کے مستعمل ہوتا ہی جیسا کہ سب جانتے ہین کہ شیخ عبدالقادر جیلانی اور شیخین بمعنی امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور شیخ حسن افغان کہ ولی کامل ہین اور شیخ عبدالحق دہلوی رک بہمین معنی مستعمل و متداول ہین اور چونکہ تمہارے مہدی جونپوری تمام فرقہ مہدویہ کے پیر و استاد ہین اس ارادے سے اونکو جابجا شیخ جونپور اور شیخ مہدویان لکھا گیا ورنہ ہمکو جب اونکی سیادت متحقق نہوئی دوسری ذات و پات کہان سے ثابت ہوئی ہمکو کیا معلوم کہ وہ ذات مین شیخ تھے یا پٹھان مغل تھے یا ترکمان تمکو مناسب ہی کہ تم کوئی معلم و اوستاد نوکر رکھکر اوس سے اول معنی عبارت و الفاظ کے سمجھ لیا کرو تب کسی سے مقابلہ کیا کرو ورنہ خصم کو کیا غرض ہی کہ اول آپ کی عبارت منقولہ کے فقرات بھی کامل کریگا پھر اوسکا مطلب بھی سمجھاوے گا پھر الفاظ عربی و فارسی کا محاورہ اور معنی بھی بتلاویگا تب سوالات کا جواب

دیویگا کہ لاادریولادریولہ نکنے والا اسا [illegible] دیو دوسرے یہ کہ جسقدر آپ ہم سے مباحث
اورتقریر وتحریر بڑھاتے ہو آپ کے مذہب کے پیشواؤن اورمقتداؤن کی
بدنامیان بڑہتی جاتی ہین اوراونکی کتابون کی غلطیان اورتحریر کی خطائین
سب معرض ظہور مین آتی ہین اور سیکڑون برس کی باتین چھپائی ہوئی
بزرگون کی برملا طشت ازبام ہوجاکر اہل زمانہ کا مشغلہ دل لگی ہوجاتی ہین
اورچونکہ بعد سرزد ہونے سوال کے بغیر لکھے اون مقدمات کے
نہین بنتا ہی ناگزیر لکھنا پڑتا ہی لیکن خلاف وضع ہونے سے
نویسندہ شرما جاتا ہی مگر افسوس کہ آپ کو کچھہ بھی خیال
وپاس اپنے بزرگون کا نہین آتا ہی منصف دانشمند
اوردانا ے حق پسند کو ایک کتاب ہدیہ مہدویہ
واسطے راہ راست پر آنے اورہدایت پانے
کے بس ہی اورضد وتعصب کی صورت
مین کتاب آسمانی بھی عبث ہی شعر
مرد باید کہ گیرد اندر گوش
ور نوشتست پند بر دیوار + اللھم
اھد قومی فانھم
لایعلمون
واجعلھم
امۃ یھدون
بالحق
وبہ یعدلون
تمّ

	تمت	

حال شہادت مصنف این کتاب جناب مولانا محمد زمانخان تغمدہ اللہ بالرحمۃ والرضوان

تقریر یہ خبران صداقت نہاد و تحریر اخبارات و نامہ نگاران حیدرآباد سے یہ معلوم ہوا کہ ایک جماعت
مشہور بفرقۂ مہدویہ ساکنان حیدرآباد کا یہ مذہب اور اعتقاد ہی کہ حضرت امام مہدی آخر الزمان جو پیشتر
مین پیدا ہو کر غائب ہو گئے اور یہ لوگ سید محمد جونپوری اپنے مجتہد کو ایسا مانتے ہین کہ تمام انبیاء اولیا
سے افضل جانتے ہین ع پچاس برس گذرے کہ یہ قوم مرتکب خونریزی اہل اسلام ہو کر چند مسلمانون کو
شہید کر کے سزایاب ہو چکی ہی چنانچہ اب بھی انکے مجتہد نے ایک کتاب بتائید مذہب خود و مذمت
اہل سنت و اہل تشیّع تصنیف کر کے جواب لکھنے کا اشتہار جاری کیا تھا مگر علماے اہل اسلام نے
ع جواب جاہلان باشد خموشی ٭ پر عمل کیا مہمل سمجھکر جواب نہ دیا تب اہل فریق مہدوی براہ تعلّی یہ
زبان پر لائے کہ اہل اسلام ہماری کتاب کے جواب مین عاجز آگئے اوسوقت جناب مولانا محمد زمانخان
صاحب شہید مرحوم اوستاد حضور پرنور تاجدار دکن نے بحمیت اسلام واسطے غرور شکنی فرقۂ مذکورہ
کے کتاب **ہدیۂ مہدویہ** حاوی جملہ دلائل اوسکے جواب مین تصنیف فرما کر اونھین کے اقوال
مسلمہ سے اونکے دعوی باطل کو ایسا رد فرمایا کہ اونکے مجتہدونکو کچھہ جواب بن نہ آیا اور جناب مولانا
صاحب مرحوم اس کتاب کے صلے مین خدا سے طالب خلعت شہادت ہوے مجیب الدعوات نے دعاے
مولانا قبول فرمائی اور سید محمد مذکور نے تشنۂ خون ہو کر اپنے معتقدین سے کہا کہ جو کوئی مولوی صاحب کو
شہید کرے گا ہم اوسکو دو مکان مروارید اور چار درخت خرما بہشت مین دینگے اس ابلہ فریبی پر
ایک جوان عمر بائیس سالہ بیڑا اوٹھا کر منتظر موقع رہتا تھا اس عرصے مین حضور نواب مختار الملک
بہادر بتقریب ملاقات شاہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر تشریف فرماے کلکتہ ہوے اوس مغرور نے
حاکم بیدار مغز سے شہر خالی دیکھکر موقع پایا جب شام سہ شنبہ چھٹی ذیحجہ سنہ ۱۲۹۲ ہجری کو جناب شہید مرحوم حسب
معمول مع دو خدمتگارون کے مسجد مین تشریف لائے اور بعد نماز مغرب دو زانو بیٹھکر مصروف
تلاوت کلام مجید ہوئے اور ایک خدمتگار واسطے رفع حاجت کے باہر گیا تب وہ ستمگر بے رحم مسجد مین
آیا اور جناب ممدوح کو سلام کر کے ستون کی آڑ مین جا کر پس پشت شہید مرحوم کے ایسا کٹار مارا
کہ سینے کے پار ہو گیا پھر ایک کٹار سر پر اور دو شہرگ پر مارے مولانا ممدوح نے کلام اللہ پیہر رکھکر
شربت شہادت نوش فرمایا خون شہید مرحوم آیۂ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ پر

گرا اور ایک اخبار مین لکھا ہی کہ خون آیہ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ پر گرا سبحان اللہ مولوی صاحب نے
عین تلاوت کلام مجید مین مسجد کے اندر خلعت شہادت سے سرفراز ہوکر درجہ شہادتین پایا
ورثہ حضرات ختنین ہاتھہ آیا یعنی تلاوت قرآن نشان شہادت حضرت عثمان ذی النورین ہی جاہی
اور مسجد مین شہید ہونے سے شہادت حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کی گواہ ہی اہل اسلام اس حادثے
سے آگاہ ہوکر لاش مبارک مکان پر لائے اور قاتل بھی گرفتار ہوا جب لاش مرحوم واسطے نماز جنازے
مکہ مسجد مین آئی بیس ہزار نمازیونکا ہجوم ہوا اسپر بھی ہزارون کو نماز نملی تب دفن چودہ جماعتین نماز کی
ہوکر اپنے مدرسے کے صحن مین دفن ہوئے حضور پرنور فرمانفرمائے دکن کو اس حادثہ جانگزا سے نہایت
صدمہ ہوا تمام اہل اسلام نے فرقۂ مذکورہ کا قلع وقمع کرنا چاہا چونکہ یہ قوم شہر کے باہر رہتی ہی حکام
فرنگ دروازے شہر کے بند کرکے مانع خونریزی ہوئے پھر تمام اہل اسلام جناب مولوی مسیح الزمان
صاحب استاد شہید مرحوم کے پاس آئے اور کہا ہم انتقام خون شہید کے واسطے دست بقبضہ ہین
مولوی صاحب ممدوح نے براہ دانائی وصبر وشکیبائی انتقام اسکا رب حاکم پر حوالہ کیا فساد نہونے دیا
اسپر بھی چند مسلمانون غریب نے قصد انتقام کا کیا اور سپاہیان پولیس اونکو نہ روک سکے ناظم
کوتوالی نے دروازے شہر کے بند کرلیے لیکن ایک سکھہ نے باشارہ ایک دفعدار فرقۂ مہدویہ کے دو دیندارونکو
نے افسر پاکر شہید کیا اور جناب مختار الملک بہادر نے شہر مین آکر لوگونکو آمادہ خونریزی پاکر سبکی
دلداری کی اور فرقۂ مذکورہ کے پیرزادہ اور اغیش شر کا کو گرفتار کرکے انسداد خون ریزی کا بند وبست
فرمایا جناب مولانا صاحب شہید مرحوم کی والدۂ ماجدہ فرماتی ہین کہ مولوی صاحب نے تین مرتبہ خواب مین
بشارت شہادت کی پائی یعنی اول شب عید الفطر کو عالم خواب مین ایک مکان عالیشان کے در پر
آپ پہونچے اور معلوم ہوا کہ یہ مکان اہل بیت رضی اللہ عنہم کا ہی اور اہل بیت رضوان پارچہ وملبوس
کی تکلیف ہی مولوی صاحب نے فوراً بازار جاکر دس روپیہ کا پارچہ لاکر مکان کے اندر روانہ کیا پارچہ مذکورہ
پسند جناب اہل بیت رضوان نہوا مولوی صاحب کو خیال ہوا کہ شاید انگریزی کپڑے ہونے کی وجہ سے
ناپسند ہوا بجز اسکے ایک پارچہ سرخ رنگ جناب اہل بیت سے مولوی صاحب کو عطا ہوا مولوی
صاحب نے بسر وچشم بوسہ دیکر سر پر رکھہ لیا اور بیدار ہوئے اوس روز سے آپ نے خواب خود کم کرکے تنہائی
اختیار کی اکثر اشخاص سے فرمایا کرتے تھے کہ یہ امر موجب شہادت ہی نہین معلوم کون مجکو

SYED

شہید کریگا پھر بعد چند روز کے دوسرا یہ خواب دیکھا کہ جناب شہید کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے مولوی صاحب کو یاد فرمایا مولوی صاحب بسر و چشم در الطہر پر حاضر ہوئے دربانوں نے اندر جانے سے منع کیا کہ یہ جائے شہدا کی ہے اندر سے صدا آئی کہ آنے دو یہ بھی شہید ہے آپ نے اندر جا کر دیکھا کہ جناب شہید کربلا کے دست مبارک میں قدح شربت ہے فرماتے ہیں کہ یہ شربت اسکو دو پھر مولوی صاحب کو پلا دیا اور مولوی صاحب بیدار ہو گئے بعد اسکے تیسرا خواب یہ نظر آیا کہ مجلس انور جناب ختم المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین میں آپ حاضر ہوئے ارشاد ہوا کہ سب لوگ کنارے ہو جاؤ محمد زمان آتا ہے لوگ سب کنارے ہو گئے جب مولوی صاحب روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے بیٹھے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک بستہ پارچہ کا کھولکر رنگین کپڑے ہر قسم کے جدا کیے اور ایک پارچہ سرخ رنگ سے مولوی صاحب کو سرفراز فرمایا آپ نے بصد تعظیم و تکریم اوسکو لیکر تمام جسم پر ملا اور سر پر بھی رکھ لیا کہ بیدار ہو گئے یہ تینوں خواب مولوی صاحب مغفور نے اپنی والدہ اور جمیع طلباء مدرسہ سے بیان فرمائے اور طلباء نے واسطے حفاظت و نگہداشت مولوی صاحب کے تاکید کی مگر اوس زمانے سے مولوی صاحب اپنی سواری کے ساتھ لوگ کم رکھتے تھے مولوی صاحب شہید نے اپنی والدہ صاحبہ کی خدمت جیسی کی اور جیسی تعظیم و تکریم بجا لائے ایسا کسی شخص نے کیا باون برس کی عمر علم اور خدمت والدہ اور برادر میں صرف ہوئی مولوی صاحب کو کسی شخص نے گرم ہوتے اور غصہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا ایس دیانت صادق اسی کا نام ہے کہ جناب مولوی صاحب نے بسلسلۂ خدمات اہل بیت رسالت و شہید کربلا اور بار یاب بارگاہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہو کر ہر جگہ خلعت شہادت پایا اور یہ بھی شہید مرحوم کی کرامت کاملہ ہے کہ اس علیجز محمد عبد الرحمن شاکر کی زبان پر یہ فقرہ تاریخ شہادت بیساختہ آیا (شہادت کامل یافت) ۱۲۹۲ھ

ایضاً قطعہ تاریخ شہادت از شاکر

خورشید ہدایت و کرامت
تھے دل سے وہ تابع شریعت
تھا نور خدا سے دل منور
کرتے تھے وہ رات دن عبادت

پابند سنت رسالت
استاد تھے وہ الٰہی دکن کے
لاریب تھے صاحب طریقت
تعلیم حدیث و فقہ و تفسیر

خوش خلق محمد زمان خان
مقبول خدا فرشتہ سیرت
جز ذکر خدا نہ تھا کوئی کام
یہ شغل تھا اور یہی ریاضت

ہر وقت تھا فیض عام جاری	ہر ایک کو کرتے تھے ہدایت	تھے عابد و متقی و زاہد
ہادی طریقت و حقیقت	عاشق تھے خدا و مصطفی کے	قرآن و حدیث سے تھی الفت
بوبکرؓ و عمرؓ کے تھے وہ پیرو	عثمانؓ و علیؓ سے تھی محبت	مسجد میں و شب کو مثل عثمان
قرآن کی کرتے تھے تلاوت	ایک دشمن دین و بدگہر نے	از راہ بغاوت و عداوت
خنجر سے شہید کرکے اونکو	پہنا گردن میں طوق لعنت	خون سے ہوا تر کلام باری
عثمان غنی کی پائی دولت	فانظر کیف سے مفسدین تک	پر خون تھا کلام رب عزت
مسجد میں علی کی طرح شب کو	حاصل ہوئی اونکو یہ سعادت	کیا مرتبہ جلیل پایا
اللہ نے اوپنے کی عنایت	کافور بہشت لایا رضوان	تھا خون شہید غسل میت
ہنگام نماز بہر نعش	تھی بیس ہزار کی جماعت	چودہ تھیں جماعتیں بصفات
اللہ ری نمازیوں کی کثرت	کی جان نثار راہ حق میں	اللہ نے بخشا باغ جنت
دریائے مغفرت تھے کشادہ	نازل تھی خدا کی اوپر رحمت	ہو کر کے وہ سرخرو خدا سے
جنت میں گئے بشان و شوکت	قرآن جو خون سے تھا نشان	رضوان و ملک نے کی زیارت
دیکھا جو کلام پاک پر خون	جبریل امین بسال رحلت	فرمانے لگے خدا ہی شاہد
	قرآن سے عیاں ہے شہادت ۱۲۹۲ھ	

ایضاً از شاکر

بحکم قضا چون محمد زمان خان
ز حق یافته او شهادت سعادت
ز طبع رسا سال تاریخ شاکر
بگو چون علی شد بمسجد شهادت ۱۲

ایضاً

محمد زمان خان ز حکم قضا
بہ بحر شہادت چو شد آشنا
ہمین مصرع سال شاکر نوشت
عبائے شہادت ز حق شد عطا

ایضاً از حافظ محمد ابو سعید خان خلف محمد عبد الرحمن خان صاحب

گشت محمد زمان خان چو شہید از قضا
بہر شہادت گواہ گشت کلام خدا
سال شہادت سعید در سن ہجری چنین
گفت حکیم ودود کرد شہادت عطا ۱۲۹۲ھ

ایضاً

خان ذیشان بسہ ذیحجہ | جان فدا کرد بذکر معبود | بہر تاریخ شہادت رضوان

یافت اکلیل شہادت فرمود

۱۲۹۱ھ

ایضاً آمد از دکن

مولوی زمان و حامی دین
فیض علمش بعالمے برسید
بر روانش بباد رحمت حق
حیف صد حیف قاتلش گردید
پاس قرآن نکرد و نے مسجد

عالم عصر و صاحب توحید
ہدیۂ مہدویہ کرد رقم
زانکہ در راہ حق بجان کوشید
روز سہ شنبہ ماہ ذی حجہ
در تلاوت بریخت خون شہید

معدن جود و مخزن اخلاق
رہ طلب را نمود راہ سدید
لیک مردی ز قوم مہدویہ
بہ ششم چون غروب شد خورشید
خون بمصحف چکید ہاتف گفت

شاہد قتل شد کلام مجید
۱۲۹۱ھ

ایضاً از منشی عنایت حسین صاحب

محمد زمان خان مرد سعید
ہمیخواند قرآن رب وحید
پس پشت زد خنجر آبدار
چو فرق علی خورد زخم شدید
بقرآن چو عثمان جنت مکان
شدہ شاہد آن شہید رشید
چو غسل شہادت زخون شد بشرع
بفردوس عقبیٰ روحش رسید

بود رحمت حق بروحش مزید
کہ ناگہ ستمگار بد روزگار
دگر خنجر کین بشہرگ کشید
بسجدہ در آمد سر بانیاز
زلخت جگر قطرۂ خون چکید
بقرآن شدہ گوہر جان نثار
تن خاک در مہد خاک آرمید
درون دل تاجدار دکن

بہ سہ شنبہ ذیحجہ شام ششم
پئے قتل چون ابن ملجم رسید
سر پاک از خنجر آن لعین
زخون لالہ گون شد کلام مجید
کلام خدا مسجد و کربلا
ازین خون بہا باغ جنت خرید
ازین گلشن پیر خزان از قضا
ازین حادثہ خار حسرت خلید

بروں رفت از جسم چون جان جان | عنایت بگو شد چو عثمان شہید

۱۲۹۱ھ

ایضاً لغیرہ

تاریخ چھٹی تھی حج وقت عشا تھا
داخل ہوا مسجد میں بصد لطف و جلاو

فرماتے زمان خان تھے قرآن کی تلاوت
ماری جو کٹار اُسنے تو مصحف پہ گرا [illegible]

فرصت جو ملی اتنی تو ایک مہندی نے [illegible]
یاد آگئی ہمیں حضرت عثمان کی شہادت

اس قتل پہ ہاتف نے صدا دی زہرہ — قرآن کی گواہی ہوئی مسجد کی شہادت
۱۲ ھ

ایضاً

محمد زمانخان شہید لقب — شہادت بے مثل
۱۲ ۹۲

ایضاً از قاضی محمد عثمان صاحب مدراسی

ہوئے شہید محمد زمان خان صاحب — قیامت آفت و درد و الم کی تھی تاریخ — دم تلاوت قرآن لسان غیب النور یہ
ہوئے شہید جو ذیحجہ کی چھٹی تاریخ — وفات حضرت عثمان کی توسنی ہوگی — یہ انکے حادثۂ غم کی ہی نئی تاریخ

سنا جو واقعہ جانگداز مضطر نے — شہید حجرۂ اہل جفا لکھی تاریخ

ایضاً

علامۂ یکتا کو تلاوت میں شہید — بیدین نے کیا خلق میں اک شور و فغان کو — ہوگا نہ یہ کم صدمۂ عثمان غنی سے
پھٹتا ہی جگر چاک دل اہل جہان کو — کیا سال شہادت لکھوں آہ دم شمشیر — مضطر نے لکھا ہمسفر عثمان کو

ایضاً از مولوی محمد عبد الرحیم صاحب ضیا

معین دین نبی فاضل یگانۂ عصر — با نجم علما ذات عالیش چون ماہ — بہفتمین شب ذیحجہ کرد در مسجد
تلاوت نہمین پارۂ کلام اللہ — یکی ز مذہب شیعہ بشقاوت شمشیر — جفا ز عقب او کشتار زد ناگاہ
نگر دید جز خود در کردن قرآن — زہی شمات جو اسم زہی دلی بربا — برفت سوی جنان ہمان یاد جہاد
ہزار رحمت یزدان ثنا بنام یگانہ — نوشت سال ضیا کمترین چاکرش — شہید گشت محمد زمان باالہ آگاہ
۱۲ ۹۲ ھ

ایضاً

جناب خان محمد زمان بتوصیفش — کسے بعلم و عمل مثل او ندید بگو — بگفت ہاتف غیبی سن شہادت او
امام دین شدہ در راہ حق شہید بگو

ایضاً از محمد عبد الکریم صاحب والا

زمان خان یا جو مجتہد وہی زہد — شدہ فرمان حق بر سر نہادہ — رقم زد کلک والا سال رحلت
شہادت یافت جان پاک دادہ

۱۲ ھ

ایضاً لغیرہ ۹۲

ہیہات یافقد محمد زمان وفات — این چشم خون فشان مرگ غم سعید — خورشید خاوری بزلیک تار گشت
عالم بچشم اہل جہان ناپدید شد — نالہ القوی زعید و ان جہان پاک بخت — کافر نژاد سیر و غم پلید شد